﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد23 | جمعۃ المبارک29جولائی 2016ء | 23رشوّال 1437 ہجری قمری ❁ 29روفا 1395 ہجری شمسی | شمارہ31

سورج اور چاند گرہن اللہ کے نشانوں میں سے ہیں

حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم فوت ہوئے تو اس روز سورج گرہن ہوا۔ لوگوں نے کہا ابراہیم کی موت کی وجہ سے گرہن ہوا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سورج اور چاند کو کسی کی زندگی اور موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا یہ تو اللہ کے نشانوں میں سے دو نشان ہیں۔ جب تم گرہن دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعائیں کرو۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعة باب الصلوٰة فی کسوف الشمس حدیث نمبر984، 985)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

اللہ نے اپنے اس بندے کے لئے ہر نشان نازل فرمایا اور اس کی ہر طرح کی نصرت فرمائی اور اس میں صادقوں کی تمام علامات اور مرسَلوں کی تمام نشانیاں جمع کردیں۔ غور کرو کیا کوئی عقل سلیم یہ جائز قرار دیتی ہے کہ ربّ قدوس کسی ایسے شخص کو جسے وہ مفتری جانتا ہو ایسے انعامات سے اسے سرفراز اور ایسی تائیدات سے اسے مؤید فرمائے؟ اور کیا اس بارہ میں کوئی ایسی نصّ یا ربّ العالمین کا کوئی قول موجود ہے اور کیا تم اس کائنات میں اس کی کوئی نظیر پاتے ہو؟

”کیا تم میں کوئی ایسا ادیب ہے جو ایسا کلام پیش کرسکے جیسا اس نے پیش کیا ہے۔ اگر تم ایسا نہ کرسکو اور تم ہرگز ایسا نہیں کرسکو گے تو پھر جان لو کہ یہ کلام اہل نظر کے لئے دوسرے نشانوں کی طرح ایک نشان ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ اللہ نے اپنے اس بندے کے لئے ہر نشان نازل فرمایا اور اس کی ہر طرح کی نصرت فرمائی اور اس میں صادقوں کی تمام علامات اور مرسَلوں کی تمام نشانیاں جمع کردیں۔ اور کریمانہ اخلاق سکھا کر اور نیک اعمال کی توفیق دے کر اس کی بہترین تربیت فرمائی اور اسے اپنی اس سنّت کے نیچے رکھا جو تمام انبیاء کے لئے جاری ہے۔ لہٰذا جس نے اس پر حملہ کیا، اس نے ان سب انبیاء پر اور ہر اس شخص پر حملہ کیا جو حضرت کبریاء کی طرف سے آیا۔

پھر مزید برآں یہ کہ اللہ نے اسے خطرات کے وقت پر اس کی حفاظت کا یقین دلایا اور تمام حالتوں میں استقامت اور ثبات قدمی بخشی اور اس کے خلاف سازش کرنے والوں کی سازش کے وقت اس کی مدد فرمائی اور شریروں کے شر اور ضرر پہنچانے والوں کے ضرر اور حملہ آوروں کے حملہ سے اس کا دفاع کیا اور اسے تنگی کے بعد فراخی اور گرمی کے بعد سایہ عطا فرمایا۔

پس اے متقیوں کی جماعت! غور کرو کیا کوئی عقل سلیم یہ جائز قرار دیتی ہے کہ ربّ قدوس کسی ایسے شخص کو جسے وہ مفتری جانتا ہو ایسے انعامات سے اسے سرفراز اور ایسی تائیدات سے اسے مؤید فرمائے؟ اور کیا اس بارہ میں کوئی ایسی نصّ یا ربّ العالمین کا کوئی قول موجود ہے اور کیا تم اس کائنات میں اس کی کوئی نظیر پاتے ہو؟

اور کیا عقل یہ قطعی فیصلہ کرسکتی ہے کہ یہ تمام باتیں ایک کذّاب میں جمع ہوں جو صبح و شام اللہ کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرتا ہے۔ اور بے حیا ہو کر اپنے اس افتراء سے توبہ نہیں کرتا۔ لیکن پھر بھی اللہ اسے چھبیس سال تک مہلت دیتا ہے اور اسے اپنے غیب پر غالب کرتا ہے۔ اور ہر جہت سے اور دشمنوں کے مقابل پر مباہلہ میں اس کی مدد کرتا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ بلکہ یہ تو ایسا کلمہ ہے کہ اسے کہنے والا احکم الحاکمین خدا پر ایمان نہیں رکھتا۔ خوب سن رکھو کہ اللہ کی لعنت ایسے لوگوں پر ہے جو اللہ پر افتراء کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں پر ہے جو اللہ کے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے ان کے صدق کے نشان دیکھے ہوتے ہیں لیکن پھر بھی جانتے بوجھتے ہوئے انہوں نے اپنے اُن دیکھے ہوئے نشانوں کا انکار کیا۔

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ کاذب کی صادق کی طرح نصرت نہیں کی جاتی۔ اگر اس کی نصرت کی جاتی تو معاملہ مشتبہ ہوجاتا اور حق باطل کے ساتھ خلط ملط ہوجاتا۔ اور ان لوگوں کے درمیان جنہیں اللہ کی طرف سے وحی کی جاتی ہے اور ان میں جو افتراء کرتے ہیں کوئی فرق باقی نہ رہتا۔ سنو! اللہ کی لعنت ہے اس شخص پر جس نے اللہ پر افتراء کیا یا صادقوں کی تکذیب کی اور ہر وہ شخص جس نے صادق کی تکذیب کی یا افتراء کیا اللہ انہیں اس آگ میں اکٹھا کرے گا جو اُن کے لئے تیار کی گئی ہے اور جس سے وہ باہر نہیں نکل سکیں گے۔ اللہ ان سے پوچھے گا تم زمین میں گنتی کے کتنے سال رہے؟ تو وہ کہیں گے ہم ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہے۔ پس شمار کرنے والوں سے پوچھ۔ وہ کہے گا تم نہیں رہے مگر بہت تھوڑا۔ (بہتر ہوتا) اگر تم علم رکھتے۔ اور تکذیب کرنے والے کہیں گے ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھ رہے جنہیں ہم شریروں میں شمار کیا کرتے تھے اور جنہیں ہم مفتریوں میں شمار کرتے تھے۔ پس اس دن اللہ انہیں یہ بتائے گا کہ وہ تو جنت میں ہیں اور تم بھڑکتی ہوئی جہنم میں ایک عرصہ دراز تک رہو گے۔ وہاں وہ جہنم کی کچلیوں کے نیچے اللہ کے رسولوں کی تصدیق کریں گے۔ پس افسوس ہے جھٹلانے والوں پر۔

اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی کتاب کی طرف آؤ کہ وہ ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے تو وہ کہتے ہیں نہیں، بلکہ ہم تو اپنے گزشتہ بزرگوں کی پیروی کریں گے۔ دراصل انہوں نے اللہ کے صحیفوں کو اپنے پسِ پُشت ڈال رکھا ہے۔ اور تُو انہیں دیکھتا ہے کہ وہ دوسرے (صحیفوں) پر جمے ہوئے ہیں۔ وہ اس سے دور بھاگتے ہیں جو ان کی طرف بھیجا گیا ہے۔ حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے حَکَم ہے۔ اور اللہ اس کے صدق کی گواہی دیتا ہے اور وہ بہترین گواہ ہے۔ اور وہ صدی کے سر پر آیا اور اللہ نے اس کے لئے ایسے نشانات نازل فرمائے جو بیمار کو شفا دیتے ہیں اور قیل و قال کو محدود کرتے ہیں۔ اور حد سے تجاوز کرنے والی قوم کو نشانات کچھ بھی فائدہ نہیں دیتے۔“

(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 23 تا26۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 25 دسمبر 2013ء بروز بدھ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

تشہد وتعوّذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ سیدہ سائرہ احمد بنت مکرم سید مبارک شاہ صاحب ناروے کا ہے جو عزیزم خضر احمد وقفِ نَو کے ساتھ بیس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے جو توقیر احمد صاحب کے بیٹے ہیں۔

دوسرا نکاح عزیزہ نوید الفتح ڈوگر کا ہے جو سردار فضل عمر ڈوگر صاحب کی بیٹی اور واقفۂ نو ہے۔ ان کا نکاح عزیزم مدثر احمد راشد ابن مکرم راشد قمر صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ شادی، بیاہ، نکاح گو بظاہر ایک دنیاوی تقریب لگتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر مومن کو اپنے ہر معاملہ میں تقویٰ کا حکم دیا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے موقعہ پر جن آیات کا انتخاب فرمایا ان میں بھی بار بار تقویٰ کا ذکر ہے۔ تقویٰ پیدا ہوگا، خدا تعالیٰ کا خوف ہوگا تو رِحمی رشتوں کا بھی خیال رکھو گے۔ تقویٰ پیدا ہوگا تو ایک دوسرے سے تمہارے جو عہد و پیمان ہیں ان کی بھی پابندی کرو گے۔ تقویٰ پیدا ہوگا تو سچائی پر قائم رہو گے۔ تقویٰ پیدا ہوگا تو تمہارے سے نیک اعمال سرزد ہوں گے اور ان نیک اعمال کے بجالانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو بخشے گا۔ تقویٰ پیدا ہوگا تو تمہیں اللہ تعالیٰ اس کا بہت بڑا اجر دے گا۔ تقویٰ پیدا ہوگا تو تبھی تم کل پر نظر رکھو گے اور اپنے اعمال کو صرف اس دنیا تک ہی محدود نہیں رکھو گے بلکہ یہ سوچ کر ہر عمل کرو گے کہ مرنے کے بعد کی زندگی بھی ہمیں ملنی ہے اور وہاں ہمارے سے سوال جواب ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر عمل کو جانتا ہے۔ وہ ہر غیب کی بات کو بھی جانتا ہے۔ ظاہر کی بات کو بھی جانتا ہے۔ پس رشتے قائم کرتے وقت، شادیاں کرتے وقت، خوشیوں کے موقع پر ان باتوں کو ہمیشہ مدّ نظر رکھنا چاہئے کہ خوشیوں میں ڈوب کر کہیں ہم اپنے خدا کو یا اس کی خشیت کو بھول نہ جائیں بلکہ ہر وقت یہ چیزیں ہمارے سامنے ہوں تاکہ یہ دنیاوی باتیں بھی ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا موجب بن جائیں۔ پس ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر نئے قائم ہونے والے رشتہ کو بھی اور جو قائم شدہ رشتے ہیں ان کو بھی اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان چند الفاظ کے ساتھ اب مَیں نکاح کا اعلان کروں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پہلا نکاح عزیزہ سائرہ احمد بنت مکرم سید مبارک شاہ صاحب کا ہے۔ لڑکی کا جو خاندان ہے یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی نسل میں سے ہے۔ اور یہ بچی مکرم خواجہ امین صاحب کی نواسی ہے جو سیالکوٹ کے تھے۔ بڑا عرصہ وہاں کے امیر رہے ہیں۔ بڑے مخلص اور فدائی احمدی تھے اور لڑکی کے پڑدادا حضرت عبدالرحیم صاحب تھے۔ اسی طرح لڑکے کا خاندان بھی ہے۔ ان کے پڑدادا شیخ عبدالحق صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ بہرحال یہ دونوں خاندان پرانے احمدی خاندانوں میں سے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا، آپ کی بیعت کی، آپ کے اقوال سنے، آپ کی مجلسوں سے فیض پایا اور اگلی نسلوں میں یقیناً تربیت کے ذریعہ سے بھی اور دعاؤں کے ذریعہ سے بھی احمدیت کو جاری رکھنے کی کوشش فرمائی۔ پس یہ قائم ہونے والے رشتے اس لحاظ سے بھی اپنے آپ کو، اپنی ذمہ داری کو سمجھیں کہ وہ وراثت جو انہوں نے اپنے بزرگوں سے پائی ہے اس کو انہوں نے آگے بھی چلانا ہے۔ اور وہ اسی صورت میں چل سکتی ہے جب وہ خود بھی نیکیوں پر قائم ہوں گے، جیسا کہ مَیں نے کہا، اور اپنی نسلوں کو بھی اس پر قائم رکھنے کی کوشش کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرا نکاح نوید الفتح ڈوگر کا ہے جو سردار فضل عمر ڈوگر کی بیٹی ہیں۔ یہ واقفۂ نو بچی ہے اور ان واقفات نو بچیوں میں شامل ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی Active واقفات ہیں۔ جماعت کا کام کرنے والی اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والی ہیں۔ اسی طرح ان کے والد بھی مختلف رنگ میں سلسلہ کی، انصاراللہ میں بھی اور جو انجینئرنگ ایسوسی ایشن ہے اس کے تحت افریقہ میں جاکے خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اور لڑکا عزیزم مدثر احمد راشد کے خاندان میں حضرت قاضی زین العابدین صاحب کانپور والے تھے۔ یہ ان کی نسل میں سے ہیں اور ان کے ہاں جماعت کے لئے جان دینے والے، والدہ کی طرف سے مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب شہید تھے۔ آپ حیدر آباد کے امیر بھی رہ چکے ہیں۔ بہرحال ان لوگوں نے جماعت کی خاطر قربانیاں دیں۔ اس بات کو ہمیشہ ہمیں مدّ نظر رکھنا چاہئے کہ ان قربانی کرنے والے بزرگوں کی نسل یا ان کا جو تعلق ہے اس کو آگے بھی انشاء اللہ تعالیٰ نبھانا ہے۔ اور ہمیشہ خلافت اور جماعت سے وفا کا تعلق بھی رکھنا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

دونوں نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆......☆......☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

......مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ یکم مئی 2016ء بروز اتوار۔ قبل نماز ظہر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ شاہدہ بٹ صاحبہ (اہلیہ مکرم اظہر محمود بٹ صاحب۔ اپسم۔ یوکے)** کی **نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مکرمہ شاہدہ بٹ صاحبہ (اہلیہ مکرم اظہر محمود بٹ صاحب۔ اپسم۔ یوکے) 29/اپریل 2016ء کو 57 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت ہنس مکھ، محنتی، صابرہ وشاکرہ، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ آپ کو جلسہ سالانہ کی ضیافت ٹیم میں خدمت کے علاوہ مختلف جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد ناصر خان صاحب (نائب امیر جماعت یوکے و افسر جلسہ سالانہ) کی بہن تھیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرمہ اللہ جوائی صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک سلطان احمد صاحب مرحوم۔ کینیڈا)

24 مارچ 2016 کو 94 سال کی عمر میں ٹورانٹو میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے اپنی شادی کے بعد قرآن کریم ناظرہ پڑھنا سیکھا اور پھر باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنا آپ کا معمول تھا۔ اپنے گاؤں اور وسیع خاندان میں ہمدرد اور صائب الرائے ہونے کی وجہ سے معروف تھیں۔ عورتیں آپ سے ذاتی مشورے لیتیں۔ جہاں مدد کی ضرورت ہوتی مدد بھی کرتیں۔ بڑی نیک، متقی، صابرہ اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ لازمی چندہ جات کے علاوہ تعمیر مساجد فنڈ اور دیگر تحریکات میں دل کھول کر قربانی پیش کرتی تھیں۔ مرحومہ کو خلافت سے بے پناہ محبت تھی۔ آپ کو عمرہ اور روضۂ رسول کی زیارت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم ملک لال خان صاحب (امیر کینیڈا) کی والدہ محترمہ تھیں۔

(2) مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب (آف لویری والا گوجرانوالہ۔ حال ہالینڈ)

6 اپریل 2016ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے دادا حضرت احمد یار صاحبؓ اور دادی حضرت مہتاب بی بی صاحبہؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیالکوٹ تشریف آوری کے موقعہ پر بیعت کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔ مرحوم 1987ء سے ہالینڈ میں مقیم تھے۔ آپ نے جماعت ہالینڈ میں صدر جماعت، نیشنل سیکرٹری تربیت نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ، صدر انصاراللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ ہالینڈ میں قضا کا نظام شروع ہوا تو پہلے قاضی مقرر ہوئے اور تادمِ وفات یہ ذمہ داری نبھاتے رہے۔ شعبہ سمعی بصری میں بھی لمبا عرصہ خاص خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم دعا گو، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، بہت شفیق، باہمت اور نیک انسان تھے۔ روزانہ لمبا وقت تلاوتِ قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ کیا کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بھی تین بار مطالعہ کرنے کی توفیق پائی۔ آپ کو خلافت سے بے پناہ محبت تھی اور اپنے بچوں کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ ذکرِ الٰہی اور درود شریف پڑھنا بھی آپ کا معمول تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیویوں کے علاوہ چھ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ماسٹر عبدالقدوس صاحب شہید کے والد تھے۔

(3) مکرم عبداللطیف صاحب (ابن مکرم فضل احمد صاحب آف دولیاہ جٹاں۔ آزاد کشمیر)

30 دسمبر 2015ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلافت کے شیدائی اور پُرجوش داعی الی اللہ تھے۔ بڑے سادہ مزاج، صلح جو، مہمان نواز، ملنسار اور بڑی ہردلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ غیر بھی آپ کے اخلاق کی تعریف کرتے ہیں۔ آپ نے 22 سال صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ واقفین زندگی اور جماعتی عہدیداروں کا بہت احترام کرتے۔ بے شمار دعائیں اور اشعار زبانی یاد تھے جنہیں موقعہ کی مناسبت سے سنایا بھی کرتے تھے۔ فرقان فورس میں بھی حصہ لیا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں سات بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم عبدالصبور نعمان صاحب مبلغ انچارج سپین کے والد تھے۔

(4) مکرم پروفیسر سعیداللہ خان صاحب (ابن مکرم صوفی حبیب اللہ خان صاحب۔ آف دارالفضل ربوہ)

14/اپریل 2016ء کو تقریباً 90 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خادم خاص (باورچی) حضرت میاں کریم بخش صاحب کے نواسے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ واقفِ زندگی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کے عاشق تھے۔ آپ کو ٹی آئی کالج میں 35 سال تدریسی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ کے شاگرد ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ ہومیوپیتھی ڈاکٹر بھی تھے اور غریبوں کا مفت علاج کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرم حاجی محمد رفیق صاحب (آف گھٹیالیاں۔ حال امریکہ)

19 اپریل 2016ء کو 80 سال کی عمر میں امریکہ میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار اور روزانہ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے کے عادی تھے۔ فریضۂ حج بھی ادا کیا ہوا تھا۔ چالیس کے قریب بچوں کو قرآن شریف پڑھایا تھا۔ بہت نیک، دعا گو، ملنسار، دیانتدار، ہمدرد اور حلیم الطبع انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ محبت وعشق اور وفا کا مضبوط تعلق تھا۔ ربوہ کے جلسوں میں باقاعدگی سے شرکت کی اور پھر 1987ء سے یوکے کے جلسے میں باقاعدگی سے شامل ہوتے رہے۔ لاہور میں آپ کا گھر نماز سنٹر کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ غریب رشتہ داروں اور دوستوں کی خاموشی سے مالی مدد کیا کرتے تھے۔ کھلے دل سے مہمان نوازی کرتے۔ دامادوں اور بہوؤں کے ساتھ بہت اچھا مثالی سلوک تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم وسیم احمد فضل صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے کے سسر تھے۔

(6) مکرم شیخ منیر الحق عرفان صاحب (ابن مکرم شیخ افضل حق صاحب۔ آف گلشن سرسید کراچی)

آپ کچھ عرصہ قبل سڑک کراس کرتے ہوئے موٹر سائیکل کی ٹکر لگنے سے وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے خدام الاحمدیہ میں بطور ناظم اصلاح و ارشاد ضلع خدمت کی توفیق پائی۔ اپنے حلقہ کے جنرل سیکرٹری اور نائب صدر ہونے کے علاوہ شعبہ دعوت الی اللہ ضلع کراچی میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم ہر ایک کے ساتھ تعاون کرنے والے، ہردلعزیز شخصیت کے مالک، نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔

(7) مکرم حبیب بن عالم صاحب (آف تیونس)

15/مارچ 2016ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ سے پہلے دو بچوں

باقی صفحہ نمبر 4 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 411

مکرم حلمی محمد حسین مرمر صاحب (1)

مکرم حلمی محمد حسین مرمر صاحب کا تعلق مصر سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1970ء میں ہوئی۔ اورانہیں تحقیق کے ایک لمبے سفر کے بعد 2014ء کے وسط میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے سفر کا احوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

مَیں گزشتہ 23 سال سے عربی زبان کی تدریس کے شعبہ سے منسلک ہوں۔ 36 سال کی عمر تک مَیں انہی عقائد اور مفاہیم کا پیروکار تھا جو ہمیں اپنے آباء واجداد سے ورثہ میں ملے۔ مَیں اپنے اسی ایمان واعتقاد کو ہی حقِّ مبین سمجھتا تھا اور بڑے اخلاص سے اپنے شاگردوں کو ان عقائد ومفاہیم کو سمجھنے اور ان پر قائم رہنے کی تلقین کیا کرتا تھا۔ باوجود اپنے مضبوط ایمان کے مجھے ان عقائد ومفاہیم میں کوئی روح نظر نہ آتی تھی اور بعض اوقات ایسے محسوس ہوتا تھا کہ ان دینی امور کی انجام دہی محض تحصیل حاصل ہے۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی مٹھی بھر مال کے عوض کسی کے پاس مجبورًا کوئی کام کر رہا ہو، اوراس کے علاوہ لقمۂ عیش کمانے کے لئے اس کے ہاتھ میں کوئی حیلہ نہ ہو۔

شدت پیاس میں رشتۂ سراب

وقتًا فوقتًا میرے ذہن میں کئی ایسے سوالات پیدا ہوتے جن کا مجھے کوئی جواب نہ مل سکتا۔ مَیں انہیں اپنے اندر ہی چھپائے رکھتا اور بھلانے کی کوشش کرتا، تاہم کبھی مجبور ہو کر اہل علم حضرات کا رخ کرتا تو مجھے ایسے جواب ملتے جن سے میری پیاس مزید بڑھ جاتی۔

بعض تو اس کے ردّ میں رٹے رٹائے اقوالِ سابقین نقل بیان کرنا شروع کر دیتے، جو موٹے الفاظ اور بظاہر فلسفیانہ معانی کے حامل تو ہوتے لیکن اصل سوال کے جواب سے کوسوں دور۔

بعض ان کے جواب میں ناصحانہ لیکچر سنا دیتے جو اپنی جگہ نہایت پُر تاثیر ہوتا لیکن سوال کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہ ہوتا تھا۔

اور بعض متشدّد یہ کہہ دیتے کہ ایسے سوالات پوچھنا نہایت ناپسندیدہ امر ہے۔ ایسے جوابات کا نتیجہ میرے دماغ میں مزید سوالات کو جنم دینے کی شکل میں نکلتا۔ بالآخر مَیں نے خود ہی ان سوالوں کے جواب دینے والی بعض کتب کی تلاش شروع کر دی اور پھر اس تلاش میں مجھے جو ملا مَیں نے پڑھ ڈالا۔ اس وقت میری حالت اس پیاسے کی تھی جسے شدت پیاس نے موت کے قریب تر کر دیا ہو اور اس کے پاس پینے کے لئے سمندر کے کھارے پانی کے سوا کچھ نہ ہو اور پھر وہ جس قدر سمندر کا کھارا پانی پیے اس کی پیاس میں اضافہ ہوتا جائے۔

خلقِ آدم اور جاہل علماء

میرے سوالات میں سے چند ایک یہ تھے:

پہلا اور بنیادی سوال آدم کی پیدائش سے متعلق تھا۔

اس بارہ میں قرآن کا بیان نہایت بلیغ زبان میں اعلیٰ پائے کا ہے۔ لیکن علماء اس کی جو تشریح کرتے تھے اس سے یہی محسوس ہوتا تھا کہ جیسے قرآن کریم کوئی نہایت مبہم ڈکشنری ہے جس کی تشریح اور تبیین کا کام صرف مولویوں کے سپرد کیا گیا ہے اور جو تشریح وہ کر دیں وہ سب کو قابل قبول ہونی چاہئے۔ لیکن آیئے دیکھتے ہیں کہ خلقِ آدم کے قصہ میں ان کے فرمودات کہاں تک معقولیت رکھتے ہیں؟

کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل کو زمین سے مٹھی بھر مٹی لانے کو بھیجا اور پھر اس مٹی سے ساٹھ گز لمبا دیو قامت بت بنایا۔ لیکن زمین سے لائی گئی مٹی میں پانی ملایا اور اسے "طین" بننے میں اور پھر "طین" سے "حمأ مسنون" میں تبدیل ہونے اور بعد میں "صلصال" کی شکل اختیار کرنے کے سفر میں ہر مرحلہ پر 40 سال کا وقت لگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں اپنی روح پھونکی تو مٹی سے بنے اس بت میں حرکت پیدا ہوگئی؛ اسکا گوشت بھی بن گیا اور اس کی رگوں میں خون دوڑنے لگا، اس کی قوت سماعت کام کرنے لگ گئی اور آنکھ بھی روشن ہوگئی۔ وہ عقل مند ہوگیا اور اس کا دقیق در دقیق اندرونی اعصابی نظام بھی فعال ہوگیا۔ لیکن کیسے؟ اس کے بارہ میں إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر کے سوا کوئی کچھ نہ بتاتا تھا۔

میرا موقف تھا کہ مٹی کے ایک مرحلہ سے دوسرے مرحلہ میں منتقل ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ چالیس چالیس سال تک انتظار کرتا رہا جس کے بعد مٹی کا محض ایک بت بن سکا اور اس کے بعد اس کا داخلی دقیق در دقیق اور عمیق در عمیق نظام محض ایک پھونک سے بن گیا۔ سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ تو ایک پھونک سے ایسا کرنے پر قادر ہے پھر ابتدائی مراحل کے لئے چالیس چالیس سال تک انتظار کیوں کیا گیا؟ محض ایک پھونک سے یہ مراحل بھی طے کیوں نہ کر لئے گئے۔ اگر مولویوں کی یہ تفسیر درست تھی تو دونوں امور میں کیا حکمت تھی اور کیا معانی مضمر تھے؟ اس کی تشریح کرنے والا کوئی نہ تھا اور مجھے انہی امور کی کنہ جاننے کی لَو لگی ہوئی تھی۔

مٹی کو طین بنانے میں شاید چند منٹ کا وقت درکار ہوتا ہے کیونکہ خشک مٹی میں پانی ملانے سے وہ طین بن جاتی ہے۔ پھر مٹی کو طین بننے میں چالیس سال کیونکر لگ گئے؟ اسی طرح طین کو حمأ مسنون بننے میں زیادہ دیر نہیں لگتی بلکہ چند روز ہی کافی ہوں گے، اسی طرح صلصال اور فخار بنانا بھی زیادہ سے زیادہ ایک دو دن کا کام ہوسکتا ہے، اس کے باوجود اتنا لمبا انتظار کیوں کیا گیا؟ ایک طرف تو مجھے کہا جاتا کہ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے کہ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ جبکہ دوسری جانب خَلق آدم کے بارہ میں ایسا قصہ پیش کیا جاتا جو خدا کی عظمت وجبروت اور قدرت کے سراسر خلاف ہے۔

درحقیقت خلق آدم کا مسئلہ حیران کن تھا اور میں اس کے کافی وشافی حل کی تلاش میں تھا جو میرے اردگرد کے معاشرے میں ناپید تھا۔ چار و ناچار میں نے عقل کی آواز کو دبا کر معاملہ حوالۂ بخدا کر دیا۔

حیاتِ مسیح اور ناقابلِ حل سوالات

دوسرا مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام کا تھا۔ میں اکثر سوچتا کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں میں بیٹھے کیا کرتے ہوں گے؟ کیا کھاتے پیتے ہوں گے؟ کیا انہیں زمین پر ہونے والے واقعات کی خبر ہے یا نہیں؟ کیا وہ ابھی تک موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے تابع ہیں یا مسلمان ہوگئے ہیں؟ اگر وہ ابھی تک موسوی شریعت کے تابع ہیں اور اسلام کا نام تک نہیں سنا تو مسلمانوں کی اصلاح کے لئے کیسے آسکتے ہیں؟ اور اگر وہ مسلمان ہو چکے ہیں تو انہیں اسلام کی تعلیم کس نے دی اور اس کے شعائر کی ادائیگی کس نے سکھائی؟ اور وہ نمازوں کے اوقات کیسے معلوم کرتے ہوں گے؟ اور زکاۃ کس کو دیتے ہوں گے؟ کیونکہ قرآن کریم میں ان کا یہ اقرار موجود ہے کہ (وَأَوْصَانِيْ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَادُمْتُ حَيًّا) اگر وہ زندہ ہیں تو پھر انہیں نماز پڑھنی چاہئے اور اگر وہ مسلمان ہیں تو نماز قبلہ رُو ہو کر پڑھی جائے گی۔ اور اگر وہ کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ وہ ہمارے ساتھ اسی کرۂ ارض پر ہی موجود ہیں کیونکہ کسی اور سیارے یا اس کرۂ ارضی سے باہر سے قبلہ رُو ہونے کا کوئی معنی نہیں بنتا۔

پھر اگر یہود نامسعود کی سطوت کے ڈر سے وہ آسمان پر اٹھائے گئے تو کیا یہود کی سلطنت پوری دنیا پر پھیلی ہوئی تھی کہ وہ کسی اور جگہ ہجرت کر کے جان نہ بچا سکتے تھے؟ اگر یہود کی سلطنت پوری دنیا پر قائم تھی تو ان کی سلطنت کے زوال کے بعد تو عیسیٰ علیہ السلام کو زمین پر واپس آجانا چاہئے تھا۔ اگر پہلے نہیں تو جب ہٹلر نے وسیع پیمانے پر یہودیوں کا خاتمہ کرنے کی کوشش کی اس وقت ہی آجاتے۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں فساد پھیلنے کے زمانے میں واپس آنا ہے۔ لیکن مسیح کے رفع کے بعد سے لے کر آج تک پھیلنے والا فساد کیا ان کی واپسی کے لئے کافی نہیں ہے؟ آخر وہ کب آئیں گے؟

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اب تک زندہ محفوظ رکھنے کی وجہ بھی ناقابل فہم تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ تو قادر ہے اور خلّاق وعلیم ہے۔ اگر آخری زمانے میں ایک عیسیٰ کی ضرورت تھی تو کیا اللہ تعالیٰ ایک اور عیسیٰ پیدا نہیں کرسکتا؟ حالانکہ وہ بعث بعد الموت کے منکرین کو مخاطب کر کے کہتا ہے:

﴿أَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُم بَلٰى وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيْمُ﴾ (یس:82)

یعنی کیا وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اس بات پر قادر نہیں کہ ان جیسے پیدا کر دے؟ کیوں نہیں۔ جبکہ وہ تو بہت عظیم خالق (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

علاوہ ازیں مولوی حضرات کی یہ بات کسی طور مجھے سمجھ نہیں آتی تھی کہ عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانے میں آکر تلوار اٹھائیں گے اور کہیں گے کہ یا اسلام قبول کرو یا تلوار سے سر کٹوانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ مَیں سوچتا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام جب پہلی بار آئے تو یہ کہا کہ اپنے دشمنوں سے بھی محبت کرو اور اگر کوئی تمہارے ایک گال پر مارے تو دوسرا بھی اس کے آگے کر دو، لیکن آسمان پر دو ہزار سال سے زائد عرصہ تک خدا تعالیٰ کے قرب وجوار میں رہنے اور رحمۃ للعالمین کا امّتی بن کر آنے کا کیا یہ اثر ہوگا کہ محبت، رفق اور حلم کے بالمقابل قتل وخون پر زور دیں گے؟!!

شدت پسند تفاسیر سے اختلاف

علاوہ ازیں بعض انتہائی سخت اور شدت پسندانہ تفاسیر کو پڑھ کر بھی یہی گمان ہوتا تھا کہ کہیں کوئی غلطی ہے۔ مثلاً ایک طرف اسلام کی رواداری کی تعلیم اور ہر ایک کو دین اور ایمان کے معاملہ میں مکمل آزادی دینے کا پرچار اور دوسری طرف مولویوں کے استدلالات کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا، نیز جو اسلام میں داخل ہو جائے اس کے لئے واپسی کا ہر دروازہ بند ہوگیا۔ لہٰذا جب بھی وہ اسلام سے نکلنے کا سوچے گا تلوار سے اس کی گردن اڑا دی جائے گی۔

پھر مولوی حضرات بعض روایات کی بناء پر یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ ایک یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا۔ ایسا موقف رکھنے والے کفار کے اس قول کی تصدیق کرتے ہیں جو انہوں نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ: إِنْ تَتَّبِعُوْنَ إِلَّا رَجُلاً مَسْحُوْرًا کہ تم تو ایک ایسے شخص کی پیروی کر رہے ہو جو سحر زدہ ہے۔

کیا اللہ تعالیٰ نے وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ یعنی اے رسول! اللہ تعالیٰ تجھے لوگوں کے شر سے بچائے گا۔ پھر ان مسلمان مولویوں کو کیوں سمجھ نہیں آتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کو ثابت کر کے وہ کفار کے ہم آواز ہو رہے ہیں؟

پھر عذاب قبر کے بارہ میں بھی اس قدر ہولناک قصے بیان کئے جاتے تھے کہ جیسے اللہ تعالیٰ لوگوں سے انتقام لینے کے لئے بے چین ہے۔ دنیا کی مختصر سی زندگی کے گناہوں کی پاداش میں انسان کے ابدالآباد تک جہنم میں رہنے کی باتیں بیان کی جاتی تھیں۔ مجھے یقین تھا کہ یہ سب خدائے رحیم وکریم اور عفو وحلیم کی شان کے خلاف ہے لیکن ان امور کی حقیقت سے کچھ آگاہی نہ تھی۔ میں بار بار قرآن پڑھتا تا کہیں سے مجھے ان امور کا وہ فہم مل جائے جو اس اعلیٰ تعلیم کے شایان شان ہو۔

دعا اور امید کی کرن

میں اکثر خدا کے حضور یہ دعا کرتا کہ خدایا مجھے اپنے نور سے منور کر دے کیونکہ علم کا دعویٰ کرنے والے یہ علماء اس آسمانی نور سے خالی ہیں۔ خدایا تو مجھے خود سمجھا اور سفینۂ نجات کے سواروں میں شامل فرما لے۔

میں نے کئی سال تک یہی دعا جاری رکھی۔ ہر بار اس دعا کے بعد مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے انشراح صدر نصیب ہوتا، کبھی اس کے غیب سے کوئی ہلکی سی کرن استجابت دعا کی شکل میں میرے لئے ظاہر ہوتی تو میری امید مزید مضبوط ہو جاتی کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے سیدھے راستے کی طرف ضرور ہدایت دے گا۔

پھر یوں ہوا کہ قرآن کریم کی تلاوت اور اس کے معانی پر غور کے دوران ہی خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے میرے لئے خَلق آدم کا مسئلہ حل ہوگیا اور قرآن کے محاورے اور سیاق وسباق سے واضح ہوگیا کہ پہلے شخص کو بھی آدم کا نام دیا گیا اور پہلے نبی کو بھی آدم کا نام دیا گیا ہے۔ اور انسان کی پیدائش کئی مراحل میں ہوئی جس کا بیان نہایت عارفانہ ہے لیکن مولوی حضرات اس کے ادراک سے بے بہرہ ہیں۔ انہی ایام میں مجھے اپنی بستی میں وزارت اوقاف کے تبلیغی ڈیسک کا انچارج ایک ازہری مولوی ملا۔ میں نے اسے راستے میں ہی روک کر پوچھا کہ کیا آدم پہلا انسان تھا اور اس سے پہلے کوئی لوگ نہ تھے؟ اس نے بغیر سوچے سمجھے جو جواب دیا اس نے میرے لئے کئی افق کھول دیئے۔ اس نے کہا کہ آدم سے پہلے کئی اور بھی آدم تھے اور یہ بات ثابت شدہ حقیقت ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایسا فضل فرمایا کہ مجھے علوم ومعارف کے ایک ایسے چشمہ سے متعارف کروا دیا جس میں ہر قسم کے سوال کا جواب میسر تھا۔ اس میں مجھے اپنے جملہ سوالوں کے جوابات کے علاوہ ایسا علمی وروحانی ذخیرہ بھی مل گیا جس کے لئے میری روح میں برسوں سے تڑپ تھی۔ اس چشمہ کا نام جماعت احمدیہ ہے۔

علم ومعارف کے اس چشمہ سے تعارف کا احوال اگلی قسط میں ملاحظہ فرمائیں۔ (باقی آئندہ)

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربیٔ سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی وتربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

....

﴿گوئٹے مالا (وسطی امریکہ)﴾

Gift of Health Camp

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ گوئٹے مالا کو ہیومینٹی فرسٹ کے تحت 29 فروی تا 4 مارچ 2016ء تین دیہات میں کامیاب میڈیکل کیمپ لگانے کی توفیق ملی۔

اس سلسلہ میں ہیومینٹی فرسٹ امریکہ کی طرف سے مکرم ڈاکٹر کلیم احمد صاحب (ابن حضرت مولانا ظہور حسین صاحب مرحوم مبلغ بخارا) کی سرکردگی میں 19 افراد پر مشتمل وفد گوئٹے مالا پہنچا۔اس وفد میں ان کے ساتھ 6 مقامی ڈاکٹرز، ایک ڈینٹسٹ، 4 ترجمان، ہیومینٹی فرسٹ گوئٹے مالا کے 6 افراد نیز 6 رضا کاروں نے بھی خدمت کی توفیق پائی۔

مکرم عبدالستار خان صاحب امیر جماعت گوئٹے مالا کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق اس کیمپ کے ذریعہ کُل 2776 مریضوں کا چیک اَپ کر کے مفت ادویات مہیا کی گئیں۔

....

Gift of Sight Camp

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہیومینٹی فرسٹ گوئٹے مالا نے 18 مارچ تا 22 مارچ 2016ء Gift of Sight کیمپ لگانے کی توفیق پائی۔

ہیومینٹی فرسٹ امریکہ کی طرف سے ڈاکٹر احسن محمود صاحب، ڈاکٹر طیّبہ صاحبہ، ڈاکٹر افتخار صاحب، Loyola یونیورسٹی کے ڈاکٹر Carlos Bouchard اور رضا کاران پر مشتمل کُل 17 افراد تشریف لائے۔

وفد کی آمد سے قبل ہیومینٹی فرسٹ گوئٹے مالا نے مقامی ڈاکٹرز کے تعاون سے تین دیہات کے 252 مریضوں کا چیک اَپ کر کے موتیا اور کورنیا کے آپریشن کے لئے 82 مریضوں کا انتخاب کیا۔

Gift of Sight کے کیمپ کا اہتمام یہاں کی معروف اور ماہر امراض چشم ڈاکٹر Rudy کی کلینک میں کیا گیا۔چار دنوں میں آنکھوں کے 70 آپریشنز کئے گئے اور پانچویں روز ان تمام پریضوں کا چیک اَپ کیا گیا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام آپریشنز کامیاب رہے۔ایک گیارہ سالہ بچے کا اپریشن کیا گیا جس کی نظر فٹبال لگنے سے ضائع ہوگئی تھی۔آپریشن کے بعد اس کی نظر بحال ہوگئی۔الحمدللہ۔

یادر ہے کہ یہ تمام مریض انتہائی غربت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔اُن کے دیہات تقریباً 50 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہیں۔انہیں میڈیکل کیمپ تک لانا اور پھر واپس لے جانے کا انتظام بھی Humanity First کے تحت تھا۔ دوپہر کا کھانا اور ریفریشمنٹ کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔سب مریض Humanity First کے کارکنان و رضا کاران کو دعائیں دیتے ہوئے رخصت ہوئے۔الحمدللہ۔

☆......☆......☆

﴿فرانس﴾

مسجد مبارک (Saint Prix) میں Open Day کا اہتمام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 12 مارچ 2016ء کو جماعت احمدیہ فرانس نے ''مسجد مبارک' Saint Prix میں Open Day منعقد کرنے کی توفیق پائی۔ یہ پروگرام لوکل کونسل کے تعاون سے منعقد کیا گیا۔ چار بجے سہ پہر مہمانوں کی آمد شروع ہوگئی تھی۔

مکرم منصور احمد مبشر صاحب کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق مہمانوں کی آمد پر اطفال کے ایک گروپ نے فرانس کا قومی ترانہ پڑھا۔اس کے بعد لوائے احمدیت مکرم اشفاق ربّانی صاحب امیر جماعت فرانس نے لہرایا اور فرانس کا جھنڈا مکرم Boisson صاحب نائب میئر Saint Prix نے لہرایا۔مختلف تعارفی ویڈیوز دکھانے کے بعد جماعت کا عمومی تعارف کروایا گیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے parliaments میں مختلف خطابات کی جھلکیاں دکھائی گئیں۔اس کے بعد شعبہ اشاعت، MTA، Humanity First کا تعارف کروایا گیا نیز ایک presentation لجنہ کی طرف سے بھی پیش کی گئی۔

Open Day پروگرام کا دوسرا حصہ مسجد میں تھا۔ اس پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع فرنچ ترجمہ سے ہوا۔اس کے بعد مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مشنری انچارج فرانس نے مسجد کی حقیقت، جہاد کی حقیقت اور آزادیٔ اظہار خیال کی حقیقت پر روشنی ڈالی۔

بعد ازاں مہمانوں کو سوالات کرنے کا موقع دیا گیا۔ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مبلغ انچارج فرانس نے سوالات کے جوابات دیئے۔

آخر پر تمام مہمانوں کو جماعتی کتب کا ایک سیٹ تحفہ کے طور پر دیا گیا۔دعا کے ساتھ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

....

Lille-Valenciennes (فرانس) میں بین المذاہب کانفرنس کا بابرکت انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ لِل ولانیسین (فرانس) کو مورخہ 13 مارچ 2016ء بین المذاہب کانفرنس سٹی ہال میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔امسال کانفرنس کا مرکزی موضوع '' کیا مذہب انتہا پسندی کی جڑ ہے''؟ رکھا گیا تھا۔

کانفرنس کا آغاز تین بجے سہ پہر شہر کے نائب میئر مکرم Mères صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم مع فرنچ ترجمہ سے ہوا۔

اس کے بعد پروگرام کے ماڈریٹر مکرم طلحہ رشید صاحب نے جماعت میں بین المذاہب کانفرنس کے انعقاد کی مختصر تاریخ و پس منظر بیان کیا اور مکرم داؤد رشید صاحب نے جماعت کا مختصر تعارف پیش کیا۔

ہرے کرشنا، بدھ مت، عیسائیت،نوجوانوں پر مشتمل باہمی رہن سہن کو فروغ دینے والی ایک تنظیم Coexister کے نمائندہ، LCAP تنظیم کے نمائندہ اور چرچ آف سائنٹولوجی کی نمائندہ کو اس کانفرنس میں تقریر کرنے کا موقع دیا گیا۔

منصور احمد مبشر صاحب کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق اسلام کی نمائندگی میں مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مشنری انچارج فرانس نے تقریر کی ۔اور قرآن کریم، سنت نبوی ﷺ اور احادیث سے ثابت کیا کہ اسلام ہرگز انتہا پسندی کی تعلیم نہیں دیتا۔

اجلاس کے اختتام پر صدر مجلس نے اختتامی کلمات کہے۔امسال کانفرنس میں شامل مہمانوں کی تعداد 45 رہی۔

قارئین سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ جماعت احمدیہ فرانس روز افزوں ترقی کرتی رہے۔آمین۔

☆......☆......☆

بقیہ نماز جنازہ حاضر و غائب از صفحہ نمبر 2

نے 2011ء میں بیعت کی اور پھر ان کی تبلیغ سے ہی آپ نے بھی اپنی اہلیہ کے ہمراہ 2012ء میں بیعت کی توفیق پائی۔آپ پڑھے لکھے تو نہ تھے مگر بہت سادہ طبیعت کے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔

(8) مکرم محمد نصراللہ صاحب (ابن مکرم برکت اللہ صاحب۔آف دارالنصر وسطی ربوہ)

یکم فروری 2016ء کو 62 سال کی عمر میں وفات پاگئے ۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ باوجود بیماری کے مسجد میں آکر باجماعت نماز ادا کرتے تھے۔ہر ایک سے نرمی اور پیار و محبت سے پیش آتے۔ اطاعت گزار اور نہایت شریف النفس انسان تھے۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ بہت محبت کا تعلق تھا۔محلّہ میں سیکرٹری جائیداد اور زعیم انصاراللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ محلّہ کی مسجد کی تعمیر میں صدر صاحب کی معاونت کرتے ہوئے مختلف کاموں کی نگرانی کی اور خرچ کا حساب رکھا۔ دعوت الی اللہ کے کاموں میں بھی ذوق و شوق سے حصہ لیتے۔ مالی قربانی کا بھی بہت جذبہ تھا۔ اپنے چندوں کی بروقت ادائیگی کیا کرتے تھے۔

(9) مکرمہ زینب بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالرحمان کشمیری صاحب)

23 مارچ 2016ء کو 98 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعا گو، بہت ہی خدمت گزار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا ۔فیصل آباد میں نائب صدر لجنہ ، سیکرٹری مال ، سیکرٹری خدمتِ خلق اور سیکرٹری تبلیغ کی حیثیت سے تقریباً پچاس سال خدمت کی توفیق پائی ۔آپ کا گھر لجنہ کا سنٹر تھا جہاں لجنہ کی تقریبات منعقد ہوتی تھیں۔

(10) مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب ناظم اعلیٰ انصاراللہ ضلع شیخوپورہ)

31/جنوری 2016ء کو 62 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دیندار، سلیقہ شعار نیک خاتون تھیں۔قرآن کریم کا کافی حصہ یاد تھا۔خلفائے احمدیت کی جاری کردہ مختلف تحریکات میں اور بالخصوص مریم شادی فنڈ میں میں دلی لگاؤ سے حصہ لیتی تھیں۔ لجنہ کے کاموں میں بھرپور معاونت کرتی تھیں۔آپ نے بطور جنرل سیکرٹری اور نائب صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ غرباء اور ہمسایوں سے حسن سلوک کرنے اور ہر مشکل میں ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔

(11) مکرمہ سمیرا جاوید صاحبہ (اہلیہ مکرم جاوید احمد کاہلوں صاحب۔آف کیلگری کینیڈا)

14 دسمبر 2015ء کو برین ٹیومر کی وجہ سے کینیڈا میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ بڑی صابرہ ، بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ لجنہ میں بطور سیکرٹری خدمت خلق خدمت کی توفیق پائی ۔مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں ۔پسماندگان میں شوہر کے علاوہ تین بچے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم (وکیل القانون) کی نواسی تھیں۔

(12) مکرمہ شاہدہ عمر صاحبہ (بنت مکرم ملک سلطان احمد خان صاحب مرحوم۔آف گلشن اقبال کراچی)

یکم فروری 2016ء کو 59 سال کی عمر میں وفات پاگئیں ۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ بہت مہمان نواز ہمدرد اور مخلص خاتون تھیں ۔اپنے گھر میں لجنہ کے اجلاس کرواتیں ۔مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز اور محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ کی بھتیجی تھیں۔

(13) مکرمہ حفیظہ نفیسہ صاحبہ (اہلیہ مکرم اقبال احمد خان صاحب آف لیسٹر)

26/مارچ 2016ء کو تقریباً 50 سال کی عمر میں وفات پاگئیں ۔اِنَّاللّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے بطور سیکرٹری ناصرات خدمت کی توفیق پائی ۔پسماندگان میں خاوند کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(14) مکرمہ سیدہ نصرت اقبال صاحبہ (اہلیہ مکرم پیرزادہ سید خلیل احمد ناصر صاحب آف گولیکی)

3/اپریل 2016ء کو 62 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے سے وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ ننھیال کی طرف سے حضرت مولوی امام دین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے تھیں۔آپ تہجد گزار، نمازوں کی پابند، روزانہ تلاوت قرآن کریم کرنے کی عادی، بڑی ملنسار، صابرہ اور نیک خاتون تھیں۔ باقاعدگی سے صدقہ ،زکوٰۃ اور چندہ جات کی ادائیگی کیا کرتی تھیں۔گاؤں میں بہت سی بچیوں کو قرآن شریف پڑھایا۔لجنہ اماء اللہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی ۔تعزیت کے لئے آنے والے غیر از جماعت لوگوں نے مرحومہ کا نہایت عزت اور وقار سے ذکرِ خیر کیا۔ مرحومہ کو خلافت سے خاص محبت اور اطاعت کا تعلق تھا۔ آپ مکرم سید حماد رضا صاحب مبلغ سلسلہ بورکینا فاسو کی والدہ تھیں۔ایک دفعہ انہوں نے وطن واپس آکر آپ کی خدمت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو انہیں نصیحت کی کہ جو حضور فرمائیں وہی کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

☆......☆......☆

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کو اور آپ کی دعوت کو اور آپ کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا وعدہ کیا ہے۔ بیشک یہ وعدہ ہے اور یہ کام اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق کر بھی رہا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ کرے گا لیکن اس کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے افرادِ جماعت کو بھی تبلیغ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ میری کتابوں سے علم بھی حاصل کرو اور تبلیغ کرو جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تبلیغ کیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان میں اب جماعت کا تعارف بھی مختلف ذرائع سے ہو رہا ہے۔ لیکن جو کام کرنے والے ہیں۔ جو واقفین زندگی ہیں اور مربیان ہیں ان کو انفرادی طور پر بھی اپنی کوششوں کو تیز کرنے کی ضرورت ہے۔ ماریں بھی پڑتی ہیں مخالفتیں بھی ہوتی ہیں لیکن اس کے باوجود ہم نے حکمت سے اپنی تبلیغ کے کام کو آگے بڑھانا ہے انشاء اللہ۔

اس بات کو دنیا کے باقی ممالک کو بھی اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کے کام کو کرنے اور اسے وسعت دینے کی ہمیں ہدایت فرمائی ہے۔ ہمیں اس کے لئے ہر جگہ، ہر ملک میں مضبوط پلاننگ کرنے کی ضرورت ہے تا کہ اس سے اس کام کو مزید وسعت دی جاسکے۔

پھر تبلیغ کے ساتھ ان لوگوں کو سنبھالنا بھی ایک بہت بڑا کام ہے جو بیعتیں کر کے جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ بعض جگہ تبلیغ تو ہو جاتی ہے، لوگ شامل بھی ہو جاتے ہیں لیکن پھر سنبھالے نہیں جاتے اور یوں بہت سے آئے ہوئے پھر ضائع ہو جاتے ہیں۔

افریقہ کے ممالک میں بھی وہاں کے لوگوں کو، مبلغین کو کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے بعد کے رابطوں میں بھی بہتری پیدا کریں اور مقامی لوگوں کے حالات سے باخبر رہنے کے لئے بہتر منصوبہ بندی کریں۔

پہلی چیز تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ہیں جن کو پڑھنا ضروری ہے پھر اس کو سمجھنا اور آگے اس سے لے کر لیکچر تیار کرنا۔ یہ رہنما اصول مبلغین کے لئے بھی ہے اور داعیین الی اللہ کے لئے بھی اور ان لوگوں کے لئے بھی جو علمی نشستوں میں جاتے ہیں۔ اگر لیکچر اس طرح تیار کیا گیا ہو تو بڑے بڑے پروفیسر اور بعض نام نہاد دین کے عالم اور بعض ایسے لوگ جو دین پر اعتراض بھی کرتے ہیں وہ بھی متاثر ہوتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ بھی ہمارے لئے ضروری ہے تا کہ ہمارا دینی علم بھی بڑھے اور اس کے ساتھ ہی ان کتب کی وجہ سے ہماری روحانیت میں بھی ترقی ہوتی ہے۔

بعض جگہ پر افرادِ جماعت جو ہیں اپنے مربیان اور مبلغین کا اس طرح خیال، لحاظ نہیں رکھتے جس طرح رکھنا چاہئے۔ اور اس بارے میں بعض جگہ سے شکایتیں اب بھی آتی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی مَیں کہوں گا کہ مربیان اور مبلغین پر یہ ذمہ داری بھی ہے کہ ان کو جماعتوں میں اپنا وقار قائم رکھنے کے لئے علمی اور روحانی لحاظ سے بلند مقام حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ کبھی کسی فردِ جماعت کو ان کے متعلق کسی قسم کی غلط بات کہنے کی جرأت نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس قسم کے نشان دکھانے آئے تھے اور ایسے بندے پیدا کرنا آپ کا ایک مقصد تھا جن کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ دنیا میں بڑے بڑے انقلابات پیدا کر دے۔

[حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بیان فرمودہ بعض روایات اور مختلف سبق آموز مثالوں اور واقعات کے حوالہ سے احباب جماعت کو اہم نصائح]

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 08/ جولائی 2016ء بمطابق 08 وفا 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن۔

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

اس وقت مَیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بعض باتیں پیش کروں گا۔ ہر حوالہ جو انفرادی حوالہ ہے اپنے اندر ایک نصیحت اور سبق رکھتا ہے۔ بعض باتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے بھی آپ نے بیان فرمائی ہیں۔

پہلی بات تبلیغ کے حوالے سے ہے جس میں حضرت مصلح موعود نے پارٹیشن کے بعد قادیان کی جماعت کو جلسہ سالانہ پر یہ پیغام بھیجا تھا۔ اس میں توجہ دلائی تھی کہ آپ لوگوں کا کام ہے کہ تبلیغ کریں اور اس پہلو سے بہت محنت کی ضرورت ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً یہ

فرمایا تھا کہ مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الحکم مورخہ 27 مارچ و 6 اپریل 1898ء جلد 2 نمبر 5-6 صفحہ 13)۔ اور پھر یہ بھی فرمایا کہ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 648)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کو اور آپ کی دعوت کو اور آپ کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا وعدہ کیا ہے۔ بیشک یہ وعدہ ہے اور یہ کام اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق کر بھی رہا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ کرے گا لیکن اس کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے افراد جماعت کو بھی تبلیغ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ میری کتابوں سے علم بھی حاصل کرو اور تبلیغ کرو جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تبلیغ کیا کرتے تھے۔ تو بہرحال اللہ تعالیٰ کے وعدوں سے بھرپور حصہ لینے کے لئے بھی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ وعدے بیشک اللہ تعالیٰ کے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو پورا کرنے کے لئے ان لوگوں پر جنہوں نے نبی کے ساتھ عہد بیعت کیا ہوتا ہے، یہ ذمہ داری بھی ڈالی ہے کہ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں اور پھر جب یہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق ان کے کاموں میں بے انتہا برکت بھی ڈالتا ہے اور نئے نئے ذرائع بھی پیدا فرماتا ہے۔ یہ ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے بہت سے ذرائع تبلیغ کے پیدا فرمائے۔

بہرحال حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیغام کا وہ حصہ پیش کرتا ہوں جو تبلیغ کے بارے میں تھا اس میں قادیان میں احمدیوں کی تھوڑی تعداد اور محدود وسائل رہ جانے کے باوجود اس اہم فریضے کی طرف آپ نے توجہ دلائی ہے اور درویشوں کو حوصلہ بھی دلایا اور ان کو حوصلہ دلانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی زمانے کا حوالہ دیا۔ آپ ان کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ ’’بیشک آپ کی تعداد قادیان میں تین سو تیرہ ہے لیکن آپ اس بات کو نہیں بھولے ہوں گے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قادیان میں خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے کام کو شروع فرمایا تھا تو اس وقت قادیان میں احمدیوں کی تعداد صرف دو تین تھی۔ تین سو آدمی یقیناً تین سے زیادہ ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے وقت قادیان کی آبادی گیارہ سو تھی۔ گیارہ سو اور تین کی نسبت 1/366 کی ہوتی ہے۔ (یعنی ایک کے مقابلہ پہ تین سو چھیاسٹھ افراد۔) اگر اس وقت (جب یہ پیغام آپ بھیج رہے ہیں) قادیان کی آبادی بارہ ہزار سمجھی جائے تو موجودہ احمدیہ آبادی کی نسبت باقی قادیان کے لوگوں سے 1/36 ہوتی ہے (یعنی کہ چھتیس کے مقابلے پہ ایک احمدی اور پہلے ایک احمدی تین سو چھیاسٹھ کے مقابلہ پہ تھا۔ آپ قادیان والوں کو مخاطب کرتے ہیں کہ) گویا جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کام شروع کیا اس (وقت) سے آپ کی طاقت دس گنا زیادہ ہے۔ پھر جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کام شروع کیا اس وقت قادیان سے باہر کوئی احمدیہ جماعت نہیں تھی۔ لیکن اب ہندوستان میں بھی بیسیوں جگہ پر احمدیہ جماعتیں قائم ہیں۔ ان جماعتوں کو بیدار کرنا، منظّم کرنا، ایک نئے عزم کے ساتھ کھڑا کرنا اور اس ارادے کے ساتھ ان کی طاقتوں کو جمع کرنا کہ وہ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کو ہندوستان کے چاروں گوشوں میں پھیلا دیں۔ یہ آپ لوگوں کا ہی کام ہے۔‘‘

(سوانح فضل عمرؓ جلد 4 صفحہ 389-388)

یہی نسبت شاید آجکل کی قادیان کی آبادی کی ہو۔ اگر احمدی ہزاروں میں ہیں تو وہاں دوسروں کی بھی تعداد بڑھی ہو گی۔ اور اب تو وسائل بھی پہلے سے بہت بہتر ہیں اور ہمارے ذرائع بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان میں اب جماعت کا تعارف بھی مختلف ذرائع سے ہو رہا ہے۔ لیکن جو کام کرنے والے ہیں، جو واقفین زندگی ہیں اور مربیان ہیں ان کو انفرادی طور پر بھی اپنی کوششوں کو تیز کرنے کی ضرورت ہے۔ ماریں بھی پڑتی ہیں، مخالفتیں بھی ہوتی ہیں لیکن اس کے باوجود ہم نے حکمت سے اپنی تبلیغ کے کام کو آگے بڑھانا ہے۔ انشاء اللہ۔

اس بات کو دنیا کے باقی ممالک کو بھی اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کے کام کو کرنے اور اسے وسعت دینے کی ہمیں ہدایت فرمائی ہے۔ یہ قرآن شریف کا بھی حکم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا تھا۔ لیکن ہمیں اس کے لئے ہر جگہ، ہر ملک میں مضبوط پلاننگ کرنے کی ضرورت ہے تا کہ اس سے اس کام کو مزید وسعت دی جا سکے۔ اور پھر تبلیغ کے ساتھ ان لوگوں کو سنبھالنا بھی ایک بہت بڑا کام ہے جو بیعتیں کر کے جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ بعض جگہ تبلیغ تو ہو جاتی ہے، لوگ شامل بھی ہو جاتے ہیں لیکن پھر سنبھالے نہیں جاتے اور یوں بہت سے آئے ہوئے پھر ضائع ہو جاتے ہیں۔

ہندوستان میں زیادہ تر دیہاتی لوگ، غریب لوگ احمدیت کو قبول کرتے ہیں اور جب مخالفین کی یورش ہوتی ہے تو بعض کمزور ایمان والے خوف سے کمزوری بھی دکھا دیتے ہیں۔ اگر وہاں ہماری انتظامیہ، کام کرنے والے، منصوبہ بندی کرنے والے جس طرح تبلیغ کے کاموں کی منصوبہ بندی کرتے ہیں اور اللہ کے فضل سے بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔ علاوہ اصلاح وارشاد کی مختلف نظارتوں کے ان کا ایک شعبہ وہاں نور الاسلام بھی کام کر رہا ہے جس کے مختلف ذرائع ہیں، فون کے ذریعہ سے اور دوسرے اخباروں کے ذریعہ سے تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح وقف جدید کی تبلیغ کی نظامت ہے ان کے ذریعہ سے بھی کام ہو رہا ہے۔ ان کو ایسی جگہوں پر جہاں مخالفین پہنچ کر نو مبائعین کو، نئے احمدیوں کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں وہاں جا کر ان نو مبائعین کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔ ضلعی اور مرکزی نمائندے کو فوراً وہاں پہنچنا چاہئے جہاں سے بھی اطلاع ملے کہ یہاں کسی بھی قسم کی کسی احمدی کو تکلیف ملی ہے چاہے وہ چھوٹا سا گاؤں ہی ہو۔

اسی طرح افریقہ کے ممالک میں بھی وہاں کے لوگوں کو، مبلغین کو کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے بعد کے رابطوں میں بھی بہتری پیدا کریں اور مقامی لوگوں کے حالات سے باخبر رہنے کے لئے بہتر منصوبہ بندی کریں۔ کیونکہ وہاں بھی جیسا کہ مَیں نے شاید درس میں اور خطبہ میں بھی ذکر کیا تھا کہ مخالفین احمدیت فوری طور پر پہنچتے ہیں کہ کس طرح ہم ان کو احمدیت سے متنفر کریں۔ بہرحال ہر جگہ خاص طور پر جہاں زیادہ بیعتیں ہوتی ہیں اور غریب ممالک ہیں ان میں یہ ایک کام کرنے والا ہے۔

پھر ایک واقعہ حضرت مصلح موعود بیان کرتے ہیں جو خواجہ کمال الدین صاحب سے متعلق ہے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی تھی لیکن پھر خلافت ثانیہ کے انتخاب کے وقت فتنہ میں مبتلا ہو گئے اور غیر مبائعین کے لیڈروں میں سے ہو گئے۔ بہرحال ان کو لیڈری چاہئے تھی وہ ان کو وہاں مل گئی۔ ان کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے کہ انہوں نے اپنے علم کو کس طرح بڑھایا تھا اور ان کے اچھے لیکچروں اور تقریروں کا راز کیا تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’خواجہ کمال الدین صاحب کی کامیابی کی بڑی وجہ یہی تھی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کر کے ایک لیکچر تیار کرتے تھے۔ پھر قادیان آ کر کچھ حضرت خلیفہ اول سے پوچھتے اور کچھ دوسرے لوگوں سے اور اس طرح ایک لیکچر مکمل کر لیتے۔ پھر اسے لے کر ہندوستان کے مختلف شہروں کا دورہ کرتے اور خوب کامیاب ہوتے۔‘‘ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’خواجہ صاحب کہا کرتے تھے کہ اگر بارہ لیکچر آدمی کے پاس تیار ہو جائیں تو اس کی غیر معمولی شہرت ہو سکتی ہے۔‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’خواجہ صاحب نے ابھی سات لیکچر تیار کئے تھے کہ ولایت چلے گئے۔ (یہاں انگلستان آ گئے۔) لیکن وہ ان سات لیکچروں سے ہی بہت مقبول ہو چکے تھے۔‘‘ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایک لیکچر بھی اچھی طرح تیار کر لیا جائے تو چونکہ وہ خوب یاد ہوتا ہے اس لئے لوگوں پر اس کا اچھا اثر ہو سکتا ہے۔‘‘

پس پہلی چیز تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ہیں جن کو پڑھنا ضروری ہے۔ پھر اس کو سمجھنا اور آگے اس سے لے کر لیکچر تیار کرنا۔ حضرت مصلح موعود پھر تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’پہلے زمانے میں اسی طرح ہوتا تھا کہ ’’صَرف میر‘‘ کا الگ استاد ہوتا تھا۔ ’’نحو میر‘‘ کا الگ استاد ہوتا تھا۔ ’’پکی روٹی‘‘ کا الگ استاد ہوتا تھا اور ’’کچی روٹی‘‘ کا الگ استاد ہوتا تھا۔ (اب ایک زمانہ دوبارہ آ گیا ہے جہاں سائنس نے ترقی کی ہے تو پھر یہ تخصص، specialities اور specialisation کا زمانہ شروع ہو چکا ہے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’چاہئے بھی اسی طرح کہ جو لیکچرار ہوں ان کو مضامین خوب تیار کر کے دیئے جائیں اور وہ باہر جا کر وہی لیکچر دیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ سلسلے کے مقصد کے مطابق تقریریں ہوں گی اور ہمیں یہاں بیٹھے بیٹھے پتا ہو گا کہ انہوں نے کیا بولنا ہے۔ اصل لیکچر وہی ہوں گے اس کے علاوہ اگر مقامی طور پر ضرورت ہو تو تائیدی لیکچروں کے طور پر اور وہ کچھ کسی مضمون پر بھی بول سکتے ہیں۔‘‘

(الفضل مورخہ 7 نومبر 1945ء جلد 33 نمبر 261 صفحہ 3)

پس یہ رہنما اصول مبلغین کے لئے بھی ہے اور داعیین الی اللہ کے لئے بھی اور ان لوگوں کے لئے بھی جو علمی نشستوں میں جاتے ہیں۔ اگر لیکچر اس طرح تیار کیا گیا ہو تو بڑے بڑے پروفیسر اور بعض نام نہاد دین کے عالم اور بعض ایسے لوگ جو دین پر اعتراض بھی کرتے ہیں وہ بھی متأثر ہوتے ہیں۔ گزشتہ دنوں یہاں بھی شاید شعبہ تبلیغ کے تحت ایک پروگرام تھا جس میں اسرائیل سے ایک بڑے یہودی پروفیسر بھی شامل ہوئے تھے۔ وہ کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ اس میں ایک ہمارے نوجوان مربی نے بھی اچھی تیاری کر کے لیکچر دیا تھا۔ پروفیسر صاحب اس سے بڑے متأثر ہوئے تھے۔ پروفیسر صاحب نے وہاں بڑی ہوشیاری سے اسلام کے، خلافت کے حق میں بعض باتیں کیں لیکن اسلام کے خلاف بھی کہا تو ہمارے اس نوجوان نے بڑے اچھے رنگ میں اس کا جواب دیا۔ بعد میں پروفیسر صاحب مجھے ملنے یہاں بھی آئے اور کہنے لگے کہ تمہارا وہ مربی، وہ مقرر جو تھا بڑا ہوشیار ہے۔ اصل میں تو اسلام پر حملہ کرنے والے لوگ، غیر احمدی سکالروں کے سامنے بعض باتیں کر کے ان کے دلائل ردّ کر دیتے ہیں یا ان کے پاس وہ دلائل نہیں۔ لیکن جماعت کے پاس تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دیا ہوا علم کلام اتنا ہے کہ اگر اچھی طرح تیاری ہو تو کسی کا بھی منہ بند کیا جا سکتا ہے۔ ان کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ بھی ہمارے لئے ضروری ہے تا کہ ہمارا دینی علم بھی بڑھے اور اس کے ساتھ ہی ان کتب کی وجہ سے ہماری روحانیت میں بھی ترقی ہوتی ہے۔

پرانے لوگوں میں تبلیغ کا کس قدر شوق تھا اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود ایک جگہ فرماتے

ہیں کہ ’’مَیں چھوٹا تھا کہ میں نے بچپن کے چند دوستوں کے ساتھ مل کر ایک انجمن بنائی اور رسالہ ’’تشحیذ الاذہان‘‘ ہم نے جاری کیا۔ پھر فرماتے ہیں کہ ’’میرے اُس وقت کے دوستوں میں سے ایک چوہدری فتح محمد صاحب سیال بھی تھے (جو بعد میں یہاں بھی یوکے (UK) میں مبلغ رہے ہیں۔) آپ فرماتے ہیں ان کی لڑکی چوہدری عبداللہ خان صاحب کے گھر ہے۔ (چوہدری عبداللہ خان صاحب سے بیاہی ہوئی تھی۔ چوہدری عبداللہ خان صاحب، چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔) کہتے ہیں ایک دفعہ چوہدری عبداللہ خان صاحب کی بیوی مجھے کہنے لگی کہ ابّا جی کو (یعنی چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو) جب آپ نے ناظر اعلیٰ بنا دیا۔ (ایک وقت میں وہاں صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اعلیٰ بھی بنائے گئے تھے)، تو وہ گھر میں بڑا افسوس کیا کرتے تھے کہ ہم نے تو اپنے آپ کو تبلیغ کے لئے وقف کیا تھا اور انہوں نے ہمیں کرسیوں پر لا کر بٹھا دیا ہے۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں) دوسری طرف میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں وہ لوگ بھی ہیں جو مجھے لکھتے ہیں کہ واقف زندگی کی قدر ہونی چاہئے۔‘‘

(الفضل مورخہ 22 اکتوبر 1955ء جلد 44/9 نمبر 247 صفحہ 6)

پس اس میں یہ سبق بھی ہے کہ پرانے زمانے کے لوگوں کو تبلیغ کا کتنا شوق تھا اور اس کو دفتروں میں تعیناتی پر وہ ترجیح دیا کرتے تھے۔ آجکل یہاں بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں مرکز میں لگا دیا جائے۔

اس کے علاوہ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جماعتوں کو جس طرح مربیان اور مبلغین کو دیکھنا چاہئے وہ اس طرح بعض جگہ پر نہیں دیکھے جاتے۔ یعنی افراد جماعت جو ہیں اپنے مربیان اور مبلغین کا اس طرح خیال، لحاظ نہیں رکھتے جس طرح رکھنا چاہئے۔ اور اس بارے میں اب بھی بعض جگہ سے شکایتیں آتی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی مَیں کہوں گا کہ مربیان اور مبلغین پر بھی یہ ذمہ داری ہے اور یہ بات ان پر بھی یہ ذمہ داری ڈال رہی ہے کہ ان کو جماعتوں میں اپنا وقار قائم رکھنے کے لئے علمی اور روحانی لحاظ سے بلند مقام حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ کبھی کسی فرد جماعت کو ان کے متعلق کسی قسم کی غلط بات کہنے کی جرأت نہ ہو۔ بعض جگہ بعض انتظامی لوگ مربّیان کے بارے میں غلط باتیں کر جاتے ہیں۔ جہاں مربی اصلاح کرنے کی کوشش کرتا ہے وہاں اس کے خلاف باتیں کرنی شروع کر دیتے ہیں۔

پھر قبولیت دعا کا راز کیا ہے اور اس بارے میں اس کی حکمت کو بتاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ’’اس قسم کے نشان دکھانے آئے تھے اور ایسے بندے پیدا کرنا آپ کا ایک مقصد تھا جن کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ دنیا میں بڑے بڑے انقلابات پیدا کر دے۔ آپ نے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے) فرمایا ہے کہ

چُو پیش آں بروی کار یک دعا باشد

اس کا مطلب یہی ہے کہ جو ساری دنیا نہیں کر سکتی وہ ایک دعا سے ہو جاتا ہے۔ مگر اس کے یہ معنی بھی نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دعا کو ضرور قبول کر لیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صاحبزادہ مبارک احمد فوت ہوا۔ مولوی عبدالکریم صاحب فوت ہوئے۔ آپ نے دعائیں بھی کیں مگر وہ فوت ہو گئے اور یہ بھی آپ کا ایک نشان ہے کیونکہ مرزا مبارک احمد صاحب کے متعلق آپ نے قبل از وقت بتا دیا تھا اور جب کوئی بات قبل از وقت کہہ دی جاتی ہے تو وہ نشان بن جاتی ہے۔ پس نہ تو یہ ہوتا ہے کہ ہر دعا قبول ہو جاتی ہے اور نہ ہی ہر ردّ ہوتی ہے۔ ہاں جو دعا قبول کرنے کا اللہ تعالیٰ فیصلہ کرے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ اسے کوئی ردّ نہیں کر سکتا۔

پھر دعاؤں کی قبولیت کی بات کرتے ہوئے پیغامیوں کے حضرت مصلح موعود پہ ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا: انہوں نے اعتراض کیا تھا کہ کیا نشان پورے ہوئے۔ فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ کے جو فضل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ نازل ہوئے ان کا جاری رہنا ضروری ہے۔ پیغامیوں کا یہ حق تو ہے کہ کہہ دیں کہ تمہارے ذریعہ جاری نہیں ہو سکتے۔ (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بارے میں یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہتے ہیں میرے بارے میں یہ کہہ دو کہ میرے ذریعہ یہ جاری نہیں ہو سکتے) مگر یہ ضروری ہے کہ وہ میرے مقابلے پر اپنے امام یا لیڈر کو پیش کریں اور کہیں کہ اس کے ذریعہ ان فضلوں کا اظہار ہوتا ہے۔ اور اگر واقعی خدا تعالیٰ اس کے ذریعہ آئندہ کے امور کے متعلق خبریں ظاہر کرے اور اس کی دعاؤں کو غیر معمولی طور پر سنے تو ہم مان لیں گے کہ ہم گو غلطی پر تھے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت ہے۔ (ایسے اعتراض نہ کرو جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر حرف آتا ہو۔ تم ایک طرف مانتے ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا۔ چاہے مانتے ہو کہ وہ مجدد کے طور پر تھے۔ مانتے ہو کہ سچے تھے اور ان کی دعائیں بھی قبول ہوتی تھیں۔ انہوں نے پیشگوئیاں بھی کیں۔ تو پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر میری بات نہیں ماننی تو نہ مانو۔ ایک تو اپنے کسی امام کو میرے سامنے پیش کرو۔ کوئی لیڈر میرے سامنے پیش کرو اور پھر یہ ثابت کرو کہ اس کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔ اور اگر ثابت کر دیتے ہو کہ اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، تو ہمیں یہ ماننے پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا کہ ٹھیک ہے ہم غلطی پر ہیں۔ لیکن اگر تم یہ کہو کہ نشان پورے نہیں ہو رہے تو یہ تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر بھی اعتراض کر رہے ہو۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں لیکن ان کا یہ حال ہے کہ یہ لوگ تو دروازہ ہی بند کر دیتے ہیں۔‘‘

(الفضل مورخہ 12 جولائی 1940ء، 12 وفا 1319ہش جلد 28 نمبر 157 صفحہ 6)۔ کوئی بات سننا ہی نہیں چاہتے۔ کوئی عقل کی بات کرنا ہی نہیں چاہتے۔

بعض چھوٹے چھوٹے مزید واقعات ہیں۔ مثالیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے آپ نے بیان فرمائیں۔

اس میں سے ایک کُبڑی کی مثال ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک کبڑی کی مثال سنایا کرتے تھے (اس کے کمر پہ کُب نکلا ہوا تھا۔) کہ اس سے کسی نے پوچھا کہ آیا تو یہ چاہتی ہے کہ تیری کمر سیدھی ہو جائے یا باقی لوگ بھی کبڑے ہو جائیں؟ تو جیسا کہ بعض طبیعتیں ضدی ہوتی ہیں۔ (حسد بھی رکھتی ہیں) اُس نے آگے سے یہ جواب دیا کہ مدتیں گزر گئیں۔ مَیں کُبڑی ہی رہی اور لوگ میرے کُبڑے پن پہ ہنستے اور مذاق کرتے رہے۔ اب تو یہ سیدھا ہونے سے رہا۔ (کُب میرا جو ہے یہ تو ایسا ہی رہنا ہے۔ اب تو میں بوڑھی ہو گئی۔) مزا تو جب ہے کہ یہ لوگ سارے جو ہیں یہ بھی کبڑے ہوں اور مَیں بھی ان پر ہنس کے جی ٹھنڈا کروں۔‘‘ تو آپ کہتے ہیں کہ ’’اس طرح کی بعض حاسد طبیعتیں ہوتی ہیں۔ (حسد کرنے والی طبیعتیں ہوتی ہیں) انہیں اس سے غرض نہیں ہوتی کہ ان کی تکلیف دُور ہو جائے بلکہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ دوسرا تکلیف میں مبتلا ہو جائے۔‘‘ (الفضل 2 اگست 1961ء جلد 5/15 نمبر 177 صفحہ 5)

پس ایسے حاسدوں سے بچنے کی بھی ہمیں ہر ایک کو دعا کرنی چاہئے اور یہ بھی دعا کرنی چاہئے کہ ہم بھی کبھی ایسے حاسدوں میں شمار نہ ہوں جو اس قسم کی باتیں کرنے والے ہوں۔

پھر ایک اندھے کی کہاوت بیان فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنایا کرتے تھے کہ کوئی اندھا تھا جو رات کے وقت کسی دوسرے سے باتیں کر رہا تھا اور ایک شخص کی نیند خراب ہو رہی تھی۔ وہ کہنے لگا حافظ جی سو جاؤ۔ حافظ صاحب کہنے لگے ہمارا سونا کیا ہے۔ چُپ ہی ہو جانا ہے۔ مطلب یہ تھا کہ سونا آنکھیں بند کرنے اور خاموش ہو جانے کا نام ہوتا ہے۔ میری آنکھیں تو پہلے ہی بند ہیں۔ اب خاموش ہی ہو جانا ہے اور کیا ہے؟‘‘ (تو مَیں ہو جاتا ہوں۔) تو آپ فرماتے ہیں کہ ’’مومن کے لئے یہ حالات (جو تکلیف کے ہوتے ہیں یہ) تکلیف کا موجب نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ مَیں تو پہلے ہی ان حالات کا عادی ہوں۔ جیسے مومن کو دنیا مارنا چاہتی ہے تو وہ کہتا ہے مجھے مار کر کیا لوگے۔ مَیں تو پہلے ہی خدا تعالیٰ کے لئے مرا ہوا ہوں۔ (اس بات پہ تیار ہوں کہ جو اللہ تعالیٰ چاہے مَیں کروں گا۔ اس کے لئے جان بھی میری حاضر ہے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’دنیا موت سے گھبراتی ہے مگر ایک مومن کو جب دنیا مارنا چاہتی ہے تو وہ کچھ بھی نہیں گھبراتا اور کہتا ہے کہ میں تو اسی دن مر گیا تھا جس دن میں نے اسلام قبول کیا تھا۔ فرق صرف یہ تھا کہ آگے میں چلتا پھرتا مردہ تھا اور اب تم مجھے زمین کے نیچے دفن کر دو گے۔ میرے لئے کوئی زیادہ فرق نہیں ہوگا۔‘‘ (الفضل 23 مئی 1943ء جلد 31 نمبر 122 صفحہ 6)۔ تو حقیقی مومن کی یہ سوچ ہوتی ہے۔

پھر ایک مثال آپ دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنایا کرتے تھے کہ ایک عورت کسی شادی میں شامل ہوئی۔ وہ بخیل تھی۔ (کنجوس عورت تھی) لیکن اس کی بھاوج حوصلے والی تھی۔ (نند، بھابھی دونوں شادی میں شامل ہوئے۔ وہ تو کنجوس تھی لیکن بھابھی اس کی ذرا حوصلے والی تھی۔ حوصلے سے مراد ہے تحفہ دینے میں حوصلہ رکھتی تھی۔) اس عورت نے اس شادی پہ ایک روپے کا تحفہ دیا مگر اس کی بھاوج نے بیس روپیہ کا۔ جب وہ واپس آئیں تو کسی نے اس کنجوس عورت سے پوچھا کہ تم نے شادی کے موقع پر کیا خرچ کیا؟ تو اس نے کہا کہ مَیں نے اور بھاوج نے اکیس روپے دیئے۔ (اس کی مثال چندوں پہ منطبق کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ) بعض جماعتوں میں بعض افراد ہیں وہ کافی بڑھ کر چندہ دیتے ہیں۔ ان کے خاص چندوں کو جماعتوں کا اپنا طرف منسوب کر دینا ایسا ہی ہے جیسے اس بخیل عورت کا یہ کہنا کہ میں نے اور بھاوج نے اکیس روپے دیئے تھے۔‘‘ (الفضل 15 جون 1944ء جلد 32 نمبر 138 صفحہ 4)

لیکن بعض ایسے بھی امیر لوگ ہیں جو کنجوس ہوتے ہیں اور جماعتوں کے مجموعی چندے کو اپنی طرف منسوب کر لیتے ہیں۔ یہ بھی مثالیں سامنے آتی ہیں۔ اگر منسوب نہیں کرتے تو اظہار ضرور کرتے ہیں کہ ہماری جماعت نے اتنا دیا۔ جیسے ہماری جماعت میں سب سے زیادہ بڑھ کے وہی چندہ دینے والے تھے۔

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

حالانکہ اکثریت ان میں سے وہ ہوتی ہے جو غریب ہوتے ہیں جنہوں نے چندہ دیا اور امیر اس نسبت سے نہیں دے رہے ہوتے۔

ایک دفعہ کھیل میں بعض غلط باتیں ہوئیں۔ دین کا خیال نہیں رکھا گیا۔ سلسلہ کی روایات کا خیال نہیں رکھا گیا۔ اس پر تنبیہ کرتے ہوئے آپ نے ان کو فرمایا کہ ''دیکھو ہنسی اور مذاق کرنا جائز ہے۔ (منع نہیں ہے۔) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مذاق کیا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی مذاق کرتے تھے۔ ہم بھی مذاق کر لیتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ہم مذاق نہیں کرتے۔ ہم سو دفعہ مذاق کرتے ہیں لیکن اپنے بچوں سے کرتے ہیں، اپنی بیویوں سے کرتے ہیں۔ (قریبیوں سے کرتے ہیں) لیکن اس طرح نہیں کہ اس میں کسی کی تحقیر کا رنگ ہو۔ (اگر کسی کی تحقیر ہو۔ اس کی عزت نفس متاثر ہو رہی ہو تو ایسا مذاق صحیح نہیں ہے۔) اگر منہ سے ایسا کلمہ نکل جائے جس میں تحقیر کا رنگ پایا جاتا ہو تو ہم استغفار کرتے ہیں۔ (اور یہ ہر ایک کو کرنا چاہئے۔ اگر کسی سے غلطی سے کسی کا مذاق ایسے رنگ میں ہو جائے جو اس کو بہت برا لگے یا اس کی عزت نفس مجروح ہوتی ہو) اور سمجھتے ہیں کہ ہم سے غلطی ہو گئی۔ (اس لئے استغفار کرنا چاہئے۔ پس ایک کھیل کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ وہاں یہ کھیل ہو رہی تھی۔ اس لحاظ سے اس میں ایک بات ہوئی۔ فرماتے ہیں کہ میں کھیلوں کو برا نہیں مناتا۔ ہنسنا کھیلنا جائز ہے۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ جائز نہیں ہے۔) تم بیشک ہنسو اور کھیلو لیکن بازی بازی باریشِ بابا ہم بازی۔ (یعنی) کھیل کھیل ہے تو ٹھیک ہے لیکن اگر باپ کی داڑھی سے بھی کھیلا جائے تو یہ جائز نہیں۔ (یعنی کہ اپنے باپ کی بھی عزت اچھالنے لگو تو پھر یہ جائز نہیں ہے۔) خدا تعالیٰ کا مقام خدا تعالیٰ کو دو۔ فٹبال کا مقام فٹبال کو دو۔ مشاعرے کا مقام مشاعرے کو دو اور پیشگوئیوں کا مقام پیشگوئیوں کو دو۔ (بعضوں نے ایسی باتیں کیں جس میں استہزاء کے رنگ میں یا مذاق کے رنگ میں پیشگوئیوں کے حوالے دینے شروع کر دیئے۔) فرمایا اگر تمہیں کھیل اور تمسخر کا شوق ہو تو لاہور جاؤ اور مشاعروں میں جا کر شامل ہو جاؤ۔ (وہاں بعض شاعر ایک دوسرے کا تمسخر بھی اڑا لیتے ہیں۔ مشاعروں میں شامل ہو جاؤ بیشک اپنا شوق پورا کر لو۔ فضول باتیں کرنی ہیں۔ کھیلوں میں شامل ہونا ہے تو جاؤ دوسرے شہر میں جا کے شامل ہو جاؤ۔) اگر تم لاہور جا کر ایسا کرو گے (خاص طور پر قادیان کے لوگوں کو آپ نصیحت فرما رہے تھے اور اب ربوہ، قادیان جہاں بھی مرکزی طور پر جماعتی پروگرام کے تحت چاہے کھیلوں کا ہی انتظام ہو رہا ہو ان کے لئے بھی یہ نصیحت ہے کہ وہاں جا کر ایسا کرو گے) تو لوگ یہی کہیں گے کہ لاہور والوں نے ایسا کیا۔ یہ نہیں کہیں گے کہ احمدیوں نے ایسا کیا۔ لیکن یہاں اس کا دسواں حصہ بھی کرو گے تو لوگ کہیں گے کہ احمدیوں نے ایسا کیا۔ پس میں تمہیں ہنسی سے نہیں روکتا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ہنسی میں اس حد تک نہ بڑھو جس میں جماعت کی بدنامی ہو۔''

(الفضل 12 مارچ 1952ء جلد 40/6 نمبر 62 صفحہ 4)

اب صرف قادیان یا ربوہ کی بات نہیں ہے باقی جگہوں پر بھی دنیا میں ہر جگہ صرف جماعتی طور پر بھی کھیلیں ہوتی ہیں۔ جماعتی طور پر آرگنائز ہوتی ہیں۔ وہاں اگر کوئی ایسی باتیں ہوں گی تو بعض دفعہ جماعت بدنام ہوتی ہے۔ اس لئے ہر جگہ ان باتوں کی احتیاط کرنی چاہئے۔

پس ہمارے ہر عمل میں اس بات کا اظہار ہونا چاہئے چاہے وہ کھیل کود ہے یا تفریح ہے یا مشاعرے ہیں کہ ہم نے جماعت کے وقار کو مجروح نہیں ہونے دینا۔ اس کی عزت کا ہمیشہ خیال رکھنا ہے۔ اس کے وقار کا ہمیشہ خیال رکھنا ہے۔ پس یہ جو چند باتیں میں نے کہی ہیں یہ نصیحت تھیں۔ سبق آموز تھیں۔ ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

بقیہ رپورٹ دورۂ سویڈن از صفحہ نمبر 20

کو ورغلاؤں گا اور مختلف حیلوں بہانوں سے انہیں اپنے پیچھے چلاؤں گا اور شیطان نے دعویٰ کیا تھا کہ اکثریت انسانوں کی میرے پیچھے چلے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

پس یہ سب کچھ آجکل ہم دنیا میں ہوتا دیکھ رہے ہیں حتی کہ ایمان کا دعویٰ کرنے والے بھی شیطان کے پیچھے چل رہے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے وارننگ دی تھی، تنبیہ کی تھی۔ مثلاً قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ (النساء:94) جو شخص کسی مومن کو دانستہ قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہوگی۔ اب آجکل جو کچھ مسلمان دنیا میں ہو رہا ہے یہ کیا ہے؟ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کر کے شیطان کے پیچھے ہی چل رہے ہیں۔ پھر مجموعی طور پر بھی بلا جواز کسی کا قتل جو شدت پسند مختلف حملوں میں کرتے ہیں، کسی کو بھی قتل کر رہے ہوں، یہ سب شیطانی فعل ہیں اور جہنم کی طرف لے جانے والے ہیں جبکہ شیطان کے بہکاوے میں آ کر جنت میں جانے کے نام پر یہ سب کچھ کیا جاتا ہے۔ شیطان تو یہ کہتا ہے یہ کام کرو تم جنت میں جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ کام کرو گے تو جنت میں نہیں جاؤ گے، جہنم میں جاؤ گے کیونکہ تم شیطان کے پیچھے چل رہے ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

پس اللہ تعالیٰ مومنوں کو فرماتا ہے کہ اپنے اوپر ہر وقت نظر رکھو اور دیکھتے رہو کہ تم کہیں شیطان کے قدموں پر تو نہیں چل رہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کا انکار کر کے شیطان کے قدموں پر چل رہے ہو یا بڑے بڑے گناہ کر کے شیطان کے قدموں پر چل رہے ہو۔ ضروری نہیں کہ صرف شدت پسند اور قاتل ہی شیطان کے قدموں پر چلنے والے ہیں جس کی مثال میں نے دی ہے بلکہ انسان جب اللہ تعالیٰ کے بظاہر کسی چھوٹے سے چھوٹے حکم سے بھی دور جاتا ہے تو شیطان کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے پس بہت زیادہ محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔ حقیقی مومن بننے کے لئے بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ شیطان جب حملے کرتا ہے اور جب انسانوں کو ورغلاتا ہے تو اس کا طریق ایسا نہیں ہے کہ انسان آسانی سے سمجھ جائے۔ یا شیطان جب انسانوں کو ورغلاتا ہے، برائیوں کی ترغیب دیتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حکموں کی نافرمانی کی طرف لے جاتا ہے تو کھل کر یہ نہیں کہتا کہ یہ کرو، نافرمانی کرو، اللہ تعالیٰ سے دور جاؤ، یہ یہ برائیاں کرو۔ بلکہ نیکی کی آڑ میں برائیوں کی طرف لے جاتا ہے۔ شیطان نے آدم کو بھی جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے دور ہٹایا تھا تو نیکی کے حوالے سے ہی ہٹایا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے یہ اس بات پر بھی روشنی ڈال رہی ہے کہ برائیاں کس طرح پھیلتی ہیں اور کس طرح برائی ایک سے دوسری جگہ پھیلتے پھیلتے ایک وسیع علاقے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ شیطان کے قدموں پر جب انسان چلتا ہے، ایک قدم کے بعد دوسرے قدم پر جب انسان اپنے قدم جماتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ برائیوں کو پھیلا رہا ہے۔ ابتدا میں ایک برائی بظاہر بہت چھوٹی سی لگتی ہے یا انسان سمجھتا ہے کہ اس برائی نے اسے یا معاشرے کو کیا نقصان پہنچانا ہے۔ لیکن جب یہ وسیع علاقے میں پھیل جاتی ہے یا بڑی تعداد میں لوگ اسے کرنے لگ جاتے ہیں یا اس برائی سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں یا معاشرے کے ڈر سے اس کو برائی کہنے سے ڈرتے ہیں یا احساس کمتری میں آ کر کہ شاید اس کے خلاف اظہار ہمیں معاشرے کی نظر میں گرا نہ دے، وہ خاموش ہو جاتے ہیں یا عمل نہیں کرتے۔ اس معاشرے کی بہت ساری باتیں ہیں جو معاشرے میں آزادی کے نام پر ہوتی ہیں اور حکومتیں بھی اس کو تسلیم کر لیتی ہیں لیکن وہ برائیاں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

مثلاً اس معاشرے میں ان لوگوں کی نظر میں بظاہر یہ ایک چھوٹی سی برائی ہے کہ پردہ سے عورت کے حقوق غصب ہوتے ہیں۔ اس معاشرے میں اس پردہ کے خلاف بہت کچھ کہا جاتا ہے اور ان کی نظر میں یہ کوئی برائی نہیں۔ اس لئے اس بارے میں یہ کہتے ہیں کہ شریعت کے حکم کی ضرورت نہیں تھی۔ بعض لڑکیاں احساس کمتری کا شکار ہو کر کہ لوگ کیا کہیں گے یا ان کے دوست اسے پسند نہیں کرتے یا سکول یا کالج میں سٹوڈنٹ یا ٹیچر بعض دفعہ پردہ کا مذاق اڑا دیتے ہیں تو پردہ کرنے میں ڈھیلی ہو جاتی ہیں۔ شیطان کہتا ہے یہ تو معمولی سی چیز ہے۔ تم کون سا اس حکم کو چھوڑ کر اپنے تقدس کو ختم کر رہی ہو۔ معاشرے کی باتوں سے بچنے کے لئے اپنے دوپٹے، سکارف، نقاب اتار دو۔ کچھ نہیں ہوگا۔ باقی کام تو تم اسلام کی تعلیم کے مطابق کر رہی ہو۔ لیکن اس وقت پردہ اتارنے والی لڑکی اور عورت کو یہ خیال نہیں رہتا کہ یہ تو ایسا حکم ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ عورت کی حیا اس کا حیادار لباس ہے۔ عورت کا تقدس اس کے مردوں سے بلا وجہ کے میل ملاقات سے بچنے میں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

اس معاشرہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی، احمدی لڑکیاں بھی ہیں جو اُن کے پردہ پر مردوں کی طرف سے اعتراض پر انہیں منہ توڑ کر جواب دیتی ہیں کہ ہمارا فعل ہے۔ ہم جو پسند کرتی ہیں ہم کر رہی ہیں۔ تم ہمیں پردے اتارنے پر مجبور کر کے ہماری آزادی کیوں چھین رہے ہو؟ ہمیں بھی حق ہے کہ اپنے لباس کو اپنے مطابق پہنیں اور اختیار کریں۔ لیکن بعض ایسی بھی ہیں جو باوجود احمدی ہونے کے یہ کہتی ہیں کہ اس معاشرے میں پردہ کرنا اور سکارف لینا بہت مشکل ہے، ہمیں شرم آتی ہے۔ ماں باپ کو بھی بچپن سے لڑکیوں میں یہ باتیں پیدا کرنی چاہئیں کہ شرم تمہیں اسلامی تعلیم پر عمل نہ کر کے آنی چاہئے نہ کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو مان کر۔ اس طرح لڑکوں میں بھی آزاد معاشرے کی وجہ سے بعض برائیاں ہیں جو خاموشی سے داخل ہوتی ہیں اور پھر جب ایک برائی میں ایسے لڑکے ملوّث ہو جاتے ہیں تو دوسری برائیاں بھی ان میں آنی شروع ہو جاتی ہیں، اس میں بھی ملوّث ہو جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

پس شیطان سے بچنے کے لئے تو گھروں میں ہی ایسے مورچے بنانے کی ضرورت ہے کہ اس کے ہر حملے سے نہ صرف بچا جائے بلکہ اس کے حملے کا اسے جواب بھی دیا جائے۔ شیطان کے پیار کو پیار سمجھ کر اسے زندگی میں داخل نہ کریں بلکہ ہر وقت استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ شیطان سے بچنے کی سب سے بڑی پناہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ پس اس بگڑے ہوئے زمانے میں استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ استغفار ہی وہ ذریعہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں انسان آ سکتا ہے۔ کوئی انسان بھی جانتے بوجھتے ہوئے کسی برائی کی طرف نہیں جاتا۔ یہ فطرت کے خلاف ہے کہ ایک بات کا پتا ہو کہ اس سے نقصان ہونا ہے تو پھر بھی انسان اس چیز کو کرنے کی کوشش کرے۔ ایک حقیقی مومن کو تو اللہ تعالیٰ نے ویسے بھی کھول کر برائی اور اچھائی کے متعلق بتا دیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

پس برائیوں اور اچھائیوں کی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق تلاش کر کے ان سے بچنے اور کرنے کی کوشش انسان کو کرنی چاہئے۔ شیطان کو علم ہے کہ جب تک انسان خدا تعالیٰ کی پناہ میں ہے، اس کے حصار میں ہے، اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس لئے شیطان انسان کو اس پناہ سے نکال کر، اس قلعے سے نکال کر جس میں انسان محفوظ ہے پھر اپنے پیچھے چلاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ سے نکالنے کے لئے پہلے شیطان نیکیوں کا لالچ دے کر ہی انسان کو نکالتا ہے یا نیکیوں کا لالچ دے کر ہی ایک مومن کو اللہ تعالیٰ کی پناہ سے نکالا جا سکتا ہے۔ بعض دفعہ نیکی کے نام پر، انسانی ہمدردی کے نام پر، دوسرے کی مدد کے نام پر، مرد اور عورت کی آپس میں واقفیت پیدا ہوتی ہے جو بعض دفعہ پھر برے نتائج کی حامل بن جاتی ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی عورتوں کے گھروں میں جانے سے بھی منع فرمایا کرتے تھے جن کے خاوند گھر پر نہ ہوں اور اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑ رہا ہے۔ اسی حکم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اصولی حکم ارشاد فرما دیا کہ نامحرم کبھی آپس میں آزادانہ جمع نہ ہوں کیونکہ اس سے شیطان کو اپنا کام کرنے کا موقع مل

سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

پس اس معاشرے میں احمدیوں کو خاص طور پر محتاط رہنے کی ضرورت ہے جہاں آزادی کے نام پر لڑکی لڑکے کا آزادانہ ملنا اور علیحدگی میں ملنا کوئی عار نہیں سمجھا جاتا۔ پھر صرف نادان لڑکے لڑکیوں کی وجہ سے برائیاں نہیں پیدا ہو رہی ہوتیں بلکہ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ شادی شدہ لوگوں میں بھی آزادی اور دوستی کے نام پر گھروں میں آنا جانا، بلا روک ٹوک آنا جانا مسائل پیدا کرتا ہے اور گھر اجڑتے ہیں۔ اس لئے ہمیں جن پر اللہ تعالیٰ نے یہ احسان فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ماننے کی توفیق دی ہے، اسلام کے ہر حکم کی حکمت ہمیں سمجھائی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر بغیر کسی قسم کے سوال اور تردّد کے عمل کرنا چاہئے۔ برائیوں میں سے آجکل ٹی وی، انٹرنیٹ وغیرہ کی بعض برائیاں بھی ہیں۔ اکثر گھروں کے جائزے لے لیں۔ بڑے سے لے کر چھوٹے تک صبح فجر کی نماز اس لئے وقت پر نہیں پڑھتے کہ رات دیر تک یا تو ٹی وی دیکھتے رہے یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہے، اپنے پروگرام دیکھتے رہے، نتیجۃً صبح آنکھ نہیں کھلی۔ بلکہ ایسے لوگوں کی توجہ بھی نہیں ہوتی کہ صبح نماز کے لئے اٹھنا ہے۔ اور یہ دونوں چیزیں اور اس قسم کی فضولیات ایسی ہیں کہ صرف ایک آدھ دفعہ آپ کی نمازیں ضائع نہیں کرتیں بلکہ جن کو عادت پڑ جائے ان کا روزانہ کا یہ معمول ہے کہ رات دیر تک یہ پروگرام دیکھتے رہیں گے یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہیں گے اور صبح نماز کے لئے اٹھنا ان کے لئے مشکل ہوگا بلکہ اٹھیں گے ہی نہیں۔ بلکہ بعض ایسے بھی ہیں جو نماز کو کوئی اہمیت ہی نہیں دیتے۔ نماز جو ایک بنیادی چیز ہے جس کی ادائیگی ہر حالت میں ضروری ہے حتی کہ جنگ اور تکلیف اور بیماری کی حالت میں بھی۔ چاہے انسان بیٹھ کے نماز پڑھے، لیٹ کر پڑھے یا جنگ کی صورت میں یا سفر کی صورت میں قصر کر کے پڑھے لیکن بہرحال پڑھنی ہے۔ اور عام حالات میں تو مردوں کو باجماعت اور عورتوں کو بھی وقت پر پڑھنے کا حکم ہے۔ لیکن شیطان صرف ایک دنیاوی پروگرام کے لالچ میں نماز سے دُور لے جاتا ہے اور اس کے علاوہ انٹرنیٹ بھی ایک ایسی چیز ہے جس میں مختلف قسم کے جو پروگرام ہیں، پھر ایپلی کیشنز (Applications) ہیں، فون وغیرہ کے ذریعہ سے یا آئی پیڈ (IPad) کے ذریعہ سے، ان میں مبتلا کرتا چلا جاتا ہے۔ اس پر پہلے اچھے پروگرام دیکھے جاتے ہیں۔ کس طرح اس کی attraction ہے۔ پہلے اچھے پروگرام دیکھے جاتے ہیں پھر ہر قسم کے گندے اور مخرّب الاخلاق پروگرام اس سے دیکھے جاتے ہیں۔ کئی گھروں میں اس لئے بے چینی ہے کہ بیوی کے حق بھی ادا نہیں ہو رہے اور بچوں کے حق بھی ادا نہیں ہو رہے اس لئے کہ مرد رات کے وقت ٹی وی اور انٹرنیٹ پر بیہودہ پروگرام دیکھنے میں مصروف رہتے ہیں اور پھر ایسے گھروں کے بچے بھی اسی رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں اور وہ بھی وہی کچھ دیکھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

پس ایک احمدی گھرانے کو ان تمام بیماریوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مومنین کو شیطان کے حملوں سے بچانے کی کس قدر فکر ہوتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح اپنے صحابہ کو شیطان سے بچنے کی دعائیں سکھاتے تھے اور کیسی جامع دعائیں سکھاتے تھے، اس کا ایک صحابی نے یوں بیان فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ دعا سکھلائی کہ اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت پیدا کر دے۔ ہماری اصلاح کر دے اور ہمیں سلامتی کی راہوں پر چلا۔ اور ہمیں اندھیروں سے نجات دے کر نور کی طرف لے جا۔ اور ہمیں ظاہر اور باطن فواحش سے بچا۔ اور ہمارے لئے ہمارے کانوں میں، ہماری آنکھوں میں، ہماری بیویوں میں اور ہماری اولادوں میں برکت رکھ دے اور ہم پر رجوع برحمت ہو۔ یقیناً تُو ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والا اور ان کا ذکر خیر کرنے والا اور ان کو قبول کرنے والا بنا اور اے اللہ ہم پر نعمتیں مکمل فرما۔ پس یہ دعا ہے جو دنیاوی غلط تفریح سے بھی روکنے کے لئے ہے۔ دوسری ہر قسم کی فضولیات سے روکنے کے لئے ہے۔ شیطان کے حملوں سے روکنے کے لئے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

پس اللہ تعالیٰ نے جو فضل کیا ہے اسے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ہر ذی شعور، عقل والے احمدی کو، نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے فضل فرماتے ہوئے یہ احسان کیا ہے کہ انہیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی یا احمدی گھرانے میں پیدا کیا۔ مسیح موعود کو ماننے کی توفیق دی جس کے آنے کی خوشخبری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی جس نے اس زمانے میں شیطان کو شکست دینی ہے۔ اس لئے اس نے کسی اپنے سے بڑے یا نام نہاد بزرگ یا عہدیدار کے رویّے کی وجہ سے اپنے آپ کو دین سے دُور نہیں لے جانا بلکہ شیطان کو شکست دینے میں مسیح موعود کا مددگار بننا ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں سمیع اور علیم ہوں، سننے والا ہوں اور علم رکھنے والا ہوں۔ جانتا ہوں کہ تم میں شیطان کے حملوں کا کتنا خوف ہے۔ جانتا ہوں کہ تم اس سے بچنے کے لئے کوشش اور دعا کر رہے ہو۔ اس لئے مَیں تمہاری دعاؤں کو سنوں گا۔ تم دعا کرو۔ ایسے ماحول سے بھی محفوظ رہو جو بعض دفعہ ایسے خیالات پیدا کر دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو اس ماحول سے بھی بچاؤ جس سے انسان شیطان کی باتوں میں آ جاتا ہے اور دعا کرو کہ تم شیطان کے حملوں سے ہمیشہ محفوظ رہو۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم شیطان کے قدموں پر چلنے سے بچنے والے ہوں۔ خدا تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے اس کے حکموں پر چلنے والے ہوں۔ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں اور اس بات پر شکر ادا کرنے والے ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے اس فرستادے کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جس نے شیطان کو شکست دینی ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے ہوئے عہد بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے شیطان کے ہر حملے کو ناکام و نامراد کرنے والوں میں شامل ہوجائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

....

خطبہ جمعہ کا مکمل متن 10 جون 2016ء کے شمارہ میں شائع ہوچکا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطبہ جمعہ کا سویڈن زبان میں یہاں مقامی طور پر براہ راست ترجمہ کیا گیا۔

یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

....

سویڈش نیشنل ٹیلیویژن STV کی نمائندہ کو حضور انور ایدہ اللہ کا انٹرویو

اس کے بعد سویڈش نیشنل ٹیلیویژن Sveriges Television Vast جو کہ سویڈن کے مغربی حصہ کو cover کرتا ہے اس کی جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

☆ **موصوفہ جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ آپ جمعہ کے بعد کیا کریں گے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں جہاں بھی جاتا ہوں وہاں ہماری جماعت کے افراد ہوتے ہیں اور میں اپنی جماعت کے لوگوں سے ملتا ہوں۔ پس اس کے بعد میں شام کو فیملیز کے ساتھ ملاقاتیں کروں گا۔ اس کے علاوہ بعض آفیشل پروگرام بھی ہیں۔

☆ **بعد ازاں موصوفہ نے پوچھا کہ آپ کا اس شہر گوتھن برگ کے بارہ میں کیا خیال ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری سویڈن جماعت کی ایک بڑی تعداد یہاں گوتھن برگ میں رہتی ہے تو یہی وجہ ہے کہ میں گوتھن برگ آیا ہوں۔

☆ **اس کے بعد موصوفہ نے کہا کہ ہمیں جن مسائل کا سامنا ہے اس میں ایک 'انتہا پسندی' بھی ہے۔ آپ اس کے بارہ میں کیا کہیں گے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام کو انتہا پسندی کے ساتھ جوڑا جارہا ہے ورنہ اسلام کے اندر انتہا پسندی کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ جہاں تک مذہب کی بات ہے تو قرآن نے بڑی وضاحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ مذہب آپ کے دل کا معاملہ ہے۔ اس میں کوئی مجبوری نہیں۔ جہاں تک ہتکِ رسول اور ہتکِ قرآن وغیرہ کی بات ہے تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس حوالہ سے کوئی قانون نہیں بنا تھا۔ اسی طرح جہاں تک ارتداد کا تعلق ہے تو قرآن کریم نے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ مذہب اختیار کرنے میں ہر انسان آزاد ہے۔ چاہے وہ اسلام کو چھوڑ دے یا اسلام کو قبول کرے یہ اس کی اپنی مرضی ہے۔ پس آج کل انتہاء پسند جو کچھ بھی کر رہے ہیں ان کا اسلامی تعلیمات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایک معصوم کو مارنا اسلام کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ جو لوگ ایسے کام کر رہے ہیں انہیں اس بات کی لالچ دی جاتی ہے کہ ایسے لوگ جنت میں جائیں گے۔ لیکن اسلام تو کہتا ہے کہ اگر تم ایک معصوم کا قتل کرو گے تو تم جنت میں نہیں بلکہ جہنم میں جاؤ گے۔

☆ **موصوفہ نے سوال کیا کہ آپ کے نزدیک اس کی وجہ کیا ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کی وجہ مذہب نہیں ہے۔ اس کی وجہ ان کے ذاتی مفادات ہیں۔ مشرقِ وسطیٰ میں لوگوں کے اپنی حکومتوں کے ساتھ مسائل ہیں جس کے ردِعمل میں باغی گروپ بنتے ہیں اور ان باغیوں میں سے ہی انتہا پسند گروپ بن جاتے ہیں۔ پھر یہ لوگ سیاسی مفادات کے لئے مذہب کا استعمال کرتے ہیں۔

☆ **موصوفہ نے کہا کہ آپ اپنے سویڈن دورہ کو خلاصۃً کس طرح بیان کریں گے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں تو یہی کہوں گا کہ مجھے سویڈن میں بہت مزہ آیا۔ ہم نے مالمو میں اپنی سویڈن کی دوسری مسجد کا افتتاح کیا۔ پھر سٹاک ہوم گیا تھا جہاں بعض پڑھے لکھے اور سیاستدانوں سے ملاقاتیں ہوئیں۔ اور اب یہاں گوتھن برگ آیا ہوں۔ یہاں سویڈن میں میں نے قدرتی مناظر وغیرہ کی سیر تو نہیں کی لیکن اپنے قیام کے دوران بہت سے لوگوں سے ملاقاتیں ہوئیں جو بہت اچھی رہیں۔

انٹرویو کے آخر میں موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا۔

انٹرویو کے بعد تین بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

....

لجنہ اماء اللہ سویڈن کی نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ ہال میں تشریف لائے اور نیشنل مجلس عاملہ لجنہ سویڈن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور کے دریافت فرمانے پر جنرل سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ ہماری نو (9) مجالس ہیں اور تمام مجالس رپورٹ بھجواتی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اچھا۔ بڑی Efficient ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا ان مجالس کو ان کی رپورٹس کا جواب دیا جاتا ہے؟ اس پر جنرل سیکرٹری صاحبہ نے عرض کیا کہ نیشنل سیکرٹریان، صدر صاحبہ لجنہ سے ڈسکس کر کے جواب دیتی ہیں۔

اس پر **حضور انور نے فرمایا کہ** صدر صاحبہ اپنی مجالس سے خود بھی براہ راست رابطہ رکھا کریں۔

اس کے بعد حضور انور نے سیکرٹری تربیت سے دریافت فرمایا کہ تربیت کا کیا پروگرام بنایا ہے، نومبر سے

اب تک چھ ماہ گزر چکے ہیں۔ آپ نے کیا حاصل کیا ہے؟

اس پر سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ سہ ماہی کے تقابلی جائزہ میں ترقی ہوئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ کی کتنی تعداد ہے، کیا آپ نے جائزہ لیا ہے کہ کتنی لجنہ نماز پڑھتی ہیں، قرآن شریف کی تلاوت کرتی ہیں اور خطبہ سنتی ہیں۔

سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ خطبہ میں تربیتی امور کی نشاندہی کر کے ان کو تربیتی کمیٹی کے اجلاس میں ڈسکس کرتے ہیں کہ ان پر کس طرح عملدرآمد کروایا جائے۔ سیکرٹریان تربیت ہر ماہ اپنے مسائل بتاتی ہیں اور ان کا حل نکالا جاتا ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹریان تربیت نے بتایا کہ پندرہ سے پچیس سال عمر کی 66 لجنہ ہیں اور پچیس سال سے اوپر لجنہ کی تعداد 277 ہے۔

اس پر **حضور انور نے فرمایا** کہ سیکرٹری تجنید کا کام ہے کہ Categories بنائے۔ 15 سے 25 سال، 25 سے 30 سال اور 40 سال سے اوپر کتنی ہیں۔ پھر چالیس سال سے اوپر ایسی کتنی ہیں جو پڑھی لکھی ہیں۔ چالیس سال سے اوپر کم ہیں جو یہاں کے حساب سے پڑھی ہوئی ہیں۔

خطبہ کے حوالہ سے سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ لجنہ اپنے موبائل پر سنتی ہیں اور پھر بعد میں واپس بتاتی ہیں کہ ہم نے سن لیا ہے۔

اس پر **حضور انور نے فرمایا** کہ الفضل میں خطبہ کے سوال و جواب آتے ہیں۔ آپ بھی اس طرح کے بنائیں یا وہاں سے لے کر سویڈش زبان میں ترجمہ کر کے سرکولیٹ کریں۔ فلاں حدیث کس بارے میں تھی اس کا جواب یہ ہے، وہ پڑھ لیں تا کہ یاد کریں، پوچھا کریں کہ سن لیا ہے یا نہیں۔

حضور انور نے سیکرٹری تربیت سے دریافت فرمایا کہ آپ کو یقین ہے کہ خطبہ سننے کی صحیح رپورٹ دیتی ہیں۔ اس پر سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ ہم انہیں پورا ایک ہفتہ دیتے ہیں جب سن لیں تو بتا دیں۔ بعض ممبرات اتوار کی شام جواب دیتی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ تربیت کے لئے آپ نے کونسی کتاب یا کیا حصہ نکال کر دیا ہوا ہے؟ اس پر سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ کتاب ''اوڑھنی والیوں کے لئے پھول'' اور ''رسومات کے خلاف جہاد'' حضرت چھوٹی آپا جان کی کتاب دی ہوئی ہے۔

حضور انور نے عاملہ ممبرات سے پوچھا کہ ہاتھ کھڑا کر کے بتائیں کہ کتنی عاملہ ممبرات خطبہ سنتی ہیں۔ اس پر تمام عاملہ ممبرات نے ہاتھ کھڑے کئے۔

☆ سیکرٹری ناصرات نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ ناصرات کی تجنید 51 ہے۔

حضور انور نے فرمایا تربیت کا سلیبس ہے؟ فرمایا: آپ لجنہ کو ماٹو دیں: ''الحیاء من الایمان'' اور ناصرات کو بھی یہی ماٹو دیں۔

MOT

CLASS IV: £48

CLASS VII: £56

Servicing, Tyres & Exhausts.

Mechanical Repairs

All Makes & Models

Rutlish Auto Care Centre

Rutlish Road

Wimbledon - London

Tel: 020 8542 3269

سیکرٹری ناصرات نے عرض کیا کہ سویڈن میں ناصرات کی چندہ دہندگان کی تعداد بہت کم ہے۔ اجلاسوں میں تو آتی ہیں مگر چندہ نہیں دیتیں۔

اس پر **حضور انور نے فرمایا:** توجہ دلائیں، رابطے کریں ماؤں کو توجہ دلائیں۔ اگر ماں کا تعلق ہوگا تو ناصرات کا ہوگا۔ یہ تو نہیں ہوسکتا کہ 91 فیصد خطبہ سنتی ہیں اور تعلق نہیں ہے۔ یہ باقی نو فیصد میں سے نہیں ہوسکتیں۔ اس کے لئے پروگرام بنائیں۔ مہینے میں ایک دو دفعہ پروگرام بنائیں۔

حضور انور نے فرمایا: ناصرات کے تمام معاملات، ناصرات کی سیکرٹری کا کام ہے۔ ناصرات کی عاملہ بنائیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری ناصرات نے بتایا کہ بچوں کا برگر 35 کرونر کا آتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر 35 کرونر کا آتا ہے تو مہینے میں تیسرا حصہ برگر بھی نہیں دے سکتیں؟ آپ ناصرات سے براہ راست رابطہ رکھیں۔ یہ ساری ذمہ داری آپ کی ہے۔

☆ تربیت کے حوالہ سے سیکرٹری ناصرات نے بتایا کہ نیا سلیبس بنا رہے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کا سال اکتوبر میں شروع نہیں ہوتا؟ اس پر بتایا گیا کہ سال اجتماع کے بعد مئی سے شروع ہوتا ہے۔

اس پر **حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا** کہ ساری دنیا میں ایک ہی اصول چلے گا۔ اکتوبر سے لے کر ستمبر تک اور اجتماع جب مرضی کریں۔ اگر نئی صدر بھی ہو تو اکتوبر سے کام کرے گی۔ اس طرح بے قاعدگیاں پیدا ہوتی ہیں۔ دستور اساسی کو Follow کریں۔ لجنہ کا عاملہ کا اور مالی سال اکتوبر سے ستمبر تک ہے۔ ستمبر اکتوبر میں ایک مرکزی جگہ پر اپنا پروگرام رکھ لیا کریں اور صدر کا انتخاب کروالیا کریں۔ جس سال نہیں ہونا، اس سال ضرورت نہیں۔ دو سال بعد اپنی شوریٰ کے اجلاس میں صدر کا انتخاب کروالیا کریں۔ اس کا اجتماع سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اجتماع جب مرضی کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ناصرات کو بھی لباس کے حوالہ سے ڈریس کوڈ دیں۔ دس سال سے گیارہ سال کی بچیوں کی توجہ حیا کی طرف کروائیں۔ اگر گیارہ سال کی عمر سے اس طرف توجہ کریں گی تو خیال پیدا ہوگا۔ سکارف اوڑھو یا لمبی قمیص پہنو۔ تیرہ سال کی عمر میں بعض لڑکیوں کو سکارف کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ پہلے حیا پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اس کے لئے بچیوں کو قرآن کریم کی مختلف آیات، احادیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات اور خلفاء کے ارشادات لے کر بھیجتی رہا کریں۔ خود ہی اثر ہوتا رہے گا۔ بڑے ہو کر تربیت کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو اثر نہیں ہوتا۔ اصل چیز حیا ہے وہ پیدا کریں، باقی سب آپ ہی ٹھیک ہو جائیں گی۔

☆ سیکرٹری ناصرات نے بتایا کہ ہمارا ایک ماہانہ رپورٹ فارم ہوتا ہے اور ایک رپورٹ فارم سہ ماہی ہے۔ ہر تین ماہ بعد جائزہ ہوتا ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنی ناصرات خطبہ سنتی ہیں؟ اس پر سیکرٹری ناصرات نے بتایا کہ پچاس فیصد ناصرات خطبہ سنتی ہیں۔ اس پر **حضور انور نے ہدایت دی کہ** ناصرات کا خاص طور پر خلافت سے تعلق پیدا کروائیں۔ اس کے لئے مختلف پروگرام بنائیں۔

☆ سیکرٹری صحت جسمانی نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ لجنہ ورزش کرتی ہیں مگر کتنی تعداد میں! یہ علم نہیں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پتہ کروالیں۔

☆ سیکرٹری مال سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنی کمانے والیاں ہیں؟ کتنے فیصد چندہ دیتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا چندہ دہندگان کی تعداد بڑھانی ہے تو پروگرام بنائیں۔ ذاتی تعلق پیدا کریں اور ان کو بتادیں کہ چندہ ٹیکس نہیں ہے۔ یہ خدا کی رضا کے حصول کا ذریعہ ہے۔

سیکرٹری تبلیغ سے حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ کیا تبلیغ کر رہی ہیں؟ کیا one to one تبلیغ کرتی ہیں؟ گزشتہ چھ ماہ میں کوئی بیعت ہوئی ہے؟

اس پر سیکرٹری تبلیغ نے بتایا: ہم تربیتی ورکشاپس اور کلاسز کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ لجنہ کے ریسرچ پینل بنائے ہوئے ہیں۔ ہر مجلس میں ہماری پانچ داعیات الی اللہ ہیں جو ہر ماہ تبلیغ کر رہی ہیں۔ مختلف مذاہب کے لوگوں کے سیمینارز میں شرکت کرتی ہیں اور ان communities کے ساتھ ان کا رابطہ ہے۔

سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ لولیو شہر میں ایک بیعت ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ دو اور بیعتیں ہیں مگر ان کی منظوری ابھی تک نہیں آئی۔ اس سال ہم نے یہ ٹارگٹ رکھا ہے کہ ہر مجلس کم از کم ایک بیعت کروائے۔ یہ پہلے نہیں تھا۔ ہم سکول اور یونیورسٹیز میں جا کر سیمینارز کا بھی پروگرام بنا رہے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ٹھیک ہے کریں۔ اور اگر یہاں یونیورسٹی جانے والی لجنات کافی ہیں تو انہیں آرگنائز کر کے سیمینار کیوں نہیں کرواتیں؟ ضروری نہیں کہ صرف انٹرفیتھ ہی ہو۔ کوئی بھی سیمینار ہو جائے تو ٹھیک ہے۔

صدر صاحبہ نے حضور انور سے اجازت چاہی کہ کیا ہم یہاں احمدی لڑکیوں کی ایک association بنا سکتی ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر 30 سے 40 ہیں تو پھر بنائیں۔

اس کے بعد سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ آجکل twitter وغیرہ کے ذریعہ تبلیغ کا بہت trend ہوگیا ہے۔ حضور سے راہنمائی لینی تھی کہ لجنہ anonymous accounts بناتی ہیں۔ اور لوگوں کو جواب دیتی ہیں۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اگر آرگنائز طریق سے دے رہی ہیں تو دیتی رہیں۔ لیکن ٹویٹر یا whatsapp پر اپنی تصویر لگانے کی اجازت نہیں ہے۔ آپ پانچ چھ لڑکیوں کی ٹیم بنالیں اور وہی جواب دیں۔ آپ کے twitter اکاؤنٹ کی access ہر ایک کے پاس نہ ہو۔ جب باقیوں کی تسلی ہو تو اور بڑھائی جاسکتی ہیں۔ اگر دوسری لجنہ کو کہیں پتہ لگے تو وہ اپنے جواب اس ٹیم کو بھیج دیا کریں۔ ہر ایک صحیح طرح جواب دے بھی نہیں سکتی۔ بے تکے قسم کے جواب مشکل میں ڈالتے ہیں۔ بعض دفعہ آپ لوگوں کو پتہ نہیں لگے گا اور مربی صاحب سے پوچھ کر جواب دینے ہوں گے۔

سیکرٹری تبلیغ نے مزید راہنمائی لینے کے لئے سوال کیا کہ Ja Seus Hijabi جو لجنہ کینیڈا نے شروع کیا تھا اور یہ کامیاب رہا، یہ ہم سوچ رہے ہیں کہ سویڈن میں شروع کریں۔ یکم فروری کو world hijab day منایا جائے گا۔ مسجد کے بجائے سنٹر میں رکھ لیں؟

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ضرور منائیں۔ اپنی دوستوں کو بلائیں۔ ہر ایک کی کوئی نہ کوئی دوست ہوتی ہے۔ پریس کو بھی بلالیں۔ مسجد سے ڈرتے ہیں لوگ؟ اگر مسجد نہیں تو سنٹر میں رکھ لیں۔

حضور انور نے فرمایا: ذاتی تعلقات ہونے چاہئیں۔ 18 سال سے اوپر والوں سے تعلقات ہونے چاہئیں۔ لڑکیوں سے دوستیاں ہوتی ہیں ان کو بلائیں۔

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری اشاعت سے فرمایا کہ:** جو چیزیں لجنہ کے لئے ضروری ہیں ان کا ترجمہ کروائیں۔ تربیت کے لئے خلفاء کے تربیتی اقتباسات اکٹھے کر کے ان کا سویڈش میں ترجمہ کر کے شائع کریں۔

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری نومبائعات سے فرمایا:** نومبائعات سے ذاتی رابطہ رکھیں۔ تربیت کے لئے چھوٹی موٹی چیزیں دے کر ان سے بات چیت کیا کریں۔ ان کے ساتھ میٹنگ رکھا کریں۔ ان سے باتیں کریں۔ کل ایک عورت آئی تھی اس نے کہا کہ مجھے یہاں کوئی recieve نہیں کرتا۔ اس پر سیکرٹری نے بتایا کہ وہ بہن کسی کو اپنا رابطہ نہیں دیتیں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ اس کا جس سے بھی رابطہ ہے اس کے ذریعہ سے پیغام بھیج دیا کریں۔ سب سے ذاتی تعلق پیدا کریں۔

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری خدمت خلق کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا** کہ اولڈ ہومز (old homes) میں جایا کریں۔ وہاں جا کر بوڑھی عورتوں کی خدمت کریں تا کہ رابطے اور تعلق بڑھیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری صنعت و دستکاری نے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ وہ مینا بازار لگاتی ہیں اور 89000 کرونر کی آمد ہوئی ہے۔

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری تجنید کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:** آپ کے پاس تمام کوائف ہونے چاہئیں۔

سیکرٹری نے بتایا کہ ان کے پاس کوائف تو ہیں مگر جب لوگ گھر یا شہر بدلتے ہیں تو ان سے رابطہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

اس پر **حضور انور نے فرمایا:** بتایا تو یہ گیا ہے کہ سب مجالس اپنی رپورٹس باقاعدہ بھجواتی ہیں۔ اگر ایک عورت گھر بدلتی ہے اور ایک دوسرے شہر میں چلی جاتی ہے اگر اس بات کا رپورٹ میں ذکر نہیں تو ایسی رپورٹ کا کیا فائدہ؟ تو ہر مجلس کی طرف سے آپ کو اطلاع ملنی چاہئے۔ یہ تو آپ کے سسٹم کی کمزوری ہے۔ جہاں سسٹم ٹھیک ہے وہاں لوکل صدر فوری طور پر مرکز کو اطلاع کر دیتی ہے کہ ہماری فلاں ممبر اس جگہ سے کسی دوسری جگہ چلی گئی ہے۔ اگر لوکل صدر active ہیں تو اس میں کوئی مشکل نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ آپ کے ذاتی رابطے اور grass root level پر رابطے نہیں ہیں۔ ان کو active کرنے کی ضرورت ہے۔ صدر صاحبہ ان رابطوں کو ایکٹو کریں۔

اس پر صدر صاحبہ نے بتایا کہ اس مسئلہ کا حل نکالنے کے لئے ہم نے تین نئی مجالس بنائی ہیں تا کہ صدران کو کام کرنے میں آسانی ہو۔ اور اس کے نتیجہ میں الحمدللہ ذاتی رابطے بڑھ رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ ذاتی رابطے بڑھائیں۔ عاملہ کے ذمہ لگائیں۔ ذاتی رابطے بڑھانا ان کا بھی کام ہے۔ اور مرکزی طور پر بھی آپ ذاتی رابطے رکھ سکتی ہیں۔ اگر کوئی بھی active لجنہ ممبر ہو تو یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ جائے تو جماعت سے رابطہ نہ کرے یا کوئی باہر سے آئے اور

جماعت سے رابطہ نہ کرے۔ اگر کوئی نہیں کرتا تو وہ اکیلی عورت نہیں بلکہ پورا خاندان ہی بہت پیچھے ہٹا ہوا ہے۔ کیونکہ کوئی اکیلی عورت تو کسی جگہ نہیں جاتی۔ پوری فیملی جاتی ہے۔ یا تو عہدیداران کے ساتھ ان کی کوئی personal ناراضگیاں یا جھگڑے ہیں جو وہ بتانا نہیں چاہتیں۔ اگر عہدیداران سیدھے ہو جائیں تو لوگ بھی سیدھے ہو جائیں گے۔ آپ میں سے اگر 91 فیصد خطبہ سنتی ہیں تو پھر ایسے مسائل پیدا نہیں ہونے چاہئیں۔

☆ صدر صاحبہ نے حضور انور سے راہنمائی کی درخواست کی کہ ہم نوجوان بچیوں کو کس طرح attach کریں۔ جب میں نے عاملہ بنائی تھی تو ینگ لجنہ لی تھیں مگر اب کچھ کی شادی ہو گئی ہے اور وہ ملک سے باہر چلی گئی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جو پاکستان سے آئی ہیں ان کو بھی لیں تاکہ وہ سموئی جائیں، ان کو زبان آ جائے۔ لیکن یہاں کی جو universities کی پلی بڑھی ہیں، ان کو بھی لیں، نائبات بنا دیں۔ اشاعت والوں کی ایک ٹیم ہونی چاہئے۔ اسی طرح جنرل سیکرٹری، تبلیغ، تربیت کے شعبوں کے ساتھ بھی منسلک کریں۔ اس طرح آپ کی ایک second line تیار ہو جائے گی۔

سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ پہلے ہم مضامین بھجواتی تھیں تو چھپ جاتے تھے مگر اب اسلام کے خلاف اتنی نفرت پیدا ہو گئی ہے کہ اخبار نہیں چھاپتے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو اپنا pattern بدلنا پڑے گا۔ اب لوگ اخبارات میں خطوط اور article پڑھتے ہیں۔ آپ اسلام کے متعلق زیادہ بات کئے بغیر اپنا مضمون لکھ دیں۔ کہیں نہ کہیں اسلام کا ایک فقرہ آ جائے۔ بجائے اس کے کہ آپ کھل کر تبلیغ شروع کریں، آپ کا اس طرح اخباروں میں دخل ہو جائے گا۔ دو چار خط چھپ جائیں۔ پھر اخبار کی ایک پالیسی ہوتی ہے کہ وہ بعض اچھے خطوط دوبارہ چھاپتے ہیں۔ letter of the day, week, month, year کے نام سے خط چھپتے ہیں اور ان پر انعام بھی ملتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو اپنی approach بدلنی پڑے گی کہ ہم نے لوگوں کو کس طرح جواب دینا ہے۔ کھل کر نہ جواب دیں، حکمت سے جواب دے دیں۔ اگر ایک اخبار میں ایک ہی نام دو چار دفعہ آ جائے تو آپ ان کی لسٹ میں آ جاتے ہیں۔ پھر اس کے بعد جب آپ کھل کر لکھیں گی تو آپ کو consult کریں گے۔ بعض دفعہ direct approach کی بجائے indirect approach اپنانی ہوتی ہے۔ میں نے تو یہ دیکھا ہے کہ اگر مختلف topics پر ان لوگوں کی نفسیات سمجھتے ہوئے صحیح approach لی جائے تو شائع کر دیتے ہیں۔

☆ سیکرٹری تعلیم نے عرض کیا کہ ہم نے ایک قرآن کمیٹی بنائی ہے جس کا مقصد ہے کہ سو فیصد کا تلفظ ٹھیک ہو جائے اور ترجمہ وغیرہ سکھایا جا سکے۔ اس کمیٹی کو ہم کس طرح active کر سکتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلے تو لسٹ بنائیں کہ کون کون پڑھنا چاہتا ہے۔ مجالس میں ہر ایک کو فرداً فرداً خط لکھا جائے کہ ہم نے قرآن پاک ناظرہ پڑھانے کا کام شروع کیا ہے۔ اس میں جو شامل ہونا چاہتی ہیں وہ اپنا نام لکھوائیں۔ چاہے دو چار ہوں یا دس ہوں۔ ان کو آپ پڑھانا شروع کریں۔ ان کو جب آپ پڑھائیں گی تو بہتری کی طرف آئیں گی اور توجہ پیدا ہو گی تو وہ اپنی سہیلیوں کو بتائیں گی۔ اور آہستہ آہستہ تعداد بڑھے گی۔ پہلے دن سو فیصد result نہیں دے سکتیں۔ اگر اچھی treatment ہے اور اچھا پڑھایا جا رہا ہے اور ان کو سمجھ بھی آ رہی ہے تو خود بخود یہ کلاس پھیلتی جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں جتنی پڑھی لکھی ہیں، اگر بڑی عمر کی تعاون نہیں کرتیں تو نہ سہی، آپ اٹھارہ، انیس، بیس سال کی نوجوان بچیوں کو نائبات لگائیں۔ ساروں کو swedish زبان بھی تو اچھی آنی چاہیے۔

☆ سیکرٹری صحت جسمانی نے سوال کیا کہ کیا ہم charity walk کروا سکتی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لجنہ کی charity walks ایک دو جگہ کروائی ہیں۔ وہ تو کامیاب نہیں ہوئیں۔ مشکل پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر charity walk صحیح کرنی ہے تو پھر سکارف اوڑھ کر کرنی پڑے گی۔ ایک دو جگہ ایسا ہوا کہ خدام یا انصار نے کروائی اور لجنہ پیچھے چل پڑی۔ آخر میں یہی ہوا کہ لجنہ نے خود ہی کہہ دیا کہ ہم نہ ہی کریں تو بہتر ہے۔ آپ لوگ تو یہاں 300 کی تعداد میں ہو، آپ کیا charity walk کریں گی؟ ہاں اگر انصار یا خدام کی طرف سے چیریٹی واک جماعتی طور پر ہو رہی ہے اور آپ نے اس میں شامل ہونا ہے تو شرط ہے کہ dress code کا خیال رکھا جائے۔ dress code صحیح ہے تو پھر ٹھیک ہے شامل ہو سکتی ہو۔ یہ نہیں ہو گا کہ ہم ٹی شرٹ پہن کر آ جائیں گی۔ کوٹ پہن لیں لیکن اس کوٹ، برقعہ کے اوپر سکارف ہونا چاہئے۔ اگر جرأت ہے تو پھر جرأت دکھائیں۔ یہاں کی لڑکیوں میں سے اگر دو چار جرأت دکھائیں گی تو جو لوکل ہیں ان کا complex بھی دور ہو جائے گا۔ کم از کم عاملہ کی ممبران ہی سکارف پہن کر چلی جائیں۔ لوگ تھوڑا مذاق اڑائیں گے پھر خود ہی ٹھیک ہو جائیں گے۔

☆ سیکرٹری خدمت خلق نے عرض کیا کہ ہم کس طرح مزید funds اکٹھے کر سکتی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ سے تعلق پیدا کریں۔ پیسے خود ہی اکٹھے ہو جائیں گے۔

☆ سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ ہماری شوریٰ کی سفارشات میں سے ایک یہ ہے کہ radio channels پر تبلیغ کی جائے مگر اس سلسلہ میں سوائے ایک مجلس کے باقی جگہ مشکلات درپیش ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر slot نہیں مل رہا تو ذاتی رابطے بڑھائیں۔ اپنے public relations بڑھائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ جو رقم آپ نے مینا بازار لگا کر جمع کی ہے اس سے Projection کے طریقے نکالیں۔ خدمتِ خلق کا شعبہ اولڈ ہومز جا کر انہیں تحفہ دے۔ لوکل اخبار کے نمائندے کو بلالیں۔ یہ publicity کے لئے نہیں ہے یا اس لئے نہیں کہ ہم نے دکھاوا کرنا ہے۔ بلکہ اس لئے ہے کہ علاقہ میں اسلام کو متعارف کروایا جا سکے۔ آپ جو مینا بازار سے یا charity walk سے پیسے جمع کرتی ہیں ان کو یہاں لوکل charity کو بھی دیا جا سکتا ہے۔ اس طرح بھی آپ کا تعارف ہو جائے گا۔ کوشش کرنی پڑے گی۔ حالات کے مطابق مختلف طریقے explore کرنے پڑتے ہیں۔ جب آپ لوگوں کے ساتھ رابطہ اور واسطہ ہی نہیں تو کس طرح slot ملے گا۔ ایک دفعہ اخبار میں آ گئے تو خود پریس آ جائے گا۔ پھر جو رقم آپ نے جمع کی ہے اس کا ایک حصہ مسجد اور ایک حصہ charity کو دے دیں۔ مسجد بھی تبلیغ کا ذریعہ ہے اور یہ بھی تبلیغ ہے۔

☆ سیکرٹری نومبائعات نے عرض کیا کہ بعض نومبائعات کو دس سال کا عرصہ ہو گیا ہے مگر وہ لجنہ میں integrate نہیں ہو سکیں۔ اسی طرح وہ ممبرات جن کو انگلش یا سویڈش نہیں آتی اور Russian بولتی ہیں، ان کے لئے ہم نے translation via skype کا سسٹم رکھا ہے۔ ایک بہن کہتی ہیں کہ مجھے نماز نہیں آتی اور میں عربی میں نہیں سیکھ سکتی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر تربیت ہو گئی ہے اور یہ main stream میں آ گئی ہیں تو پھر ٹھیک ہے۔ ان سے تعلق اور رابطہ رکھیں۔ ان سے کہیں کہ اب آپ لوگ نومبائعات نہیں رہیں۔ لیکن ان کی تربیت کے لئے ایک خاص prescribed syllabus ہونا چاہیے۔ اور یہ Integrate اس لئے نہیں ہو رہیں کہ آپ لوگ جب بیٹھتی ہیں تو اردو میں باتیں شروع کر دیتی ہیں۔ ان کو شکوے ہیں۔ اپنے پروگرام انگریزی یا سویڈش میں رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا: جو Russian ہیں ان کا لندن میں Russian desk سے رابطہ کروا دیں وہ ان کو سنبھال لیں گے۔ اسی طرح فارسی اور عربی بولنے والیوں کا بھی رابطہ کروا دیں۔

حضور انور نے فرمایا: اور جس کو نماز نہیں آتی اس سے کہیں کہ کم از کم سورۃ فاتحہ سیکھے۔ کیونکہ حدیث ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اسے سورۃ فاتحہ سکھا دیں اور اس کا ترجمہ یاد کروا دیں۔ اور باقی جو پڑھنا ہے اپنی زبان میں پڑھتی رہیں۔

☆ سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ بعض ممبرات ہیں جو کماتی ہیں مگر شرح کے حساب سے چندہ نہیں دیتیں۔ اس بارے میں ہم کیا اقدامات کر سکتی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ نے توجہ دلانی ہے، کوئی زبردستی تو نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ٹیکس ہے۔ چندہ تو مالی قربانی کی طرف توجہ ہے۔ مالی قربانی کریں۔ اگر وہ realize کر لیں کہ ہم چندہ نہیں دے رہیں اور غلط کر رہی ہیں تو اتنا ہی کافی ہے۔ شعبہ تربیت اگر فعال ہو جائے اور اگر ان کی تربیت ٹھیک ہو جائے تو خود ہی چندہ دینا شروع کر دیں گی۔ آپ نے ان کو force نہیں کرنا بلکہ یاد دہانی کروانی ہے۔ جو بھی دے دے وہ ٹھیک ہے۔ صرف یہی ہے کہ جو چندہ شرح سے نہیں دے رہیں یا بالکل ہی چندہ نہیں دے رہیں وہ عہدیدار نہیں بن سکتیں۔

سوال و جواب

اس کے بعد عاملہ کی ممبرات نے چند عمومی سوالات کئے جن کے حضور انور نے ازراہ شفقت جوابات عطا فرمائے۔

☆ عاملہ کی ایک ممبر نے سوال کیا کہ یہاں سویڈن میں card system کو بہت ابھارا جا رہا ہے اور cash system کو ختم کرنا چاہ رہے ہیں۔ اگر حالات خراب ہو جائیں تو پھر کیا کیا جائے؟ کہیں کیش کو invest کر لیں جہاں محفوظ ہو جائے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اپنے ہاتھ میں کیش رکھیں یا بینک میں رکھ لیں۔ وہاں محفوظ رہے گا۔

☆ ایک ممبر نے سوال کیا کہ جب کوئی امیر یا مربی صاحبان مسجد کے چندہ کے لئے تحریک کرتے ہیں تو کیا بینک سے سودی قرضہ لے کر چندہ دیا جا سکتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ یہ اچھی بات ہے۔ اگر جماعتی طور پر جماعت اپنے تعلقات کی وجہ سے تھوڑا کریڈٹ لے لیتی ہے تو اس کی جلدی adjustment ہو جاتی ہے۔ لیکن آپ جو انفرادی طور پر لیں گی وہ صحیح نہیں ہے۔ ہاں اگر بینک میں بہت پیسے ہیں اور اس پر سود مل رہا ہے تو وہ آپ اشاعت اسلام کے لئے دے سکتی ہیں۔ اگر کوئی سودی قرضہ لے کر چندہ دینے کی تحریک کرے تو مجھے لکھیں اور ان سے کہیں کہ مرکز کا آرڈر دکھائیں۔

اس پر ممبر عاملہ نے وضاحت کی کہ ایسی کوئی تحریک نہیں کی گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قربانی وہ ہے جو آپ اپنے اوپر بوجھ ڈال کر کر سکیں۔ یہ نہیں کہ اپنے اوپر سود کا قرض اٹھا کر قربانی کریں۔

☆ ایک اور ممبر نے سوال کیا کہ اگر میاں بیوی نے اکٹھے بینک سے قرضہ لے کر گھر لیا ہوا ہے۔ بیوی وصیت کرنا چاہتی ہے اور شوہر نہیں مانتا کہ ابھی قرض ہے تو ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بات یہ ہے کہ ہر جگہ قرض پر یا مورگیج پر لئے ہوتے ہیں۔ ہر سال pay off ہو رہا ہوتا ہے۔ ہر ماہ اس کی قسط جاتی ہے۔ اگر وصیت کرنا چاہتی ہیں تو یہ گھر جائیداد کے طور پر تو لکھا جائے گا۔ اور اگر اس کا حصہ جائیداد ادا کرنا ہے تو جتنی جائیداد pay off ہو چکی ہے اس کا حصہ جائیداد ادا کر سکتی ہیں۔ جائیداد کی value نکال کر سال تک اس کا حصہ ادا کر دیں۔ اور اگر یہ بھی نہیں ہے تو جتنے حصہ کی مورگیج ادا ہو گئی ہے اتنے حصہ کی وصیت ادا کرتی جائیں۔ اور اگر انسان مورگیج اتارنے سے پہلے فوت ہو جاتا ہے تو جتنی مورگیج ادا ہوئی ہے وہ آپ کی پراپرٹی ہو گی باقی تو بینک کی پراپرٹی ہو گی۔ شعبہ وصیت صرف اتنے حصہ کو جائیداد consider کرے گا جتنے کی مورگیج اتری تھی۔ باقی اگر میاں کہتا ہے کہ نہیں کرنی تو گھروں میں فساد نہیں پیدا کرنا۔ اگر میاں بیوی کی آپس کی understanding نہیں تو رہنے دیں۔ پہلے بجائے لڑائی کرنے کے گھروں میں امن پیدا کریں، اور بجائے فتنہ پیدا کرنے کے understanding پیدا کریں۔

☆ ایک ممبر نے سوال کیا کہ یہاں شام سے لوگ آ رہے ہیں۔ یہ ایک option ہوتی ہے کہ ان کے بچے adopt کر سکتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے بھی ہے۔ کیا احمدی فیملیز کر سکتی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر حکومت کی طرف سے اجازت ہے تو کر سکتے ہیں۔ مگر کیا ان کا پھر اپنے ماں باپ سے تعلق ختم ہو جائے

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
28 London Rd, Morden SM4 5BQ
0044 20 3609 4712

گا؟ پوری custody کس کے پاس ہوگی؟ کتنی حکومت کی ذمہ داری ہوگی اور کتنی آپ کی ذمہ داری ہوگی؟ پہلے یہ قانون پتا کروائیں۔اس کے بعد پھر ٹھیک ہے۔adopt کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ سویڈن کی یہ میٹنگ ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 26 فیملیز کے 70/ افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ان ملاقات کرنے والی فیملیز میں گوتھن برگ جماعت کے علاوہ کالمار (Kalmar) جماعت سے آنے والی فیملیز شامل تھیں جو 345 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے ملاقات کے لئے آئی تھیں۔

اس کے علاوہ ہمسایہ ممالک ناروے اور فن لینڈ سے آنے والے احباب نے بھی ملاقات کا شرف پایا۔ناروے سے آنے والے 295 کلومیٹر اور فن لینڈ سے آنے والے 1082 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے پہنچے تھے۔

ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر 45 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

نو بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد ناصر'' تشریف لائے اور تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 27 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے اس تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی:

امان احمد خان، حمزہ احمد خان، ولید احمد، مطہر احمد خان، فارن رشید ڈوگر، فیضان ملک، انصر احمد، رضوان رشید ڈوگر، یونس شیخ، فارس محفوظ، سارب جہانگیر، عبیر احمد۔

عافیہ رفیع، درّعدن، شیلہ احمد، عطیہ رشید ڈوگر، دانیہ امین، عائشہ خلود، عائشہ الٰہی، عائشہ بشیر، غزالہ سلطان، دانیہ چودھری، مہوش خان، ثمرین ظفر، بریرہ انور، کنزہ شیخ، سلمانہ اکمل۔

آمین کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

سویڈش نیشنل ٹیلی ویژن پر کوریج

❁...... سویڈش نیشنل ٹیلی ویژن (Sveriges Television Vast) نے آج 20 مئی کو اپنی شام کی نشریات میں درج ذیل خبر دی ہے؛

(یہ نیشنل ٹیلی ویژن کی مغربی برانچ ہے۔اس علاقہ میں 1.2 ملین افراد رہتے ہیں۔خبر میں حضور انور ایدہ اللہ اور جماعت کا تعارف کروایا گیا۔اس خبر کے ساتھ آن لائن ایک مضمون بھی شائع کیا گیا۔)

سویڈن کی پہلی مسجد جو جماعت احمدیہ کی ہے یہاں خلیفہ مرزا مسرور احمد دورہ پر آئے ہوئے ہیں۔آج کا جمعہ وہ پڑھا رہے ہیں جو 207 ممالک میں براہِ راست نشر کیا جائے گا اور براہِ راست لاکھوں لوگوں تک پہنچے گا۔

گوتھن برگ کا یہ دوسرا دورہ ہے اور افراد جماعت اسے ایک بڑا اعزاز سمجھتے ہیں۔

میرے لئے انتہائی خوشی کا موجب ہے کہ حضور آرہے ہیں۔ دورہ سویڈن کا آغاز مالمو سے ہوا تھا جہاں حضور انور نے ایک نئی مسجد کا افتتاح کیا تھا، پھر سٹاک ہوم میں کچھ پروگرامز تھے اور اب اختتام گوتھن برگ میں ہو رہا ہے، کاشف ورک کا کہنا ہے جو امام ہیں۔

لاکھوں مسلمانوں کے سربراہ خلیفہ مرزا مسرور احمد کا تعلق پاکستان سے ہے، لیکن رہائش لندن میں ہے۔آپ 207 ممالک میں لاکھوں مسلمانوں کے سربراہ ہیں۔

احمدیہ ایک سنّی فرقہ ہے جس کی بنیاد ہندوستان میں ڈالی گئی۔ بعض مسلمانوں کے نزدیک ان کی حیثیت controversial ہے کیونکہ ان کا نبوت سے متعلق عقیدہ یکتا ہے۔انہیں بہت سے ممالک میں مخالفت کا سامنا ہے۔ سویڈن میں ایک ہزار افراد ہیں اور بہت سے لوگوں نے خلیفہ سے ملنے کے لئے طویل سفر اختیار کیا ہے۔

دورہ سویڈن کے دوران انٹرنیشنل میڈیا میں مرزا مسرور احمد کو مسلمان پوپ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔لیکن سویڈش میڈیا میں آپ کو زیادہ تر سوال عورتوں سے مصافحہ اور ہم جنس پرستی سے متعلق اسلامی تعلیم کے بارہ میں ملے ہیں۔

خلیفہ شدت پسندی کے خلاف گرم جوشی کے ساتھ کام کر رہے ہیں اور پناہ گزینوں کے مسئلہ کے بارہ میں گفتگو اُن کے لئے اہم ہے۔احمدیہ جماعت کا ماٹو محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں ہے۔

21 مئی 2016ء بروز ہفتہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح تین بج کر 45 منٹ پر مسجد ناصر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ یہاں گوتھن برگ قیام کے دوران بھی لندن مرکز اور دوسرے مختلف ممالک سے باقاعدہ روزانہ خطوط و رپورٹس بذریعہ Fax اور ای میل موصول ہوتی ہیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روزانہ ساتھ کے ساتھ یہ ڈاک ملاحظہ فرماتے ہیں اور اپنے دستِ مبارک سے ہدایات سے نوازتے ہیں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 40 فیملیز کے 126/ افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

آج ملاقات کرنے والوں میں گوتھن برگ کی مقامی جماعت کے علاوہ سویڈن کی جماعت سٹاک ہوم سے آنے والی فیملی نے بھی شرف ملاقات پایا۔اس کے علاوہ ہمسایہ ممالک ناروے اور فن لینڈ سے آنے والے احباب نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔

ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ناصر تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

اعلان نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم آغا یحییٰ خان صاحب مبلغ انچارج سویڈن نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔ حضور انور ازراہ شفقت اس دوران تشریف فرما رہے۔

یہ نکاح عزیزہ آمنہ حلیم لون بنت مکرم عبدالحلیم لون صاحب ڈنمارک کا عزیزم عرفان احمد ابن مکرم مبارک احمد صاحب مرحوم (سویڈن) کے مابین طے پایا تھا۔

بعد ازاں اعلان نکاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ سویڈن کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ ہال میں تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ سویڈن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔

حضور انور نے دعا کروائی۔

بعد ازاں **معتمد** نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ ہماری چار مجالس ہیں اور یہ مجالس اپنی ماہانہ رپورٹ بھجواتی ہیں۔ ان تمام رپورٹس کی روشنی میں ایک فائنل رپورٹ تیار کر کے صدر صاحب کو دیتا ہوں۔

حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا مہتممین اپنے اپنے شعبوں کی رپورٹ پر کوئی تبصرہ کرتے ہیں اور واپس مجالس کو بھجواتے ہیں۔اس پر معتمد نے بتایا کہ دو تین مہتمم بھجواتے ہیں؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہر مہتمم کو اپنے اپنے شعبہ کی رپورٹ پر تبصرہ کر کے واپس مجالس کو بھجوانا چاہئے۔ ہفتہ میں ایک دفعہ، مہینہ میں دو دفعہ آکر اپنے اپنے شعبہ کی رپورٹس دیکھا کریں اور پھر ان پر اپنا تبصرہ کریں اور واپس اپنے اپنے شعبوں کے ناظمین کو بھجوایا کریں۔

☆ **مہتمم امور طلباء** سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یونیورسٹیز اور کالجز میں آپ کے طلباء کی تعداد کیا ہے؟ مجالس سے پتہ کروائیں کہ کتنے طلباء یونیورسٹیز اور کالجز میں پڑھ رہے ہیں۔آپ کے ان طلباء سے ذاتی رابطے ہونے چاہئیں۔ اپنے طلباء کی سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن بنائیں۔ان کے سیمینار آرگنائز کریں۔اس طرح یہ اکٹھے ہوں گے اور خدام کے پروگراموں میں دلچسپی بڑھے گی۔

☆ **مہتمم مال** سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے خدام چندہ مجلس ادا کرتے ہیں۔اس پر مہتمم مال نے بتایا کہ 222 خدام چندہ دیتے ہیں اور ہمارا بجٹ 2,89000 کرونز ہے۔ ہمارا چندہ 80 کرونز فی کس ہے۔ چندہ اجتماع 16 ہزار کرونز ہے۔گزشتہ سال اجتماع پر 20 ہزار کرونز خرچ ہوا تھا۔

☆ **مہتمم تجنید** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ خدام کی تجنید 246 ہے۔

☆ **مہتمم اشاعت** نے بتایا کہ ہم نے خدام کا رسالہ شائع کیا ہے۔ یہ سویڈش زبان میں ہے۔اس کا نام ''چمکتا ہوا ستارہ'' ہے۔ 1995ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس کی منظوری عطا فرمائی تھی۔اب امسال اس رسالہ کا دوسرا شمارہ شائع کیا ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ 21 سال بعد دوسرا شمارہ نکالا ہے۔اِس حساب سے تو تیسرا شمارہ 2037ء میں نکلے گا۔کم از کم سال میں دو تین شمارے تو نکالیں۔

حضور انور نے رسالہ کے مواد، مضامین کے بارہ میں استفسار فرمایا کہ کون تیار کرتا ہے۔کون اس کا ذمّہ دار ہے اور اس کو منظور کرتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ باقاعدہ اشاعت کمیٹی سے اس کے مواد کی منظوری ہونی چاہئے یا جو مربی صاحب چیک کرتے ہیں ان کی طرف سے تحریراً ہونی چاہئے کہ مَیں نے چیک کر لیا ہے، پڑھ لیا ہے اور یہ ٹھیک ہے۔ مواد کے لحاظ سے بھی ٹھیک ہے اور زبان وغیرہ کے لحاظ سے بھی ٹھیک ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مبلغ سلسلہ سٹاک ہوم کاشف ورک صاحب کو دکھایا کریں اور ان سے Approval لیا کریں۔ وہ آپ کو لکھ کر دیں گے کہ مَیں نے پڑھ لیا ہے اور اسے اب شائع کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح مجھے بھی لکھ کر بھجوائیں گے کہ رسالہ میں یہ یہ مواد ہے اور مَیں نے پڑھ لیا ہے اور اس کے اندر جو بھی مواد ہے سب ٹھیک ہے اور قابل اشاعت ہے۔ اس طرح باقاعدہ چیک ہونے کے بعد رسالہ شائع ہو۔

☆ **مہتمم صحت جسمانی** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ خدّام ہفتے میں ایک بار فٹ بال کھیلتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اب تو مالمو میں سپورٹس ہال بھی بن گیا ہے۔ وہاں کھیلوں کے پروگرام بنائیں۔ یہاں گوتھن برگ میں بھی دیکھیں کہ خدّام آجایا کریں اور کوئی کھیل وغیرہ ہو جائے۔

☆ **مہتمم وقار عمل** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مسجد میں وقار عمل کرتے ہیں۔اسی طرح نئے سال کے آغاز میں سڑکوں وغیرہ کی صفائی کرتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ اب تو مالمو میں بھی مسجد بن گئی ہے۔سٹاک ہوم میں بھی جماعت کا سینٹر ہے۔کوئی ایسا وقار عمل کا، نوجوانوں والا پروگرام بنائیں جو نظر آئے اور اس کی Projection ہونی چاہئے تاکہ تبلیغ کے لئے راستے کھلیں۔

☆ **محاسب** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ باقاعدہ حساب کرتا ہوں۔ پہلی سہ ماہی کا حساب مکمل کر لیا ہے۔

☆ **مہتمم عمومی** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جمعہ، اجلاسات اور جلسہ وغیرہ پر باقاعدہ سیکیورٹی کا انتظام ہوتا ہے۔ اسی طرح کیمرے وغیرہ بھی نصب کئے ہوئے ہیں۔ رات کو باقاعدہ نگرانی رکھی جاتی ہے اور نظر رکھی جا رہی ہے۔ اس وقت بھی خدام کے پانچ گروپس مختلف جگہوں پر ڈیوٹی دے رہے ہیں۔

☆ **مہتمم اطفال** نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ سویڈن میں اطفال کی تعداد 58 ہے۔ جن میں سے 49 فعّال ہیں اور باقاعدہ تربیتی پروگراموں میں شامل ہوتے ہیں، چندہ دیتے ہیں، نماز آتی ہے اور سورۃ فاتحہ سب کو آتی ہے۔ ہر ہفتہ کلاس ہو رہی ہے۔ ناظمین اطفال کلاس لیتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کی تربیتی کلاسز باقاعدگی سے ہونی چاہئیں اور ان کلاسز میں اطفال کے نصاب کو Follow کریں۔ اطفال کے اجلاسات میں مربیان سے بھی استفادہ کیا کریں۔

☆ **مہتمم تبلیغ** نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ گزشتہ نومبر سے اب تک خدام الاحمدیہ کے ذریعہ کوئی بیعت نہیں ہوئی اور گزشتہ تین سال کا علم نہیں خدام کے ذریعہ کتنے احمدی ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ انفرادی طور پر بھی کوشش کریں اور اب کام بھی کریں اور کچھ کر کے دکھائیں۔ صرف پلاننگ نہ کرتے رہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب یہاں بعض ریفیوجیز بھی آئے ہیں اور مختلف کیمپس میں ہیں۔ ان کے ساتھ رابطوں کے لئے کیمپس میں جانا پڑے گا۔ ان ریفیوجیز میں جو احمدی آئے ہیں ان سے بھی رابطے کرنے پڑیں گے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے **مہتمم تعلیم** کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو کتاب سویڈش زبان میں ترجمہ ہو چکی ہے وہ خدام کے نصاب میں رکھیں۔ عاملہ میں سے بعض ممبران صحیح طرح اردو نہیں پڑھ سکتے تو یہ اردو کی کتاب کس طرح پڑھیں گے اس لئے ایسی کتاب رکھیں جس کا ترجمہ ہو چکا ہو تا کہ سب خدام اس کا مطالعہ کرسکیں۔

☆ **مہتمم تربیت** نے حضور انور کے استفسار پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہر ہفتہ ہماری تربیتی کلاس گوتھن برگ میں ہوتی ہے۔ بارہ سے پندرہ خدّام شامل ہوتے ہیں۔ سٹاک ہوم میں بھی آٹھ تا دس خدام کلاس میں شامل ہوتے ہیں۔ مالمو میں بھی کلاس کا انعقاد ہو رہا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اپنی تربیتی کلاسز میں خدّام کی حاضری بڑھائیں۔ زور دیں اور پیچھے پڑیں۔

☆ **حضور انور نے فرمایا** کہ آپ کے مجلس شوریٰ کے جو فیصلہ جات ہیں ان پر عمل کا جائزہ لیتے رہیں۔

☆ حضور انور کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش کی گئی کہ 246 خدّام میں سے 222 فعّال ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو فعّال ہیں ان میں سے کتنے ہیں جو باقاعدہ MTA پر خطبہ جمعہ سنتے ہیں۔

☆ **حضور انور نے فرمایا:** کیا آپ نے انفرادی جائزہ رپورٹ فارم بنایا ہوا ہے۔ اپنے خدام کو MTA سے جوڑیں۔ یہ تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ بھی جائزہ لیں کہ پانچ وقت نمازیں پڑھنے والے خدام کتنے ہیں۔ باجماعت نمازیں پڑھنے والے کتنے ہیں۔ مساجد میں آکر کتنے خدام نماز پڑھتے ہیں۔ اپنے سینٹرز میں جانے والے کتنے ہیں۔ اس بات پر فوکس کریں۔

قرآن کریم میں ایمان لانے کے بعد نماز کے قیام کا ذکر ہے۔ نماز پڑھیں گے، قرآن کریم پڑھیں گے تو تب ہی اچھی تربیت ہوگی۔ اور جب تربیت اچھی ہوگی تو سیکرٹری مال کا کام آسان ہو جائے گا اور یہ خود بخود چندہ بھی دیں گے۔

☆ **حضور انور نے فرمایا:** آپ اپنے خدام کو MTA سے جوڑیں۔ ہم سال میں MTA پر ایک ملین پاؤنڈ خرچ کرتے ہیں۔ یہ اسی لئے ہے کہ آپ لوگ MTA سے اٹیچ (Attach) ہوں اور آپ کی تربیت کے سامان ہوں۔

☆ **حضور انور نے فرمایا** کہ کتنے ہیں جو باقاعدہ ہفتہ میں چار دن یا تین دن یا دو دن MTA دیکھتے ہیں۔ آپ توجہ دلائیں گے تو خدام کو توجہ ہوگی۔ حضور انور نے مہتمم تربیت کو فرمایا کہ یہاں کام کر کے دکھائیں۔

☆ **مہتمم تحریک جدید** کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو خدّام چندہ تحریک جدید میں حصّہ لیتے ہیں ان کا آپ کے پاس ریکارڈ ہونا چاہئے۔

☆ **مہتمم خدمت خلق** نے حضور انور کے استفسار پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم چیریٹیز کے لئے رقم اکٹھی کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ "Old People's Home" میں جایا کریں۔ ان کے وزٹ کے پروگرام بنائیں۔ نیز دریافت فرمایا: کیا یہاں ایشین کا بلڈ (Blood) لیتے ہیں۔ جس پر حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ تین سال سویڈن میں قیام کے بعد Blood لیتے ہیں۔ اس پر **حضور انور نے فرمایا** کہ بلڈ ڈونیشن کا پروگرام بھی رکھیں۔ اپنا سارے سال کا پروگرام بنائیں اور اس پر عمل کریں۔ جب تک آپ کے سامنے معین ٹارگٹ نہ ہو آپ اپنا ہدف حاصل نہیں کر سکتے۔

☆ **حضور انور نے فرمایا:** تربیت کا شعبہ بہت اہم شعبہ ہے۔ تربیت کی طرف بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بارہ تیرہ سال کی عمر میں اطفال بہت ایکٹو (Active) ہوتے ہیں۔ چودہ پندرہ سال کی عمر میں سست ہو جاتے ہیں۔ پھر جب خدام الاحمدیہ میں داخل ہوتے ہیں تو ان کو ہوا لگ جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مہتممین اگر Active اور فعّال ہوں تو یہ مجالس سے اپنے اپنے شعبوں کی کارکردگی کی رپورٹ حاصل کریں اور ان کے پیچھے پڑیں۔ مہتممین، صدر صاحب کے ذریعہ خط لکھوائیں۔ ان کو سمجھائیں اور تاکید کریں کہ کام کر کے اپنی رپورٹ بھجوایا کریں۔ جو ناظمین خالی فارم بھجوا دیتے ہیں اور کوئی کام نہیں کرتے ان کو صدر صاحب کی طرف سے لکھیں کہ آپ کا خالی فارم مل گیا ہے۔ آپ نے کوئی کام نہیں کیا۔ امید ہے آپ کو اپنا خالی فارم دیکھ کر شرم آجائے گی تو اس طرح وہ آئندہ ماہ کام کریں گے۔

☆ **حضور انور نے رسالہ کے حوالہ سے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا** کہ اپنا رسالہ ویب سائیٹ میں ڈال دیں اور اعلان کریں کہ ہم ہر سال سہ ماہی رسالہ نکالیں گے تو اس کے لئے اپنے آرٹیکل لکھ کر بھیجیں۔

مجالس میں ناظم اشاعت ہے اس کو کہیں کہ اپنے خدام کو Active کرے۔ اسی طرح طلباء کی سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کو کہیں کہ وہ بھی فعّال ہوں۔

☆ **حضور انور نے فرمایا** کہ Current Issues پر آرٹیکل آسکتے ہیں۔ خدّام کو بتائیں کہ یہ Current Issues ہیں۔ ان کا جواب کیا ہوسکتا ہے۔ بعض معاملات و مسائل کا جواب آپ کھل کر نہیں دے سکتے لیکن عمومی طور پر جواب دیا جاسکتا ہے۔

☆ **حضور انور نے فرمایا** کہ اپنے رسالہ کا آغاز قرآن کریم کی ایک آیت اور اس کا ترجمہ اور مختصر تفسیر سے کریں۔ پھر کوئی حدیث لیں، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس لیں۔ خطبات سے مختلف نکات لیں، مضامین لیں اور تربیتی پہلوؤں پر بھی مضامین ہوں۔ آپ خدّام میں دلچسپی پیدا کریں گے تو خدام پھر آرٹیکل بھی لکھیں گے۔

☆ **حضور انور نے فرمایا** کہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز (Review of Religions) کے لئے بھی آرٹیکل نہیں آتے تھے۔ مَیں نے ان کا بورڈ تبدیل کیا۔ ان کو آرگنائز کیا اور وہاں ایک مربی سلسلہ کا تقرر کیا۔ اب وہاں اتنا مواد ہے کہ چار چار پانچ پانچ ماہ کے لئے پڑا ہوا ہے اور نوجوان آرٹیکل وغیرہ لکھتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ رسالہ ''ریویو آف ریلیجنز'' پڑھا کریں۔ اس میں آپ کی دلچسپی کے بھی مضامین ہوتے ہیں۔ اب سٹاک ہوم کے ایڈریسز بھی اس میں شامل ہو جائیں گے۔

☆ **چندہ کے حصول میں مشکلات کے ذکر پر حضور انور نے فرمایا** کہ مالی قربانی خدا تعالیٰ کا حکم ہے، چندہ کی ادائیگی خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے۔ چندہ ہرگز کوئی ٹیکس نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ اپنے اجتماع میں خدام کا ایک سوال و جواب کا سیشن رکھیں۔ مبلغ سلسلہ کاشف محمود ورک صاحب ان کے سوالات کے جواب دیں۔ خدام کو کہیں کہ چندہ کے بارہ میں آپ کے ذہن میں جو بھی سوالات ہیں وہ پوچھیں۔ اس طرح ان کو بتائیں کہ چندہ کیوں ضروری ہے، اس کی کیا اہمیت ہے، مختلف چندے کیوں ہیں۔ اس سے خدام کی تسلّی ہوگی اور ان میں چندے ادا کرنے کا شوق پیدا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یوکے میں خدام کے اجتماع کے موقع پر ایسا ہی ایک سوال و جواب کا سیشن رکھا گیا تھا۔ جامعہ احمدیہ یوکے کے سینئر طلباء پر مشتمل ایک پینل تھا جس نے خدام کے سوالات کے جوابات دیئے اور چندوں کی اہمیت بتائی۔ جو خدام چندہ دینے میں سست تھے اُن کی ہر لحاظ سے تسلّی ہوئی اور بعض خدام نے خود سیکرٹری مال کے پاس جا کر اپنا چندہ ادا کیا اور ناظم مال کے پاس گئے کہ ہمارا چندہ لے لو۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب طریقے آپ نے نکالنے ہیں۔ مَیں نے ایک طریقہ بتا دیا ہے۔

☆ مہتمم اطفال نے اس بات کی رہنمائی چاہی کہ جو پوری فیملی ہی پیچھے ہٹی ہوئی ہے، اُس کے اطفال کو کس طرح قریب لائیں؟

اس پر **حضور انور نے فرمایا** کہ اپنے صدر خدام کے ذریعہ امیر صاحب کو خط لکھیں۔ مبلغ انچارج کو لکھیں۔ اسی طرح والدین کو آپ اپنے طور پر بھی سمجھا سکتے ہیں اور ان کو بتائیں کہ اگر آپ کو عہدیداروں سے شکوے ہیں تو کیوں آپ اپنی نسل کو، اپنی اولاد کو خراب کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر عہدیدار کا ہر لیول پر کام ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو قریب لانے کی کوشش کرے۔ فرمایا: آپ یہ ذہن میں رکھیں کہ کسی کو دُور کرنا آسان کام ہے اور کسی کو قریب لانا یہ بہت مشکل کام ہے۔

☆ ایک نوجوان خادم کی معافی کے معاملے کے حوالہ سے ذکر ہوا اور حضور انور کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش ہوئی کہ وہ خود باقاعدہ معافی کے لئے نہیں لکھتا۔ اس پر **حضور انور نے فرمایا** کہ جس کو بھی سزا ملی ہوا گر وہ اپنی باتوں اور اپنے عمل سے یہ ظاہر کرتا ہو کہ مجھے پرواہ نہیں ہے تو اس سے نظام کا احترام اور عزّت ختم ہو جاتی ہے، معافی کا خط تو لکھے۔ باقی جہاں تک اُس کے احمدی ہونے کا تعلق ہے، ہم اُس کے دل سے احمدیت نہیں نکال سکتے۔ اگر کسی غیر از جماعت لڑکی سے شادی کا معاملہ ہے تو جو باقاعدہ اجازت حاصل کر کے شادی کرتا ہے تو اُس کے خلاف کوئی تعزیری کارروائی نہیں ہوتی۔ تعزیری کارروائی اس وجہ سے ہوتی ہے کہ نکاح غیر احمدی مولوی سے پڑھاتے ہیں اور اس طرح اس مولوی کو اپنا امام مانتے ہیں جس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی امامت کا انکار کیا ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ شادی کے بعد بعض دفعہ لڑکی بیعت کر لیتی ہے لیکن خاوند زیر تعزیر رہتا ہے۔

☆ **حضور انور نے فرمایا** کہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ سویڈن، جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہوں اور خدام سیکشن کے انچارج سے ملیں اور ان سے معلومات لیں کہ کس طرح ہم اپنے کام کو، اپنے پروگراموں کو بہتر کر سکتے ہیں اور زیادہ Active ہو سکتے ہیں۔

حضور انور نے عہدیداران کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ذاتی رابطوں سے تعلق بڑھتا ہے۔ خالی Message کرنے سے ذاتی تعلق پیدا نہیں ہوتا۔

حضور انور نے صدر صاحب خدام کو ہدایت فرمائی کہ آپ رخصتوں میں اپنی مجالس کا دورہ کریں۔ آپ کا ذاتی تعلق مجالس سے پیدا ہونا چاہئے۔ جب تک ذاتی رابطے نہ ہوں خدام کی صحیح تربیت نہیں ہوسکتی۔ دوسرے مہتممین بھی اپنی مجالس کے دورے کیا کریں۔

☆ حضور انور کے ساتھ نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی یہ میٹنگ ساڑھے سات بجے ختم ہوئی۔ آخر پر خدام عاملہ نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

....

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 18 فیملیز کے 56/ افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کرنے کی سعادت پائی۔ اور ہر ایک نے تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بج کر 10 منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

بعد ازاں نو بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد ناصر'' تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

22 مئی 2016ء بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح تین بج کر 45 منٹ پر مسجد ناصر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ اور حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ سویڈن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ ہال میں تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ سویڈن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور نے دعا کروائی۔

☆ بعد ازاں **قائد عمومی** نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ سویڈن میں انصار کی تعداد 145 ہے اور ہماری تین مجالس ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لولیو میں چار انصار ہیں تو وہاں بھی مجلس قائم کریں۔ اسی طرح کالمار میں بھی آپ کی مجلس قائم ہونی چاہئے۔ حضور انور نے صدر صاحب مجلس انصاراللہ کو ہدایت فرمائی کہ اپنی انصار کی مجالس کا دورہ کریں۔ ہر جگہ جائیں۔ اگر کہیں کوئی نادہندہ ہے تو اس کو کہیں کہ چندہ دیں۔ ایک دفعہ کہنے سے، یا ایک دفعہ جانے سے بات نہیں ہوگی بلکہ بار بار کہنے کا حکم ہے۔

قائد عمومی نے بتایا کہ دو مجالس رپورٹ دیتی ہیں اور ایک مجلس نہیں دیتی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو رپورٹ نہیں دیتی اس سے بھی رپورٹ لیں۔ اور باقی جہاں مجالس نہیں ہیں وہاں بھی مجالس بنائیں۔

☆ **نائب صدر صف دوم** نے بتایا کہ صف دوم کے انصار کی تعداد میرے علم میں نہیں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو اپنا پروگرام بنانا چاہئے۔ لائحہ عمل پڑھیں اور اپنا پروگرام بنائیں۔ چھوٹی سی جماعت ہے۔ آپ کو تو دوسروں کے لئے مثال ہونا چاہئے۔ دس گیارہ آدمی آپ سے سنبھالے نہیں جاتے۔

☆ **امین اور محاسب** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ سارا حساب رکھا جاتا ہے۔

☆ **قائد اشاعت** کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ تو گیارہ ماہ دوبئی میں رہتے ہیں۔ ان کی جگہ نیا آدمی قائد اشاعت بنائیں۔ نیز حضور انور نے فرمایا کہ یہ جو اپنا چندہ سویڈن میں ادا کرتے ہیں اس کا فیصلہ انہوں نے ازخود نہیں کرنا، مرکز نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ انہوں نے اپنا چندہ دوبئی میں ادا کرنا ہے یا یہاں سویڈن میں ادا کرنا ہے۔

☆ **قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی** سے حضور انور نے دریافت فرمایا: آپ سمیت عاملہ کے کتنے ممبران نے وقف عارضی کی ہے۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ مسجد میں کام کے لئے جاتے رہے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مسجد میں تو آپ وقار عمل کے لئے جاتے رہے ہیں۔ یہ وقف عارضی تو نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ کالمار (Kalmar) میں وقف عارضی کریں۔ نمازوں کی طرف توجہ دلائیں، قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلائیں اور چندوں کی طرف توجہ دلائیں اور ان کی تربیت کریں۔ وہاں جائیں اور قیام کریں اور تربیت کے کام کریں۔ یہ وقف عارضی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دوسروں کے کام اپنے کھاتے میں نہ ڈالیں۔ وقف عارضی کا پروگرام بنائیں اور سب سے پہلے عاملہ وقف عارضی کرے۔

☆ **قائد تجنید** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ انصار کی تعداد 151 ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے اس کو اپنی تجنید میں شامل کریں خواہ وہ چندہ دیتا ہے یا نہیں دیتا۔ اسی طرح جو دُور ہٹے ہوئے ہیں ان کو مزید Active کریں۔ 151 انصار تو ایک محلّے کی مجلس میں ہوتے ہیں۔ آپ ہر ایک سے انفرادی رابطہ رکھ سکتے ہیں۔ پس رابطے کریں اور تعلق رکھیں۔ زعماء سے رابطہ کرکے آپ کی تجنید مکمل ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ چالیس سال تک تو ایک خادم بڑا چست ہوتا ہے لیکن جب اگلے سال انصار میں قدم رکھتا ہے تو نہ جانے کیا ہوتا ہے کہ سست ہو جاتا ہے۔ اور آپ نے یہ اس لئے فرمایا تھا کہ تا کہ آپ انصار میں آکر بھی انتہائی چست رہیں۔

☆ **قائد تعلیم القرآن** نے بتایا کہ ہمارا 125 انصار سے رابطہ ہے۔ ان میں سے تین کو ناظرہ نہیں آتا۔ حضور انور نے فرمایا: اپنے زعماء سے رابطہ کرکے ہر ایک سے رابطہ کریں اور سب کا جائزہ لیں اور اپنے انصار کو وقف عارضی کی عادت ڈالیں اور جن کو ناظرہ نہیں آتا، ان کو سکھائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ربوہ میں انصاراللہ نے یہ پروگرام شروع کیا تھا کہ جن کو ناظرہ قرآن کریم نہیں آتا اُن کو پڑھنا سکھا دیا جائے۔ چنانچہ بڑی عمر کے انصار کو سکھایا گیا اور پھر وہاں اسّی سال کے بوڑھوں کی آمین ہوئی ہے۔

☆ **قائد تربیت** کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ تربیت کا کام بڑا اہم کام ہے۔ صحیح تربیت ہو جائے تو آپ کے سارے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ آپ کو کام شروع کئے ہوئے تین چار ماہ ہو چکے ہیں اور ابھی کوئی کام نہیں ہوا۔ تین چار ماہ میں تو دنیا فتح ہو جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اپنا تین تین ماہ کا لائحہ عمل بنائیں اور اپنا ٹارگٹ حاصل کریں۔ ہر تین ماہ کا پروگرام بنا کر اپنا ٹارگٹ حاصل کریں۔ انصار کا MTA سے تعلق جوڑیں۔ گھر میں بیوی بچوں سبھی کا MTA سے تعلق ہو۔ خطبہ جمعہ باقاعدہ سنا کریں اور گھر میں فیملی کو بھی سنائیں۔ نمازوں کی طرف اور قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دیں۔

حضور انور نے فرمایا: جہاں دو چار گھر ہیں تو مل کر باجماعت نماز پڑھ لیا کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے اقتباسات نکال کر انصار کو بھیجیں تو کوئی نہ کوئی پڑھ لے گا۔

☆ **قائد تربیت نومبائعین** کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ نومبائعین کی تربیت کے لئے نومبائع ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو گزشتہ تین سال کے نومبائع ہیں۔ اگر وہ جماعت کی Main Stream میں شامل نہیں ہوئے تو شعبہ تربیت کی کمی ہے اور سستی ہے۔ جو چست اور مستعد مجالس ہیں وہ تین سال میں نومبائعین کی تربیت کرکے ان کو جماعت کی Main Stream میں لے آتی ہیں۔

حضور انور نے قائد تربیت نومبائعین کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ صرف گوتھن برگ کے قائد تربیت نہیں بلکہ سارے سویڈن کے قائد تربیت نومبائعین ہیں اس لئے سارے ملک میں آپ کا نومبائعین سے رابطہ ہونا چاہئے۔

☆ **قائد شعبہ ایثار** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ابھی کام شروع نہیں کیا۔ حضور انور نے فرمایا Old People's Home میں جائیں اور بوڑھوں سے ملیں۔ خدمت خلق کے کام کی Projection کیا کریں۔ مختلف جگہوں پر پودے لگائیں۔ اس موقع پر علاقہ کے ممبر پارلیمنٹ کو بلائیں، میئر کو بلائیں۔ پریس بھی آئے۔ لوکل اخبار خبر دے گا تو اس ذریعہ سے اسلام کی تبلیغ کے لئے راہ کھلے گی۔ اپنی پروجیکشن کے لئے نہیں بلکہ تبلیغ کی راہیں کھولنے کے لئے ضروری ہے کہ میڈیا میں خبریں آئیں۔

☆ **قائد مال** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ انصار کے چندہ مجلس کی شرح ایک فیصد ہے۔ 150 انصار میں سے 58 باقاعدہ چندہ دیتے ہیں۔ ایک لاکھ 34 ہزار کرونر ہمارا بجٹ ہے اور ہم نے ایک لاکھ 29 ہزار کرونر حاصل کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو نادہندہ ہے اس کو آہستہ آہستہ اپروچ کریں، اس سے رابطہ کریں اور ایسے لوگوں کو چندہ کی اہمیت بتائیں اور ان کو کہیں کہ اگر آپ کو مجبوری ہے تو نہ دیں۔ کہہ دو کہ مَیں نہیں دے سکتا لیکن چندہ کی اہمیت کا ان کو علم ہونا چاہئے۔

☆ **قائد وقف جدید، تحریک جدید** کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آپ کا کام ہے کہ جماعت کے سیکرٹری تحریک جدید اور سیکرٹری وقف جدید کے مددگار بن جائیں اور چندہ کے حصول میں ان کی مدد کریں۔

☆ **قائد تبلیغ** سے حضور انور نے استفسار فرمایا کہ گزشتہ تین سال میں کتنے احمدی بنائے ہیں۔ گزشتہ دس سال میں کتنے احمدی انصار نے بنائے ہیں۔ قائد تبلیغ نے عرض کیا کہ اس کا علم نہیں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ بغیر تیاری کرکے میٹنگ میں آئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ عاملہ کا ہر ممبر ایک شخص کو تبلیغ کرے۔

قائد تبلیغ نے بتایا کہ دو جزیروں میں جا کر لیف لیٹس تقسیم کئے ہیں۔ ایک جزیرہ میں 30 ہزار اور دوسرے جزیرہ میں 20 ہزار تقسیم کئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو بار بار جانا چاہئے۔ اب آپ کو ان دونوں جزائر میں گئے سال ہو گیا ہے۔ وہاں لوگوں کو یہ یاد ہوگا کہ یہاں کوئی آیا تھا اور وہ ہمیں لیف لیٹ دے گیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ نے ٹارگٹ کرنا ہے تو پھر ایک جزیرہ کو لیں اور وہاں بار بار جائیں۔ لجنہ، خدام انصار سے مل کر پروگرام بنالیں اور پھر باری باری جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پمفلٹس، لیف لیٹس کی تقسیم کا باقاعدہ Follow up ہونا چاہئے ورنہ فائدہ نہیں ہے اس لئے بار بار جانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر پمفلٹس تقسیم کرتے ہوئے کوئی مخالف آپ کو گالیاں بھی دے تو اس سے بھی آپ کو ثواب ملے گا۔

عاملہ کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ مَیں اپنی فیملی کے ساتھ مل کر لیف لیٹس تقسیم کرتا ہوں۔ چھوٹا بچہ بھی ساتھ ہوتا ہے۔ لوگ لیف لیٹس لے کر خوش ہوتے ہیں کہ اچھا کام کر رہے ہو اور اس خوشی میں بچے کو آئس کریم دیتے ہیں۔

☆ قائد صحت جسمانی نے بتایا کہ بیڈمنٹن کھیلتے ہیں۔ فرمایا یہاں بھی کھیل کا پروگرام رکھیں اور مالمو میں بھی رکھیں۔ وہاں تو اب بڑا اسپورٹس ہال بن گیا ہے۔

☆ حضور انور نے فرمایا کہ انصار انصار پر رعب ڈالیں، خدام پر رعب نہ ڈالا کریں۔ آپ اپنے خود جائزے لیں کہ کون رعب ڈالتا ہے۔ بعض دفعہ عہدیدار نہیں ہوتے، دوسرے بھی ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض دفعہ ایک بات سختی سے کرنے کی بجائے اس طرح کی جائے کہ دوسرے کو چڑانے والی ہو تو اس سے بھی رنجش اور دُوری پیدا ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں کے بچوں اور نوجوانوں کی اُٹھان اَور ہے اس لئے ان سے بات کرنے میں نرمی ہونی چاہئے۔ سختی کریں گے تو بچے آپ سے متنفّر ہو جائیں گے یا بہت زیادہ نرمی کریں گے تو تب بھی بچے خراب ہوں گے۔ اس لئے اعتدال کا پہلو اختیار کریں۔

☆ صدر صاحب انصاراللہ نے بتایا کہ مجلس انصاراللہ کے قیام کی جوبلی کے حوالہ سے ہم نے 75 ہزار پاؤنڈ کی رقم حضور انور کی خدمت میں پیش کرنی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ رقم مسجد محمود مالمو کے لئے مسجد فنڈ میں دے دیں۔

نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ بارہ بجے ختم ہوئی۔ آخر پر انصار نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

....

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 23 فیملیز کے 79 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والوں میں گوتھن برگ کی مقامی جماعت کے علاوہ ناروے، جرمنی اور پاکستان سے آنے والے بعض احباب بھی شامل تھے۔

ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ایک بج کر 45 منٹ تک جاری رہا۔

....

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اور مشن ہاؤس کے بیرونی حصہ کا ایک راؤنڈ کیا اور مسجد کی زمین کی حدود کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ یہ مسجد ایک پہاڑی پر واقع ہے اس لئے مختلف اطراف سے اس کی حدود مختلف ہیں۔ حضور انور نے بعض اطراف میں فینس (Fence) لگانے کی بھی ہدایت فرمائی۔

حضور انور مردوں کی کھانے کی مارکی میں بھی تشریف لے گئے اور کچن میں بھی تشریف لے گئے۔ ایک خیمہ لگا کر اس میں عارضی طور پر بڑے چولہے رکھے گئے تھے۔ حضور انور کے استفسار پر منتظمین نے بتایا کہ کونسل سے عارضی اجازت حاصل کی ہوئی ہے۔ حضور انور نے مختلف اطراف میں چیک پوسٹ کا بھی جائزہ لیا جہاں خدام ڈیوٹی پر موجود تھے۔

حضور انور کچھ دیر کے لئے مبلغ سلسلہ مکرم آغا یحییٰ خان صاحب کے گھر بھی تشریف لے گئے۔

بعد ازاں دو بجے حضور انور نے مسجد ناصر تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

....

خطبہ نکاح

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ اور نکاح کی مسنونہ آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اس وقت مَیں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ نکاح اور شادی جہاں لڑکے اور لڑکی کے لئے اور دو خاندانوں کے لئے خوشی کا موقع ہے وہاں یہ ذمہ داریاں بھی ڈالتا ہے۔ اسی لئے ان آیت میں جو نکاح کے موقع پر تلاوت کی جاتی

ہیں اللہ تعالیٰ نے بار بار اس طرف توجہ دلائی ہے کہ تقویٰ سے کام لو۔ اپنے رشتہ داروں کے حق ادا کرنے کے لئے تقویٰ سے کام لو۔ ایک دوسرے کے رشتہ داروں کے حق ادا کرنے کے لئے تقویٰ سے کام لو۔ جو بات بھی خاوند اور بیوی کریں ان میں سچائی اختیار کریں۔ اور سچائی کی باریکی تک جائیں کیونکہ یہی ایک ذریعہ ہے۔ اگر سچائی ہوگی تو رشتوں میں اعتماد قائم ہوگا۔ اگر رشتوں میں اعتماد قائم ہوگا تو یہ رشتے ہمیشہ قائم رہنے والے ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقویٰ سے کام لو اور یہ دیکھو کہ تم نے کل کے لئے کیا بھیجا ہے۔ اپنی آئندہ پر نظر رکھو۔ اس دنیا میں بھی نظر رکھو کہ تمہارے اپنے اعمال کیسے ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے ہیں اور آئندہ زندگی میں کام آئیں گے؟ اور اس بات پر بھی نظر رکھو کہ جو اولاد پیدا ہونی ہے، جو آئندہ نسل بنی ہے اس میں بھی دین قائم ہے یا نہیں؟ اگر اپنے عمل ایسے ہوں گے جو دین کے مطابق عمل کرنے والے ہوں، دین کی تعلیم پر چلنے والے ہوں تب ہی آئندہ نسل پر بھی نیک اثر رہے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ہر حکم جو اس آیت میں دیا گیا ہے جس کا خلاصہ مَیں نے بیان کیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے صرف خوشی کو منانے کا نہیں کہا بلکہ اس خوشی پر اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان کو نبھانے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پس اگر یہ باتیں قائم رہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے رشتے ہمیشہ چلنے والے ہوتے ہیں اور آئندہ نسلیں بھی نیک اور صالح پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہی ایک مومن کا کام ہے کہ اپنے آپ کو دین سے جوڑے اور اپنی نسلوں کو دین سے جوڑے۔ بجائے اس کے کہ دنیاوی خواہشات کی طرف زیادہ چلیں، بجائے اس کے کہ لڑکی کی طرف سے مطالبے ہوں یا بجائے اس کے کہ لڑکا یہ کہے کہ لڑکی کا حسن یا خوبصورتی میرے معیار کی نہیں ہے۔ کیونکہ بعض دفعہ شادی کے بعد بھی اس کے اظہار ہوتے ہیں۔ پس یہ چیزیں دیکھنے والی نہیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کی طرف توجہ دلائی وہ یہی ہے کہ لڑکی کا دین دیکھو۔ اور دین دیکھنے کے لئے ضروری ہے کہ لڑکا بھی دیندار ہو۔ پس دونوں طرف کی ذمہ داریاں ہیں۔ اگر دین پر نظر ہوگی تو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی طرف بھی نظر ہوگی، اور احکامات پر نظر ہوگی تو اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں گے جو ہماری زندگیوں کا مقصد ہے۔ اور آئندہ نسلوں کے لئے بھی ایک بہترین دنیا چھوڑ کر جانے والے ہوں گے۔ دنیا صرف مال و متاع اور آسانیاں اور سہولتیں نہیں ہے۔ کامیابی اسی وقت ملتی ہے جب اس دنیا میں بھی دل کا سکون ملے۔ اور ہر ایک کو اس دل کے سکون کی تلاش کرنی چاہئے۔ اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے ہر لحاظ سے بابرکت ہوں اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں اور ایک دوسرے کے حق نبھانے والے ہوں۔

خطبہ نکاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا:

1۔ عزیزہ انعم چیمہ بنت مکرم خالد محمود چیمہ صاحب (سٹاک ہوم) کا نکاح عزیزم اسامہ سلیم (واقف نو) ابن مکرم محمد سلیم صاحب مرحوم (آف گوتھن برگ) کے ساتھ طے پایا۔

2۔ عزیزہ سحر احسان اللہ بنت مکرم احسان اللہ صاحب (مالمو) کا نکاح عزیزم شہر یار جاوید ابن مکرم جاوید اقبال صاحب (مالمو) کے ساتھ طے پایا۔

بعد ازاں حضور انور نے فرمایا کہ رشتے کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرلیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 15 فیملیز کے 60/ افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی فیملیز کا تعلق گوتھن برگ جماعت سے تھا۔

تمام فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سات بج کر پانچ منٹ تک جاری رہا۔

....

جماعت احمدیہ سویڈن کی نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ ہال میں تشریف لے آئے اور نیشنل مجلس عاملہ جماعت سویڈن کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

☆ حضور انور کے استفسار پر جنرل سیکرٹری صاحب نے جواب دیتے ہوئے بتایا کہ ہماری پانچ جماعتیں ہیں اور سب Active ہیں اور اپنی رپورٹس بھجواتی ہیں۔

☆ بعد ازاں سیکرٹری تحریک جدید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 1002 تجنید میں سے 862 چندہ تحریک جدید میں شامل ہیں اور پانچ لاکھ 68 ہزار 88 کرونر تحریک جدید کا چندہ جمع ہوا ہے۔ اس پر **حضور انور نے فرمایا:** آپ پیسے بڑھانے کی فکر نہ کریں، چندہ دینے والوں کی تعداد بڑھائیں اور جو ابھی تک چندہ تحریک جدید میں شامل نہیں، ان کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔ خدام اور انصار سے تحریک جدید کے وعدے لینے کے لئے ان دونوں تنظیموں سے مدد لیں۔ لجنہ کے لئے لجنہ سے مدد لیں۔ اسی لئے ان تنظیموں کی عاملہ میں وقف جدید اور تحریک جدید کے شعبے رکھے گئے ہیں۔

☆ **سیکرٹری تبلیغ** نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ گزشتہ دس سال میں ہماری 21 بیعتیں ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ شعبہ تبلیغ کا بجٹ کتنا ہے؟

فرمایا کہ ہر شعبہ کا بجٹ ہونا چاہئے۔ شعبہ کے کام کی نوعیت کے لحاظ سے بجٹ ہو۔ تبلیغ کا کم از کم ایک ملین بجٹ ہونا چاہئے۔ ہر شعبہ کا بجٹ شوریٰ میں پیش ہو اور وہاں ڈسکس ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ شعبہ تبلیغ کے تحت آپ کے سفر ہیں۔ رابطے ہیں، میٹنگز ہیں، تبلیغی سیمینارز ہیں، دوسرے پروگرام ہیں۔ اشتہارات ہیں، لیف لیٹنگز اور بکسٹال وغیرہ ہیں۔ بڑا وسیع کام ہے۔ اس لئے جو بجٹ بنائیں اس کا آگے بریک ڈاؤن کریں اور پھر کام کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اشتہارات دیں۔ بڑے شہر میں سال میں 40 ہزار کرونر خرچ ہوگا۔ اشتہارات سے کم از کم تعارف تو ہوجائے گا اس لئے اشتہار دیں، لوگوں کو پتہ تو لگے کہ آپ کون ہیں۔ اپنا تعارف کروانے کے لئے نئے نئے ذرائع اختیار کرنے ہوں گے۔ اتمام حجّت ایک دفعہ کریں۔ باقی اللہ پر چھوڑ دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ تبلیغ کے لئے ٹریولنگ (Travelling) تبلیغ کے بجٹ میں ہوگی۔ چندہ کے حصول کے لئے مال کے بجٹ میں اور تربیتی پروگراموں کے لئے تربیت کے بجٹ میں ہوگی۔

☆ **حضور انور نے سیکرٹری وقف جدید برائے نومبائعین** سے دریافت فرمایا کہ جو گزشتہ دس سالوں کے نومبائعین ہیں ان میں کتنے ایسے ہیں جن سے رابطہ ہے۔ اس پر سیکرٹری نے بتایا کہ سب سے رابطہ اور تعلق ہے سوائے دو کے جو شادی کرکے احمدی ہوئے تھے۔ شادی ختم ہوئی تو چلے گئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ عاملہ کے ممبران کو ایک ایک بیعت کا ٹارگٹ دیں اور مربیان کو دو دو بیعتوں کا ٹارگٹ دیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ تبلیغ کے لئے اشتہار دیں۔ اخباروں سے رابطے کریں اور نئی راہیں نکالیں۔

☆ **سیکرٹری امور خارجہ کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا** کہ پریس اور میڈیا سے آپ کا رابطہ ہونا چاہئے۔ کوئی لائحہ عمل بنائیں گے تو دوسری نسلیں آپ سے بہتر پروگرام بنالیں گی۔ سال کا منصوبہ بنائیں۔ پانچ سال کا منصوبہ بنائیں۔

یہاں 349 پارلیمنٹیرین ہیں ان میں سے آپ کے تعلقات چھ سات سے ہیں۔ اَوروں سے بھی تعلقات بنائیں۔ اپنے تعلقات بڑھائیں۔ خارجہ کی ایک ٹیم بنائیں۔ نوجوانوں کو اپنے ساتھ رکھیں۔

☆ **نیشنل سیکرٹری مال** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کمانے والے 382 افراد میں سے 158 موصی حضرات ہیں۔ موصیان کی کُل تعداد 266 ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ابھی تک کمانے والے افراد میں سے پچاس فیصد موصی بنانے کے ہدف تک نہیں پہنچے۔ سیکرٹری مال نے بتایا کہ موصیان کے چندہ کا معیار دوسروں سے بہت بہتر ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ دوسروں سے معیار بہتر ہی ہونا چاہئے۔

☆ **نیشنل سیکرٹری اشاعت** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ خدام نے کتاب ''گناہ سے نجات کیوں کر ممکن ہے؟'' کی سویڈش زبان میں ٹرانسلیشن کی ہے۔ اسی طرح ایک اور کتاب کی نظر ثانی کی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اَور کتب کا بھی ترجمہ کریں اور کمیٹی کو کہیں کہ اپنے کام کو تیز کرے۔

☆ **نیشنل سیکرٹری جائیداد** نے بتایا کہ اب ہماری پانچ جائیدادیں ہیں۔ ایک گوتھن برگ میں، دو مالمو میں، ایک سٹاک ہوم میں اور ایک لولیو میں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کی مالمو کی پرانی عمارت اس لئے خراب ہوئی ہے کہ آپ اُس کی Maintenance وغیرہ نہیں کرتے۔ آپ کا باقاعدہ Maintenance Budget ہونا چاہئے اور وہاں کے سیکرٹری جائیداد کو ہر ماہ رپورٹ دینی چاہئے کہ کیا کام ہوا ہے۔ باقاعدہ ہر ماہ رپورٹ لیں۔ وقت پر مرمتیں نہ کروانے سے نقصان ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مالمو کے پرانے مشن ہاؤس بیت الحمد کا تفصیل سے جائزہ لیا اور اس بارہ میں امیر صاحب سویڈن کو بعض انتظامی ہدایات دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد محمود مالمو کے تعمیراتی اخراجات، مسجد فنڈ اور آئندہ ہونے والے بلوں کی ادائیگی اور متوقع مزید اخراجات کا تفصیل سے جائزہ لیا اور اس بارہ میں انتظامیہ کو ہدایات دیں۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ہر شعبہ کا کام ہے کہ اپنا بجٹ بنائے کہ ہم نے اس سال یہ یہ کام کرنا ہے اور اپنے کاموں کے مدّنظر اپنا بجٹ تیار کرے۔ شعبہ کا بجٹ ہوگا تو اپنا کام کرے گا۔

☆ **نیشنل سیکرٹری ضیافت** کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آجکل تو آپ بہت مصروف ہیں۔ آنے والے مہمانوں اور جماعت کی ضیافت کی توفیق مل رہی ہے۔

☆ **سیکرٹری صنعت و تجارت** کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ صنعت و تجارت کریں اور اپنے پروگرام بنائیں۔

☆ **نیشنل سیکرٹری تربیت** سے حضور انور نے فرمایا کہ یہ بڑا اہم شعبہ ہے۔ آپ کی تربیت ہوجائے گی تو آپ کے سب مسائل حل ہوجائیں گے۔ آپ جائزہ لیں کہ کتنے گھروں میں ڈش انٹینے لگے ہوئے ہیں۔ ہر ایک کو MTA سے وابستہ کریں۔ نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دیں اور قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلائیں۔ تربیتی پروگرام بنائیں اور سب کو فعّال کریں۔ جن کو مالی قربانی، چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں ہے اور وہ کم دیتے ہیں، ان کو توجہ دلائیں۔

☆ **نیشنل سیکرٹری سمعی و بصری** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ چار ماہ سے ایک ڈاکومنٹری پر کام کررہے ہیں۔ اسی طرح ویب سائٹ پر بعض پروگرام اور انٹرویوز ڈالے ہیں۔

☆ حضور انور نے 'اصلاحی کمیٹی' کے حوالہ سے دریافت فرمایا کہ یہ کمیٹی کیا کام کررہی ہے۔ سیکرٹری تربیت اس کمیٹی کا چیئرمین ہوتا ہے، اس کو پتہ ہی نہیں۔ اس کمیٹی کو بنے ایک سال ہوگیا ہے۔ سیکرٹری تربیت کو تو اس کا پتہ ہونا چاہئے۔

☆ **نیشنل سیکرٹری تعلیم** سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ کتنے طلباء ہیں جو یونیورسٹیز اور کالجز میں جانے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدام اور لجنہ سے مل کر طلباء کا Data لیں اور اپنا ریکارڈ مکمل کریں۔ خدام، لجنہ طلباء کی ایسوسی ایشن بنائیں۔

☆ **نیشنل سیکرٹری وقف نَو** کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے سلیبس بنایا ہوا ہے۔ اپنی پراگرس رپورٹ ہر ماہ بھجوایا کریں۔ جو سلیبس تیار کیا ہوا ہے وہ لجنہ کو بھی دیں، وہ خود اپنی کلاسز کا انتظام کریں گی۔ اگر لجنہ سمجھتی ہے کہ ان کو مربیان سے مدد لینے کی ضرورت ہے تو وہ مربیان سے مدد لے سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ واقفین نَو کے پروگراموں کی ذمہ داری سیکرٹری وقف نو کی ہے، مربیان کی نہیں ہے۔ مربیان کا دوسرا کام تبلیغ و تربیت کا ہے لیکن آپ اپنے پروگراموں میں ان سے مدد لے سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب تو 21 سال والا سلیبس بھی آگیا ہے۔ یہ سلیبس بھی لجنہ کو دیں اور صدر لجنہ اپنی معاون صدر کے ذریعہ واقفاتِ نَو کی کلاسز کا انتظام کرے۔ اب یہ بڑی عمر کی بچیاں ہیں، اپنی کلاسز اور پروگراموں کے لحاظ سے یہ آزاد ہوں۔ اگر مربی سلسلہ یا امیر نے ان کے پروگراموں اور کلاسز میں کوئی ایڈریس کرنا ہے تو وہ پردے کے پیچھے سے ہوگا۔

نیشنل سیکرٹری وقف نو، لجنہ سے واقفاتِ نَو کی کارگزاری کی رپورٹ لے لیا کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک تو واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو نے پندرہ سال کی عمر میں اپنا وقف فارم پُر کرنا ہے اور پھر جب یونیورسٹی سے، اپنی تعلیم سے فارغ ہوں تو پھر دوبارہ اپنا وقف فارم بھجوائیں۔

نیشنل سیکرٹری وقف نو نے بتایا کہ واقفین کی کُل تعداد 122 ہے جن میں 19 خدام اور 26 لجنات ہیں، 21 اطفال، 16 ناصرات ہیں اور باقی 40 چھوٹی عمر کے بچے بچیاں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ رسالہ ''اسماعیل'' اور ''مریم'' منگوائیں۔

حضور انور نے فرمایا: اپنا باقاعدہ بجٹ بنائیں اور یہ رسائل منگوائیں۔ جن کو اردو، انگریزی زبان نہیں آتی ان کو سویڈش زبان میں مضامین کا ترجمہ کرکے رسالہ کے ساتھ دے دیا کریں۔ رسالہ پہلے چلا جائے بعد میں علیحدہ ترجمہ کرکے بھجوا دیا کریں۔

☆ **نیشنل سیکرٹری امور عامہ** نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ نئے ریفیوجیز آ رہے ہیں ان کے لئے ملازمت تلاش کرنے کا کام ہے۔ ان کے لئے ملازمتیں تلاش کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ طلباء کا بھی جائزہ لیں کہ کتنے طلباء کام تلاش کر رہے ہیں یا اپنی تعلیم اور پیشہ سے ہٹ کر مجبوراً دوسری job کر رہے ہیں۔ ان کا بھی جائزہ لیا جانا چاہئے۔

☆ **نیشنل سیکرٹری وقف جدید** نے بتایا کہ ہمارا چندہ وقف جدید کا وعدہ دو لاکھ 46 ہزار 953 کرونر ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بچوں کو بھی ساتھ شامل کریں۔ بچوں سے بھی چندہ لیں۔

☆ محاسب نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ باقاعدہ حساب کا ریکارڈ رکھا جا رہا ہے۔ ہر ماہ کا حساب کرتا ہوں۔

☆ **نیشنل سیکرٹری وصایا** نے بتایا کہ یہاں کمانے والوں کی تعداد 382 ہے اور ان میں سے موصیان کی تعداد 158 ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ نصف کے کافی قریب ہیں۔ اپنا ہدف حاصل کر لیں۔

☆ انٹرنل آڈیٹر نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہر تیسرے ماہ باقاعدہ آڈٹ کرتا ہوں۔

☆ **حضور انور نے سیکرٹری رشتہ ناطہ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ** جن کے رشتے نہیں ہو رہے ان کی فہرست اور کوائف انٹرنیشنل رشتہ ناطہ کمیٹی لندن کو بھیجیں اور مجھے ہر ماہ اپنی رپورٹ بھجوایا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کا Data محفوظ جگہ پر ہونا چاہئے اور آپ کی کمیٹی کی ہر ماہ میٹنگ ہونی چاہئے۔ اپنے کام کا جائزہ لیا کریں۔ اور ہر ممبر کو کہیں کہ تمہارا کام ہے کہ تین رشتے کرواؤ۔

حضور انور نے فرمایا جو یہاں کا Data ہے وہ مرکزی سیکرٹری رشتہ ناطہ کے پاس ہی رہے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ رشتہ ناطہ کے حوالہ سے اپنے طور پر خاص پروگرام رکھ سکتی ہے کہ رشتے کس طرح طے ہونے چاہئیں۔ کیا رویّے ہونے چاہئیں۔ بات چیت میں کئی امور سامنے آجائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا اپنی تمام جماعتوں میں سیکرٹری رشتہ ناطہ کو فعّال کریں۔

☆ حضور انور نے نمازوں کی حاضری کے حوالہ سے فرمایا کہ کیا فاصلے زیادہ ہیں۔ فجر پر حاضری کم ہوتی ہے۔ یاددہانی کرواتے رہا کریں۔ خطبات میں، نمازوں کے بارہ میں توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ آپ کا بھی کام ہے کہ توجہ دلاتے رہیں۔ جو گھر دُور ہیں وہاں چار پانچ گھر مل کر سنٹر بنالیں اور نماز پڑھ لیا کریں۔

خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نصیحت کرتے جاؤ۔ نصیحت کرنا ہمارا کام ہے۔ پولیس فورس بننا ہمارا کام نہیں ہے۔ عہدیدار توجہ دلاتے رہیں۔ نصیحت کرنے کا حکم ہے۔ پس نصیحت کرتے جائیں۔

سیکرٹری تربیت کا کام ہے کہ پروگرام بنائے اور اس طرح آرگنائز کرے کہ مسجد آنے والے اپنے ساتھ بٹھا کر دوسروں کو بھی نماز کے لئے لے آئیں۔ جن کے ساتھ تعلقات ہیں ان کو لے آیا کریں۔

آخر پر امیر صاحب سویڈن نے درخواست کی کہ اب مالمو میں ہمارے پاس بڑا سینٹر بن گیا ہے۔ سکنڈے نیوین ممالک کا اجتماعی جلسہ کبھی سویڈن میں اور کبھی ناروے میں ہو جایا کرے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کے سامنے باقاعدہ تجویز رکھ کر پھر بھجوائیں۔

نیشنل مجلس عاملہ سویڈن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ ساڑھے آٹھ بجے ختم ہوئی۔ بعد ازاں عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

....

اس کے بعد پروگرام کے مطابق آٹھ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مکرم مامون الرشید صاحب امیر جماعت احمدیہ سویڈن کے گھر تشریف لے گئے اور شام کا کھانا تناول فرمایا۔ بعد ازاں نو بج کر پچاس منٹ پر یہاں سے واپسی ہوئی۔ دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ناصر میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

23 مئی 2016ء بروز سوموار

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح تین بج کر 45 منٹ پر مسجد ناصر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج سویڈن سے لندن روانگی کا دن تھا۔ مسجد ناصر کے بیرونی احاطہ میں صبح سے ہی احباب جماعت مرد وخواتین اور بچے بچیاں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھے۔ بچیوں کے گروپس الوداعی نظم

ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے

پڑھ رہے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح نو بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر اپنے عشاق کے درمیان رونق افروز رہے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی اور گوتھن برگ کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کی طرف روانگی ہوئی۔

پولیس نے حضور انور کی گاڑی کو Escort کیا۔ نو بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی اور پروٹوکول آفیسرز نے حضور انور کو Receive کیا اور خوش آمدید کہا اور حضور انور سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔

حضور انور کی آمد سے قبل ہی سامان کی بکنگ، بورڈنگ کارڈز کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لاؤنج میں کچھ دیر کے لئے قیام فرمایا۔ یہاں سے دس بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاز میں سوار ہونے کے لئے روانہ ہوئے۔ خصوصی انتظام کے تحت حضور انور کی گاڑی جہاز کی سیڑھیوں تک لائی گئی۔ پروٹوکول آفیسر حضور انور کو جہاز کے دروازہ تک چھوڑنے ساتھ آئی۔ اس موقع پر مکرم مامون الرشید صاحب امیر جماعت سویڈن، مکرم آغا یحییٰ خان صاحب مبلغ انچارج سویڈن اور مکرم ذیشان صاحب انچارج سیکیورٹی ٹیم نے بھی حضور انور کو جہاز کے دروازہ پر الوداع کہا۔ حضور انور جہاز کے اندر تشریف لے گئے۔

برٹش ایئرویز کی پرواز BA791 گیارہ بج کر پندرہ منٹ پر گوتھن برگ ایئرپورٹ سے لندن (برطانیہ) کے ہیتھرو ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی۔ برطانیہ کا وقت سویڈن کے وقت سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے۔ قریباً دو گھنٹہ کی پرواز کے بعد برطانیہ کے مقامی وقت کے مطابق سوا بارہ بجے جہاز لندن کے ہیتھرو انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اُترا۔

جہاز کے دروازہ پر پروٹوکول آفیسر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھ سپیشل لاؤنج میں لے آئے جہاں مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم محمد احمد ناصر صاحب افسر حفاظت خاص نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

امیگریشن آفیسر نے اسی لاؤنج میں آکر پاسپورٹس دیکھے۔ یہاں ایئرپورٹ سے دوپہر ایک بجے روانہ ہوکر قریباً ایک بج کر چالیس منٹ پر مسجد فضل لندن میں ورود مسعود ہوا جہاں احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک طرف خواتین اور بچیاں کھڑی تھیں اور دوسری طرف مرد احباب تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے مسجد بیت الفضل میں تشریف لاکر نماز ظہر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

اس طرح آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ڈنمارک اور سویڈن کا یہ تاریخی اور دُور رَس نتائج کا حامل دورہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کو سمیٹتے ہوئے عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیّت میں جن خوش نصیب افراد کو اس تاریخی اہمیت کے حامل سفر پر جانے کی سعادت نصیب ہوئی ان کے اسماء بغرض ریکارڈ درج ہیں: حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ مدّظلہا العالی (حرم سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)۔ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال لندن)۔ مکرم عابد وحید خان صاحب (انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس لندن)۔ مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص لندن)۔ مکرم ناصر احمد سعید صاحب (شعبہ حفاظت)۔ مکرم سخاوت علی باجوہ صاحب (شعبہ حفاظت)۔ مکرم محسن اعوان صاحب (شعبہ حفاظت)۔ خاکسار عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)۔ علاوہ ازیں مکرم محمود احمد خان صاحب اور مکرم ظفر احمد صاحب (شعبہ حفاظت لندن) ایک پروگرام کے تحت حضور انور کی ڈنمارک آمد سے قبل، ڈنمارک پہنچے تھے اور وہاں سے یہ دونوں ممبران قافلہ میں شامل ہوئے۔

اس کے علاوہ MTA انٹرنیشنل کے درج ذیل ممبران نے اس دورہ کے دوران خطبات جمعہ، مسجد محمود مالمو کی افتتاحی اور دونوں ممالک میں Reception کی تقاریب، حضور انور کے انٹرویوز اور دیگر جملہ پروگراموں کی ریکارڈنگ اور ڈنمارک اور سویڈن سے Live ٹرانسمیشن کے لئے اس دورہ میں شمولیت کی سعادت پائی:

مکرم منیر احمد عودہ صاحب۔ مکرم سہراب ذیشان صاحب۔ مکرم سفیر الدین قمر صاحب۔ مکرم عطاء الاوّل عباسی صاحب۔ مکرم عدنان زاہد صاحب۔ مکرم ذکی اللہ احمد صاحب۔ مکرم سعید وسیم صاحب۔

مکرم عمیر علیم صاحب انچارج شعبہ مخزن تصاویر نے بھی اس میں شمولیت کی سعادت پائی۔

جرمنی سے ڈاکٹر مکرم اطہر زبیر صاحب ڈنمارک اور سویڈن کے اس سفر کے دوران بطور ڈاکٹر ڈیوٹی پر قافلہ کے ساتھ رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے یہ سعادت مبارک فرمائے۔

اس کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی سے دس خدام پر مشتمل سیکیورٹی ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ڈنمارک آمد سے قبل ہی ڈنمارک پہنچی تھی اور پھر ڈنمارک اور سویڈن کے سارے دورہ میں ساتھ رہی۔ ان سب خدام نے بھی بڑی مستعدّی اور خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

☆......☆......☆

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ Belize از صفحہ نمبر 17

سعید موسیٰ صاحب ہیں جو Belize کے سابق وزیر اعظم رہے ہیں اور اس وقت ممبر آف پارلیمنٹ ہیں۔

☆ ذیلی تنظیموں کے صدران کی موجودگی میں خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے ساتھ تفصیلی میٹنگز ہوئیں۔

☆ مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب کے ساتھ ایک تبلیغی نشست ہوئی جس میں ان ممالک میں تبلیغی کاموں کو بہتر بنانے کے بارہ میں تفصیلی گفتگو ہوئی۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ کو Belize کے احباب کے لئے رشد وہدایت کا ذریعہ بنادے۔ اور ان کو اسلام اور احمدیت کی آغوش میں لے آئے۔ اور یہ سب اپنے حقیقی خالق اور مالک جو واحد ویگانہ کی عبادت کرنے لگیں۔ اور حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آجائیں۔ آمین۔

☆......☆......☆

اعتذار وتصحیح: الفضل انٹرنیشنل 22.07.2016 کے صفحہ نمبر 20 کالم نمبر 1 سطر نمبر 2 میں ''مسجد محمود'' کے الفاظ زائد لکھے گئے ہیں۔ اصل جملہ یوں پڑھا جائے: ''صبح تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔'' ادارہ الفضل انٹرنیشنل اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔ انٹرنیٹ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کر دی گئی ہے۔

سینٹرل امریکہ کی جماعت احمدیہ بلیز Belize کے دوسرے جلسہ سالانہ 2016ء کا کامیاب انعقاد۔
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا خصوصی پیغام۔

(رپورٹ: نوید احمد منگلا۔ مشنری و صدر جماعت احمدیہ Belize)

خدا تعالیٰ کے فضل سے سینٹرل امریکہ کی جماعت احمدیہ Belize کا دوسرا جلسہ سالانہ مورخہ 30 جنوری 2016ء کو Gateway Youth Centre Belize City میں منعقد ہوا۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کرم سے ہوا جو مکرم Kamal Nunes Abdul صاحب نے کی اور ترجمہ پیش کیا۔ بعدہ مکرم نصیر احمد قریشی صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ترنم سے پڑھا اور اس کا ترجمہ پیش کیا۔

حضور انور کا خصوصی ایمان افروز پیغام

اس جلسہ کی سب سے اہم بات یہ تھی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس جلسہ سالانہ کے موقع اپنا ایک خصوصی پیغام بھجوایا۔

مکرم سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب نائب امیر جماعت کینیڈا و چیئر مین World Media Forum نے حضور انور کا ایمان افروز پیغام پڑھ کر سنایا۔ جلسہ سالانہ Belize کے لئے حضور انور نے جو خصوصی پیغام بھجوایا اس کا اردو ترجمہ اپنی ذمہ داری پر پیش کیا جاتا ہے۔

''عزیز ممبران احمدیہ مسلم جماعت بلیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ 30 جنوری 2016ء کو اپنا دوسرا جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کے جلسہ کو وسیع کامیابیوں سے ہمکنار کرے اور متّقی افراد کے اِس خصوصی اجتماع سے تمام شاملین عظیم روحانی فیض حاصل کریں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ نے اپنی بیعت پیش کی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا ہے، آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے دو بنیادی مقاصد ذہن نشین ہونے چاہئیں۔

پہلا یہ کہ مومنین کی ایک ایسی جماعت تشکیل دی جائے جو اللہ تعالیٰ سے ایک گہرا تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اُن کی زندگیوں کا مقصد اُس کی عبادت ہو۔

دوسرا وہ انسانیت کی خدمت کرنے والے ہوں اور اسلام کی خوبیاں اور محاسن ساری دنیا میں پھیلا دیں۔

قرآن کریم میں انسانی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اُس کی قربت حاصل کرنا بیان کیا گیا ہے۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق عبادت کا بہترین طریقہ نماز ہے۔ لہٰذا ہر احمدی کو روزانہ اپنی پنجگانہ نمازوں کی حفاظت کرنی چاہئے اور اُنہیں وقت پر باجماعت ادا کرنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''میں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق، حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔'' (ملفوظات، جلد اول، صفحہ 170)

انسانیت کی خدمت کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام اپنی جماعت کے افراد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

''... وہ ایسی قوم کے ہمدرد ہوں کہ وہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اِس بات کے لئے کریں کہ اُن کی عام برکات دنیا میں پھیلیں۔ اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔ .... کیونکہ خدا تعالیٰ نے اِس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔''

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 197-198)

میں تاکید کرتا ہوں کہ آپ میرے خطبات جمعہ اور دوسری اہم تقریبات کے خطابات کو باقاعدگی سے سُنیں۔ اِس سے آپ کی خلافت کے بابرکت نظام سے وابستگی اور وفا کے تعلق میں مضبوطی پیدا ہوگی۔ آپ کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو بھی خلافت کے خصوصی فضائل کے بارے میں بتائیں اور خلیفہ وقت سے تعلق قائم کرنے اور وفا شعاری برقرار رکھنے کی حوصلہ افزائی کریں۔ آج کے دور میں اسلام کی تجدید کا کام صرف نظام خلافت سے وابستہ رہ کر ہو سکتا ہے۔ لہٰذا آپ ہمیشہ اِس پاکیزہ نظام کو مضبوط کرنے کے لئے قدم مارتے رہیں اور اِس امر کو یقینی بنالیں کہ آپ اور آپ کی آئندہ نسلیں خلافت احمدیت کی بابرکت قیادت اور سایہ تلے پنپتی رہیں۔

میری یہ خواہش ہے کہ ہماری جماعت کے ممبران ہمیشہ اپنی اصلاح کے لئے کوشش کرتے رہیں اور تقوٰی کے اعلیٰ ترین معیار حاصل کریں تا کہ وہ دنیا میں مسلمانوں کا بہترین نمونہ بن جائیں۔ لہٰذا جیسا کہ میں نے آپ کو اپنے خطبات میں بار بار یاد دہانی کروائی ہے، اپنے نفس کے جائزہ، اصلاح اور اپنے کردار میں مسلسل بہتری کی ضرورت ہے۔ یہ ضروری ہے کہ آپ اپنا خود محاسبہ کریں اور ہر روز اپنے اعمال کا جائزہ لیں اور پھر اپنے روزمرہ اخلاق اور اعمال کو بہتر بنانے کی کوشش کریں، تا کہ آپ اُس اعلیٰ ترین درجہ کے قریب ہو جائیں جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کے افراد کو دیکھنا چاہتے تھے۔ اگر آپ نے اپنی روحانی حالتوں میں ترقی نہ کی، تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی پر ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ سالانہ کو عظیم کامیابیاں عطا کرے اور آپ سب کے لئے تقویٰ اور روحانی مدارج میں اعلیٰ ترقیات کا موجب ہو۔

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے دُعا:

''بالآخر میں دُعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر یک صاحب جو اِس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور اُن پر رحم کرے اور اُن کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہمّ و غم دُور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اُس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دُعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔''

(مجموعہ اشتہارات، جلد، صفحہ 342)

والسلام

آپ کا مخلص

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

اس جلسہ کی پہلی تقریر مکرم Ata'ul Haq Gabb صاحب کی تھی۔ آپ نے ہستی باری تعالیٰ اور تعلق باللہ کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

خاکسار (صدر و مشنری Belize) نے 'آنحضرت ﷺ کا عشق الٰہی' کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد Video Presentation تھی۔

جلسہ سالانہ برائے خواتین

ویڈیو کے بعد خواتین کے لئے علیحدہ جلسہ سالانہ کا پروگرام ہوا جس میں 'خلافت کی اہمیت، ایک مسلمان خاتون کی ذمہ داریاں، 'تاریخ اسلام میں مسلمان خواتین کا کردار'۔ کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ محترمہ خدیجہ حسن صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ Belize نے مؤخر الذکر موضوع پر تقریر کی۔ جب کہ دیگر موضوعات پر لجنہ اماء اللہ کینیڈا سے آئے وفد کی خواتین نے تقاریر کیں۔

اس جلسہ کی تیسری تقریر' حقوق اللہ اور حقوق العباد' کے موضوع پر تھی جو مکرم Kamal Nunes Abdul نے کی۔

چوتھی تقریر مکرم مولانا عمر اکبر صاحب مشنری Belize کی تھی۔ آپ نے خلافت کی اہمیت کے موضوع پر خطاب کیا۔

پانچویں تقریر صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا مکرم طاہر احمد صاحب کی تھی۔ آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک ارشاد مبارک ' قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی' کے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

ان تقاریر کے بعد جلسہ سالانہ کی دیگر تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا جس میں مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب، چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ اور نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مختصر تقریر کی۔

مجلس سوال و جواب

مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کی تقریر کے بعد سوال و جواب کی ایک دلچسپ محفل ہوئی۔

مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج و نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اختتامی تقریر کی۔ آپ نے بنی نوع انسان کی پیدائش کی اغراض و مقاصد پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور اگلے جہان کی تیاری کا احساس دلوایا۔

معزز مہمانوں کی شرکت

اس جلسہ میں درج ذیل معزز مہمانوں نے شمولیت کی۔

1.His Worship Darrell Bradley, Mayor the City of Belize

2.Hon. Patrick Faber Minister of Education, Youth & Sports

یاد رہے کہ یہ دونوں حضرات حضورِ انور سے جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر ملاقات کر چکے تھے۔

☆......سٹی کے میئر نے اپنے خطاب میں کہا کہ اسلام کے بارہ میں میرے ذہن میں جو غلط فہمیاں تھیں وہ اسلام یعنی احمدیت کے ذریعہ سے دور ہوئی ہیں اور اب میرا یقین ہے کہ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے۔

☆......عزت مآب وزیر نے کہا کہ حالانکہ احمدیوں کو ان کے اپنے ہی لوگوں نے ملک سے نکال دیا ہے لیکن ہم آپ کو اس ملک میں خوش آمدید کہتے ہیں اور مکمل مذہبی آزادی فراہم کریں گے۔

بیرون ملک سے شرکاء

خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ میں کینیڈا سے 17 مہمان شامل ہوئے اور گوئٹے مالا سے مکرم مولانا عبدالستار خان صاحب امیر جماعت احمدیہ گوئٹے مالا کی نمائندگی میں مکرم Dario Samayoa صاحب اپنی اہلیہ محترمہ Rocio Diaz صاحبہ کے ساتھ تشریف لائے۔

مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا کے ساتھ اس دوران 6 ٹی وی انٹرویوز ہوئے جن میں سے تین Morning Shows تھے۔ ایک رات کو Talk-Show تھا۔ Evening News میں دو Interviews ہوئے۔ ایک ہائی اسکول میں لیکچر ہوا جس میں 40 طلبا اور 5 اساتذہ نے شرکت کی۔

جلسہ کی حاضری 110 تھی جس میں 42 افراد جماعت تھے۔ اور 68 غیر احمدی مہمان تھے۔

یاد رہے کہ گزشتہ سال جماعت احمدیہ Belize کا پہلا جلسہ سالانہ 31 جنوری 2015ء کو ITVET Belize City میں منعقد ہوا جس میں 122 احباب نے شرکت کی تھی۔

عمومی تأثرات

☆ جلسہ سالانہ کے کے وقفہ کے دوران عزت مآب وزیر مملکت اور عزت مآب میئر صاحب سے ہیومینٹی فرسٹ اور جماعت کی رجسٹریشن کے بارہ میں تفصیلی گفتگو ہوئی۔ انہوں نے چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب کو بتایا کہ ہیومینٹی فرسٹ یہاں پر کس طریق پر ملک کی خدمت کر سکتی ہے۔

☆ جلسہ کے بعد دوسرے دن یعنی 31 جنوری 2016ء میئر آف سٹی نے ہمارے باہر سے آنے والے مہمانوں کے لئے 2 گھنٹہ کی ڈرائیو کے فاصلہ پر Mayan Temple جو کہ ایک Tourist Attraction کی جگہ ہے۔ وہاں پر لے کر جانے کے لئے انتظام کیا۔ اس موقع پر کھانا کھلانے کا بھی بندوبست انہی کی طرف سے تھا۔ اس دورہ میں انہوں نے ہمارے لئے ایک 15 Seater گاڑی کا بندوبست کیا اور سٹی کے دو کونسلرز بھی ہمارے ساتھ بھیجے۔

☆ دورہ کے دوران متعدد مرتبہ مقامی افراد جماعت کو ملنے اور ان سے تعارف حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔ ان میں سے چند ایک کے گھروں میں جانے کا موقعہ ملا۔ اسی طرح چند ایک کے ساتھ انفرادی طور پر تفصیلی ملاقاتیں بھی ہوئیں۔ اور ان کے حالات کے بارہ میں آگاہی حاصل کی۔

☆ شہر کی چند بااثر شخصیات کو ملنے کا موقعہ ملا اور ان کو جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ ان میں سے قابلِ ذکر مکرم

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترم گیانی عبداللطیف صاحب

ہفت روزہ ’’بدر‘‘ قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں مکرم طاہر احمد حفیظ صاحب (مبلغ سلسلہ) نے اپنے دادا محترم گیانی عبداللطیف صاحب کا ذکرخیر کیا ہے۔قبل ازیں آپ کا تذکرہ 27 ستمبر 2013ء کے اخبار کے ’’الفضل ڈائجسٹ‘‘ کی زینت بن چکا ہے۔

محترم گیانی عبداللطیف صاحب کے والد محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب اور دادا حضرت مولوی محمد حسین صاحب کپورتھلویؓ تھے جن کا شمار جیّد علماء میں ہوتا تھا اور حضرت مسیح موعودؑ نے ’’انجام آتھم‘‘ میں مندرج فہرست میں اُنہیں 313 صحابہ میں شامل فرمایا ہے۔وہ بہت نیک طبیعت اور سادہ لوح شخص تھے۔ وہ زمین و جائیداد کے مالک تھے اور علاقہ بھر میں خوب رُعب داب تھا۔لیکن تقسیمِ ہند کے وقت یہ عروج زوال میں بدل گیا اور اُن کے بیٹوں کو قادیان ہجرت کرنی پڑی۔

محترم گیانی عبداللطیف صاحب 1927ء میں مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔آپ کا آبائی گاؤں آلو پور (کپورتھلہ) تھا۔آپ کا بچپن بہت آسودگی میں گزرا۔آپ نے گورمکھی کا امتحان گیانی پاس کیا تھا اس لئے گیانی کے نام سے مشہور تھے۔ پہلے فوج میں بطور نرسنگ سپاہی ملازم ہوئے اور پانچ سال کی ملازمت کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر فوج سے ریلیز ہوکر قادیان آئے اور دیہاتی مبلغین کی کلاس میں داخل ہوگئے۔بعدازاں 313 درویشوں میں شامل ہوئے۔

ہجرت کے وقت ایک قافلہ قادیان سے روانہ ہونے کے لئے تیار تھا کہ آپ کو ایک انگریز افسر نے کہا کہ تم بھی ٹرک میں بیٹھ جاؤ، بچ جاؤ گے ورنہ یہاں مارے جاؤ گے۔ آپ نے اطمینان سے جواب دیا کہ ہم یہاں مرنے کے لئے ہی تو رُکے ہوئے ہیں،ہمیں موت سے ڈر نہیں لگتا۔

محترم گیانی عبداللطیف صاحب دیہاتی کلاس میں بھی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ 1948ء میں آپ کا تقرر بیجوپورہ ضلع سہارن پور میں ہوا۔تبلیغی میدان کے علاوہ بھی آپ کو بہت نمایاں خدمت کی توفیق ملی۔مکرم گیانی عباداللہ صاحب کے گورمکھی ترجمہ قرآن کی پروف ریڈنگ اور اشاعت کا کام آپ کی نگرانی میں ہی مکمل ہوا۔منتخب آیات، منتخب احادیث اور منتخب تحریرات حضرت مسیح موعودؑ کے گورمکھی تراجم بھی آپ نے کئے۔گورمکھی لٹریچر کی طباعت و تیاری کے سلسلہ میں قابل قدر خدمت بجالاتے رہے۔نیز دفتر زائرین، دفتر امور عامہ،نظارت بیت المال، نظارت تعلیم، دفتر امیر مقامی میں بھی خدمت کا موقع ملا۔کچھ عرصہ مینیجر ہفت روزہ بدر بھی رہے۔

1955ء میں محترم گیانی عبداللطیف صاحب کی شادی مکرمہ ثمینہ بیگم صاحبہ آف بھدرواہ سے ہوئی۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو 5 بیٹے اور 3 بیٹیاں عطا فرمائیں۔ایک بیٹے عبدالہادی صاحب نورہسپتال کی لیب میں کام کررہے ہیں۔ایک بیٹی شمیم اختر صاحبہ (ٹیچر نصرت گرلز اسکول) صدر لجنہ بھارت رہی ہیں۔ایک داماد مکرم صباح الدین صاحب نائب ناظر بیت المال ہیں۔

آپ جس مکان میں رہتے تھے وہ محلّہ احمدیہ کا آخری گھر تھا۔آگے غیرمسلم آبادی تھی۔ 1965ء میں جب حالات دوبارہ خراب ہوئے تو اُس مکان میں مقیم درویش کسی دوسرے مکان میں منتقل ہوگئے۔ یہ مکان کچھ عرصہ تک بالکل خالی رہا اور کوئی یہاں آنے کو راضی نہ ہورہا تھا۔ اس پر دفتر کی طرف سے محترم گیانی صاحب کو ساری صورت حال بتاکر دریافت کیا گیا۔آپ بہت دلیر اور بلند حوصلہ کے مالک تھے چنانچہ اطاعت کرتے ہوئے وہاں منتقل ہوگئے اور ساری زندگی وہیں قیام کیا۔

دورِ درویشی کے آغاز میں شدید مالی تنگی درپیش تھی۔ محترم گیانی صاحب کے پاس کپڑوں کا صرف ایک ہی جوڑا تھا۔ایک رات آپ کی بیگم صاحبہ نے اُسے دھوکر سوکھنے کے لئے ڈالا تو صبح تک وہ گیلا تھا۔اس پر آپ دھوتی پہن کر دفتر چلے گئے۔ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحبؓ جٹ (ناظراعلیٰ وامیر مقامی) نے دیکھا تو پوچھا: یہ کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ حضرت یہ دھوتی ہے۔مولوی صاحب فرمانے لگے کہ وہ تو مجھے بھی نظر آرہا ہے کہ یہ دھوتی ہے مگر یہ بتاؤ کہ کیا یہ دفتر کا لباس ہے؟ اس پر محترم گیانی صاحب نے جواب دیا کہ حضرت! کپڑے کا صرف ایک ہی جوڑا ہے جو بیوی نے رات کو دھوکر ڈال دیا تھا ابھی تک نہیں سوکھا۔اس لئے مجھے مجبوراً آج یہ دھوتی پہن کر دفتر آنا پڑا۔آپ کی یہ بات سُن کر حضرت مولوی صاحب کے چہرہ پر جو ناراضگی تھی وہ شفقت و محبت میں بدل گئی۔

محترم گیانی عبداللطیف صاحب نے بھی بہشتی مقبرہ میں چند قطعات کی صفائی کی ذمہ داری لی ہوئی تھی اور اس ذمہ داری کو ضعیف العمری کے باوجود بخوبی نبھاتے تھے۔

درویشی دور میں درویش احباب قافلہ کی صورت میں جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے لئے جایا کرتے تھے لیکن محترم گیانی صاحب ایسے درویش تھے جو سب سے آخر میں گئے۔دراصل آپ کی مالی حالت اچھی نہیں تھی۔تاہم جب آپ کو جانے کا حکم ملا تو آپ کی اہلیہ نے اپنے ٹرنک میں محفوظ کچھ کپڑے نکال کر آپ کا ایک جوڑا سی دیا اور روانہ ہونے سے قبل آپ کو دے دیا۔آپ نے یہ سوچا کہ کپڑے ربوہ کے نزدیک پہن لوں گا۔لیکن جب ربوہ کے قریب وہ کپڑے پہنے تو عجیب ڈھنگ کے تھے۔خیر آپ نے یہ سوچ کر پہن لئے کہ بیوی نے ہمدردی تو کی لیکن یہ بات اَور ہے کہ وہ درزن نہیں۔ربوہ ریلوے سٹیشن پر آپ کے بھانجے آپ کو اپنے ہمراہ لے جانے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ جب آپ اُن کے گھر پہنچے اور آپ کی ملاقات اپنی بہن سے ہوئی تو اُس نے آپ کی حالت دیکھ کر کہا کہ یہ کیا حالت بنا رکھی ہے۔اس پر آپ نے کہا کہ درویشی زمانہ میں ابتلاؤں سے جنگ کررہا ہوں۔ بہرحال آپ کی بہن نے راتوں رات دو جوڑے کپڑے سیے جن کو پہن کر آپ جلسہ گاہ میں گئے۔لیکن پھر بھی آپ کی حالت دیکھ کر آپ کی بہن کو اطمینان نہ آرہا تھا اور اُس نے آپ کو اپنے پاس رہنے کے لئے کہا۔آپ نے جواب دیا کہ میں نے درویشی کی خاطر سب کچھ قربان کیا۔اب کیا پاکستان رہنے کے لئے درویشی بھی قربان کردوں؟ بس تم میرے لئے دعا کیا کرو۔

محترم گیانی صاحب نے اپنی تمام دنیاوی خواہشات کو تج کرکے درویشی اختیار کی تھی اسی لئے کبھی کپورتھلہ جاکر اپنے گاؤں کو دیکھنے کا شوق بھی نہیں اُبھرا جہاں آپ کا بچپن نہایت آسودگی میں گزرا تھا اور نہ ہی اُس جائیداد کو دوبارہ حاصل کرنے کی آپ نے کوئی کوشش کی۔اپنے بچوں کے بہت اصرار پر آپ 52 سال بعد 1999ء میں ایک بار اپنے گاؤں گئے اور پرانی یادیں تازہ کیں۔لیکن ساری زندگی آپ نے اپنے عمل سے یہی ثابت کیا کہ آپ کے لئے سب سے بڑی جائیداد درویشی کی جائیداد ہے۔

محترم گیانی صاحب کو خلیفہ وقت سے بہت محبت تھی۔ 1991ء میں جب حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ قادیان تشریف لائے تو آپ کا ایک بیٹا معذوری کی وجہ سے باہر جاکر حضورؒ کے دیدار سے بھی محروم تھا۔اُس کی بے چینی کو دیکھتے ہوئے محترم گیانی صاحب کی بیٹی نے حضورؒ کی خدمت میں آپ کے گھر تشریف لانے کی درخواست کردی اور بڑی خوشی خوشی گھر پہنچ کر آپ کو اس بارہ میں بتایا۔آپ اپنی بیٹی کی بات سُن کر خاموش ہوگئے اور کچھ دیر بعد کہا: ’’مَیں خوش نہیں ہوں۔ مجھے خلیفۂ وقت کا ہمارے گھر آنا زیادہ محبوب نہیں ہے۔ مجھے اُن کی صحت محبوب اور مقدّم ہے‘‘۔ دراصل آپ کے گھر کے سامنے سے ایک گندہ نالہ بھی بہتا ہے جس کی بدبو سے پریشانی بھی ہوتی ہے۔خلیفہ وقت کو اتنی گندی گلی میں لانا ایک درویش کو کیسے گوارہ ہوسکتا تھا۔وہ تو ہر وقت اپنی جانیں خلیفہ وقت پر نچھاور کرنے کے لئے تیار بیٹھے تھے۔لیکن خلیفہ وقت بھی شفقت سے بھرا ایک دریا ہوتا ہے اور یہی ہوا۔حضورؒ آپ کے گھر تشریف لائے اور آپ کے معذور بیٹے کے ساتھ تصویر بھی بنوائی۔

محترم گیانی عبداللطیف صاحب درویش کو قادیان سے باہر جانا گوارا نہ تھا۔یہ بھی خواہش تھی کہ آپ کی لڑکیوں کی شادی بھی قادیان میں ہی ہو۔خدا تعالیٰ نے یہ خواہش بھی پوری فرمادی۔ آپ کی اہلیہ صاحبہ 2007ء میں وفات پاگئی تھیں جبکہ آپ کی وفات 20 نومبر 2009ء کو ہوئی۔حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ میں آپ کا ذکرخیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

محترم نواب خان صاحب

ہفت روزہ ’’بدر‘‘ قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں محترم نواب خان صاحب کا مختصر ذکرخیر شائع ہوا ہے۔

محترم نواب خان صاحب خاموش طبع، درویش منش اور بے ضرر انسان تھے۔تقسیم ملک سے قبل حضرت مصلح موعودؓ کی ایک تحریک پر آپ نے دیہاتی معلّمین کلاس میں داخلہ لیا۔چونکہ زیادہ تعلیم یافتہ نہیں تھے اس لئے علمی طور پر تبلیغ کے میدان میں نہ بھیجے جاسکے البتہ مقامی طور پر مختلف قسم کی خدمات بجا لاتے رہے۔ سالہاسال مرکزی لائبریری میں بطور مددگار کارکن کام کرتے رہے۔

آپ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔

محترم خواجہ عبدالستار صاحب

ہفت روزہ ’’بدر‘‘ قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں محترم خواجہ عبدالستار صاحب درویش کا ذکرخیر شائع ہوا ہے۔آپ حضرت خواجہ محمد عبداللہ صاحبؓ عبدل کے بیٹے اور حضرت خواجہ میاں گلاب دین صاحبؓ کے پوتے تھے۔ مہمان نواز، کم گو اور بے ضرر انسان تھے۔خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گہرا تعلق تھا۔تبلیغ کا بہت شوق تھا دفتر زائرین میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔آپ کی وفات 14 مئی 2008ء کو ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لندن میں آپ کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

محترم چودھری عبدالحق صاحب

ہفت روزہ ’’بدر‘‘ قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں محترم چودھری عبدالحق صاحب درویش (آف موضع بھٹیاں ضلع گورداسپور) ابتدا میں نہری پٹواری کی حیثیت سے ملازم تھے۔ پھر جنگ عظیم دوم میں فوج میں بھرتی ہوئے اور جنگ کے دوران ہی قبولِ احمدیت کی توفیق پائی۔ فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے دفاتر میں بطور ہیڈکلرک نظارت امور عامہ کئی سال تک خدمت بجالاتے رہے پھر بطور معاون ناظر اعلیٰ بھی خدمت کی توفیق ملی۔ یہاں سے ریٹائرمنٹ کے بعد بھی آخر تک دفتر وقف جدید میں کام کرتے رہے۔ کچھ عرصہ لوکل انجمن احمدیہ کے جنرل سیکرٹری بھی رہے۔

آپ کی پہلی بیوی زمانۂ درویشی سے کافی قبل فوت ہوچکی تھیں جن سے دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں جو پاکستان میں مقیم ہیں۔زمانہ درویشی میں مالابار کی ایک بیوہ خاتون سے شادی کی جن کے پہلے خاوند سے دو لڑکے اور تین لڑکیاں تھیں۔ان بچوں کی اچھے رنگ میں تربیت کی۔ایک بیٹا نوجوانی کی عمر میں فوت ہوگیا اور دوسرے بیٹے مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیّر ناظر بیت المال آمد کے طور پر خدمت بجالارہے ہیں۔تینوں ربائب کی شادیاں کیں۔ آپ کی صلب سے بھی دو بیٹے اور ایک بیٹی ہوئی۔ بیٹی نوجوانی کی عمر میں پہلی زچگی میں وفات پاگئی۔ بڑھاپے میں یہ صدمہ مرحوم چوہدری صاحب نے نہایت صبر کے ساتھ برداشت کیا۔ بعدازاں اپنے عزیز واقارب سے ملنے آپ پاکستان گئے وہاں جاکر یرقان ہوگیا۔ بغرضِ علاج پہلے ربوہ اور پھر لاہور کے ہسپتال میں داخل رہے۔ 4/جون 1980ء کو لاہور ہی میں وفات پائی۔

آپ نیک، صوم وصلوٰۃ کے پابند خوش مزاج اور زندہ دل آدمی تھے۔غیرمسلموں سے بھی وسیع تعلقات تھے۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 28/مئی 2011ء میں مکرم مبارک صدیقی صاحب کی ایک نظم شامل اشاعت ہے جو لاہور میں ہونے والی دہشتگردی کے پس منظر میں کہی گئی ہے۔اس طویل نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

وقت پہلے بھی ہم پہ کڑے آئے تھے
اُن کے جیسے ستم گر بڑے آئے تھے
تب بھی آنسو دمک کے ستارے ہوئے
اب بھی موسم لہو سے نکھر جائیں گے
دن گزرتے ہیں یہ بھی گزر جائیں گے

شہرِ دار و رسن میں نیا کچھ نہیں
قتلِ انسانیت کی سزا کچھ نہیں
ہم بھی چلتے ہیں سر پہ کفن باندھ کے
تاک اہلِ جفا کے نشانے بھی ہیں
جان دینے کو لاکھوں دِوانے بھی ہیں

وہ جو سورج سے اُس کی ضیا چھین لیں
وہ جو گلشن سے بادِ صبا چھین لیں
وہ جو ہم سے ہماری وفا چھین لیں
ایسے طوفان اب تک بنے ہی نہیں
ایسے زندان اب تک بنے ہی نہیں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
July 29, 2016 – August 04, 2016

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday July 29, 2016

00:20	World News
00:40	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 38-50 with Urdu translation.
01:15	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 32.
01:35	Far East Tours: Huzoor's visit to Australia and New Zealand. Recorded on December 18, 2013.
02:15	Spanish Service
03:00	Pushto Service
03:45	Tarjamatul Qur'an Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses of Surah Al-Imran, verses 163-181 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 48, rec. March 30, 1995.
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 123.
06:00	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 51-61 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith: The topic is 'good and bad deeds'.
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 35.
07:00	Huzoor's Tour Of The Far East: Recorded on December 18, 2013.
07:50	Khilafat Qudrat-e-Sani
08:20	Rah-e-Huda: Recorded on July 23, 2016.
09:55	Indonesian Service
10:55	In His Own Words
11:30	Live Transmission From Baitul Futuh
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Transmission From Baitul Futuh
13:35	Tilawat
13:50	Seerat-un-Nabi: Discussion about the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw) on the topic of 'Trust on Allah'.
14:30	Live Shotter Shondhane
16:35	Friday Sermon [R]
18:00	World News
18:30	Huzoor's Tour Of The Far East [R]
19:15	Seerat-un-Nabi [R]
19:45	In His Own Words [R]
20:30	Deeni-o-Fiqahi Masail
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday July 30, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:30	Dars-e-Hadith
00:45	Yassarnal Qur'an
01:10	Huzoor's Tour Of The Far East
02:10	Friday Sermon: Recorded on July 29, 2016.
03:20	Rah-e-Huda
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 124.
06:00	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 62-68 with Urdu translation.
06:10	Dars-e-Hadith: The topic is 'encouraging Muslims to greet each other'.
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 45.
07:00	Jalsa Salana UK Address: Rec. July 25, 2008.
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time: Programme no. 26.
08:55	Question And Answer Session
10:05	Indonesian Service
11:05	Friday Sermon: Recorded on July 29, 2016.
12:20	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 17-42.
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
13:30	Dars-e-Hadith [R]
14:00	Live Shotter Shondane
15:05	Maidane Amal Ki Kahani
16:05	Live Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel [R]
18:05	World News
18:25	Jalsa Salana UK Address [R]
19:30	Faith Matters: Programme no. 194.
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-e-Huda: Recorded on July 30, 2016.
22:30	Story Time [R]
22:50	Friday Sermon [R]

Sunday July 31, 2016

00:05	World News
00:20	Tilawat
00:30	In His Own Words
01:00	Al-Tarteel
01:25	Jalsa Salana UK Address
02:30	Story Time
02:45	Friday Sermon
03:55	Shotter Shondane: Recorded on July 30, 2016.
06:00	Tilawat: Surah Ash-Shams, Surah Al-Lail with Urdu translation.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 35.
07:00	Lajna And Nasirat Class Sweden: Recorded on May 13, 2016.
07:50	Faith Matters: Programme no. 192.
08:55	Question & Answer Session: Rec. Nov. 18, 1995.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Spanish translation of the Friday sermon delivered on March 13, 2015 by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (aba).
12:05	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 43-69.
12:20	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 35.
12:50	Friday Sermon: Recorded on July 29, 2016.
14:00	Live Shotter Shondhane
16:15	Lajna And Nasirat Class Sweden [R]
17:00	Kids Time: Programme no. 26.
17:30	Yassarnal Qur'an
18:00	World News
18:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
18:35	Lajna And Nasirat Class Sweden [R]
19:30	Live Beacon Of Truth
20:20	Roots To Branches
20:50	Islami Mahino Ka Ta'aruf
21:10	Friday Sermon: Recorded on July 29, 2016.
22:35	Question And Answer Session [R]
23:45	World News

Monday August 01, 2016

00:05	Tilawat
00:20	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
00:40	Yassarnal Qur'an
01:05	Lajna And Nasirat Class Sweden
01:50	Roots To Branches
02:20	Friday Sermon
03:25	In His Own Words
03:55	Shotter Shondane: Rec. December 02, 2012.
06:00	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 77-85 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith: the topic is 'As-Salam'.
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 46.
07:00	Huzoor's Tour Of The Far East: Recorded on December 18, 2013.
07:30	Rishta Nata Ke Masa'il
08:00	International Jama'at News
08:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
09:00	French Service: Rec. November 17, 1997.
09:25	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday Sermon delivered on March 04, 2016.
10:40	History Of Jalsa Salana
11:10	Seerat-un-Nabi
12:00	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 70-93.
12:10	Dars-e-Hadith
12:25	Al-Tarteel [R]
12:55	Friday Sermon: Rec. September 10, 2010.
13:55	Bangla Shomprochar
14:55	Seerat-un-Nabi [R]
15:25	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
16:00	Rah-e-Huda: Recorded on July 30, 2016.
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Huzoor's Tour Of The Far East [R]
18:45	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
19:10	Somali Service
19:40	Khilafat-e-Haqqa Islamiyyah [R]
20:30	Rah-e-Huda [R]
22:00	Friday Sermon: Rec. September 10, 2010.
23:10	Seerat-un-Nabi [R]
23:50	World News

Tuesday August 02, 2016

00:10	Tilawat
00:25	Dars-e-Hadith
00:30	Al-Tarteel
01:00	Huzoor's Tour Of The Far East
01:35	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
02:10	Kids Time
02:45	Friday Sermon
03:45	Aao Urdu Seekhain
04:10	In His Own Words
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 127.
06:00	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 86-92 with Urdu translation.
06:15	Darse Majmooa Ishtihirat
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 25.
07:05	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Lajna And Nasirat Sweden: Recorded on May 13, 2016.
07:50	Safar-e-Hajj
08:25	Food For Thought
08:55	Question & Answer Session: Rec. Nov. 18, 1995.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on July 29, 2016.
12:05	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 94-118.
12:15	Dars Majmooa Ishteharaat
12:35	Yassarnal Quran [R]
13:05	Faith Matters: Programme no. 200.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Spanish Service
15:45	Safar-e-Hajj [R]
16:20	Food For Thought [R]
17:00	History Of Jalsa Salana
17:30	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:30	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Lajna And Nasirat Sweden [R]
19:30	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on July 29, 2016.
20:30	Australian Service
21:00	Noor-e-Mustafwi
21:25	Sadar-e-Hajj [R]
22:00	Faith Matters [R]
22:55	Question & Answer Session: Rec. Nov. 18, 1995.

Wednesday August 03, 2016

00:05	World News
00:20	Tilawat
00:30	In His Own Words
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Lajna And Nasirat Sweden
02:15	Story Time: Programme no. 26.
03:00	Noor-e-Mustafwi
03:20	Australian Service
03:50	History Of Jalsa Salana
04:15	Safar-e-Hajj
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 128.
06:00	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 93-102 with Urdu translation.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 46.
07:00	Jalsa Salana UK Address: Rec. July 26, 2008.
08:35	Question And Answer Session
09:50	Indonesian Service
10:55	Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on July 29, 2016.
12:00	Tilawat
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
12:35	Al-Tarteel [R]
13:05	Friday Sermon: Recorded on July 30, 2010.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Deeni-o-Fiqahi Masail
15:35	Kids Time: Programme no. 26.
16:10	Azeemu Shaan Inqelab
16:25	Faith Matters: Programme no. 195.
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Jalsa Salana UK Address [R]
19:55	French Service
20:25	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:00	Kids Time [R]
21:35	Tareekh Khilafat-e-Ahmadiyyat
22:00	Friday Sermon [R]
22:55	Intikhab-e-Sukhan: Rec. July 23, 2016.

Thursday August 04, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
00:55	Al-Tarteel
01:25	Jalsa Salana UK Address
03:00	Open Forum
03:35	In His Own Words
04:00	Faith Matters
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 129.
06:00	Tilawat & Darse Majmooa Ishtihirat
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 33.
06:55	Inauguration Crawley Masjid: Recorded on January 18, 2014.
08:25	In His Own Words
09:00	Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah Al-Imran, verses 194-201 and Surah An-Nisaa, verses 1-2 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Recorded on April 06, 1995.
10:10	Indonesian Service
11:10	Japanese Service
11:30	Tareekh Khilafat-e-Ahmadiyyat
12:05	Tilawat
12:20	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 32.
13:00	Beacon Of Truth
14:05	Friday Sermon: Recorded on July 29, 2016.
15:10	Qur'an Sab Se Acha
15:50	Persian Service
16:25	Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	Live Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:05	World News
20:30	Inauguration Crawley Masjid [R]
21:55	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:10	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 23 | Friday 29 July, 2016 | Issue No. 31

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ سویڈن 2016ء

مسجد ناصر گوتھن برگ میں خطبہ جمعہ جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ ساری دنیا میں نشر ہوا۔

سویڈش نیشنل ٹیلیویژن STV کی نمائندہ کو حضور انور ایدہ اللہ کا انٹرویو۔

سویڈن میں جماعت کی ذیلی تنظیموں لجنہ اماء اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصاراللہ کی نیشنل مجالس عاملہ کے ممبران کے ساتھ الگ الگ میٹنگز کا انعقاد۔ اسی طرح جماعت احمدیہ سویڈن کی نیشنل مجلس عاملہ کے ارکان کے ساتھ میٹنگ۔

مختلف شعبہ جات کے کاموں کا جائزہ اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے نہایت اہم ذرّیں نصائح

خطبہ نکاح۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ تقریب آمین۔ سویڈش نیشنل ٹیلی ویژن پر مسجد محمود کے افتتاح اور دورہ کی خبر۔

سویڈن سے روانگی اور مسجد فضل لندن میں ورود مسعود۔

(سویڈن میں حضور انور ایدہ اللہ کی مصروفیات کی ایک جھلک)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

20 مئی 2016ء

بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح تین بج کر 45 منٹ پر مسجد ناصر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا اور مسجد ناصر گوتھن برگ (سویڈن) سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ دوسرا خطبہ جمعہ تھا جو MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست Live نشر ہو رہا تھا۔ اس سے پہلے گیارہ سال قبل 16 ستمبر 2005ء کو حضور انور نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو MTA پر براہ راست Live نشر ہوا تھا۔

اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے سویڈن کی جماعتوں کے علاوہ ڈنمارک، ناروے، فِن لینڈ، برطانیہ اور جرمنی سے احباب جماعت اور فیملیز بڑی تعداد میں گوتھن برگ سویڈن پہنچی تھیں۔ سویڈن کی جماعتوں اور ہمسایہ ممالک سے بذریعہ سڑک سفر کر کے آنے والے بڑے لمبے فاصلے طے کر کے آئے تھے۔ مالمو (Malmo) سے آنے والے 274 کلومیٹر، کالمار (Kalmar) سے آنے والے 350 کلومیٹر، سٹاک ہوم (Stock Holm) سے آنے والے 483 کلومیٹر اور لولیو (Lolea) سے آنے والی فیملیز ڈیڑھ ہزار کلومیٹر سے زائد کا سفر طے کر کے گوتھن برگ پہنچی تھیں۔

ہمسایہ ممالک سے آنے والوں میں ناروے سے آنے والے 295 کلومیٹر اور ڈنمارک سے آنے والے 321 کلومیٹر اور فِن لینڈ سے آنے والے 1082 کلومیٹر کا سفر طے کر کے آئے تھے۔

صبح سے ہی احباب جماعت مرد و خواتین کی آمد کا سلسلہ جاری تھا۔ مسجد کے علاوہ دونوں بڑے ہالز اور مارکیز نمازیوں سے بھری ہوئی تھیں اور مجموعی طور پر حاضری تیرہ صد سے زائد تھی۔

سویڈش نیشنل ٹیلی ویژن (جو ملک کے مغربی حصہ کو cover کرتا ہے) کی ٹیم مسجد ناصر گوتھن برگ میں بعض مناظر کو فلمانے کے لئے آئی ہوئی تھی۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’مسجد ناصر‘‘ میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النور کی آیت 22 کی تلاوت فرمائی اور اس کا درج ذیل ترجمہ پیش فرمایا:

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو شیطان کے قدموں پر مت چلو۔ اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو وہ یقیناً بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کا حکم دیتا ہے۔ اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہو تو تم میں سے کوئی ایک بھی کبھی پاک نہ ہوسکتا۔ لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور اللہ بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اس کے بعد **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے علاوہ بھی بنی آدم اور مومنوں کو شیطان سے بچنے اور اس کے قدم پر نہ چلنے کی ہدایت پر تنبیہ فرمائی ہے۔ یہ حکم اس لئے ہے کہ شیطان خدا تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مخالف چلتا ہے۔ ان سے بغاوت کرتا ہے۔ اور ظاہر ہے جو خدا تعالیٰ کا نافرمان اور اس کے حکموں کے خلاف چلنے والا ہو وہ اپنے پیچھے چلنے والوں کو بھی وہی کچھ سکھائے گا جو خود کرتا ہے اور پھر اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ شیطان خود تو جہنم کا ایندھن ہے ہی، اپنے پیچھے چلنے والوں کو بھی جہنم کا ایندھن بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو واضح طور پر فرمایا ہے کہ تیرے پیچھے چلنے والوں کو جہنم سے بھروں گا، ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ یہ سب کچھ کھول کر بیان کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انسانوں کو اس کے بعد بھی سمجھ نہیں آتی کہ شیطان تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ پس اس دشمن سے بچو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

ایک تو وہ لوگ ہیں جن کو نہ دین کی کچھ پرواہ ہے، نہ ان کو یہ پتا ہے کہ جہنم کیا ہے اور جنت کیا ہے؟ نہ ان کو خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین ہے۔ وہ نہ تو دین کی باتوں کو سمجھتے ہیں، نہ سمجھنا چاہتے ہیں۔ یا اگر کچھ لوگ ان ملکوں میں اسلام کے بارے میں پڑھتے بھی ہیں تو صرف علم کی حد تک یا یہ بتانے کے لئے کہ ہمیں دین اور اسلام کے بارے میں پتا ہے جبکہ ان کا علم صرف سطحی اور کتابی ہوتا ہے۔ بعض ایسے بھی ہیں جو اعتراض اور تنقید کی نظر سے قرآن کو پڑھتے ہیں اور اسلام کے بارے میں معلومات لیتے ہیں لیکن اس کی تعلیم اور خوبیوں سے کچھ سبق حاصل نہیں کرتے۔ نہ ہی شیطان کے پنجے سے نکلتے ہیں۔ نہ ہی انہیں خدا تعالیٰ کی تلاش ہے۔ اور نہ ہی وہ اس تلاش کا شوق رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ تو شیطان کے پیچھے چلنے والے ہیں ہی لیکن ایسے بھی ہوتے ہیں جو ایمان کا دعویٰ کر کے اپنے آپ کو مومن کہہ کر پھر شیطان کے پیچھے چلنے والے ہیں یا لاشعوری طور پر بعض عمل کر کے یا اللہ تعالیٰ کی آغوش میں آنے کی پوری کوشش نہ کر کے شیطان کے قدموں پر چلنے والے بن جاتے ہیں یا بن سکتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اس آیت میں مومنوں کو ہوشیار کر رہا ہے، انہیں فرما رہا ہے کہ شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

مومنوں کو یہ تنبیہ ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ ہم ایمان لے آئے ہیں، ہم نے اسلام قبول کر لیا اس لئے اب ہم بے فکر ہو گئے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ شیطان کے حملوں سے اور شیطان کی پیروی کرنے سے ہم بے فکرے ہو گئے ہیں۔ نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اب بھی شیطان کا خطرہ اسی طرح ہے۔ ایک مومن بھی شیطان کے پنجے میں گرفتار ہو سکتا ہے جس طرح ایک غیر مومن ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہر مومن کا فرض ہے کہ شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ شیطان نے تو روزِ اوّل سے ابن آدم کو نیکی کے راستوں سے ہٹانے کی اجازت اللہ تعالیٰ سے اس دعوے کے ساتھ مانگی تھی کہ مجھے انسانوں کو ورغلانے اور پیچھے چلانے کی چھوٹ مل جائے تو میں ہر راستے پر بیٹھ کر ان

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں